SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, November 12, 1992

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at ten of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

RECITATION FROM THE HOLY QUR'AN

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَّا يَتَّخِذِ ٱلْمُؤْمِنُونَ ٱلْكَٰفِرِينَ أَوْلِيَآءَ مِن دُونِ ٱلْمُؤْمِنِينَ ۖ وَمَن
يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ ٱللَّهِ فِى شَىْءٍ إِلَّآ أَن تَتَّقُوا۟ مِنْهُمْ
تُقَىٰةً ۗ وَيُحَذِّرُكُمُ ٱللَّهُ نَفْسَهُۥ ۗ وَإِلَى ٱللَّهِ ٱلْمَصِيرُ ﴿٢٨﴾ قُلْ
إِن تُخْفُوا۟ مَا فِى صُدُورِكُمْ أَوْ تُبْدُوهُ يَعْلَمْهُ ٱللَّهُ ۗ وَيَعْلَمُ مَا فِى
ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۗ وَٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢٩﴾
يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا وَمَا عَمِلَتْ
مِن سُوٓءٍ تَوَدُّ لَوْ أَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُۥٓ أَمَدًۢا بَعِيدًا ۗ وَيُحَذِّرُكُمُ
ٱللَّهُ نَفْسَهُۥ ۗ وَٱللَّهُ رَءُوفٌۢ بِٱلْعِبَادِ ﴿٣٠﴾ قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ ٱللَّهَ
فَٱتَّبِعُونِى يُحْبِبْكُمُ ٱللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَٱللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ
﴿٣١﴾ قُلْ أَطِيعُوا۟ ٱللَّهَ وَٱلرَّسُولَ ۖ فَإِن تَوَلَّوْا۟ فَإِنَّ ٱللَّهَ لَا يُحِبُّ
ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿٣٢﴾

(سورۃ======)

ترجمہ: [مسلمانوں کو چاہئے کہ کفار کو دوست نہ بنائیں۔ مسلمانوں سے تجاوز کر کے اور جو شخص ایسا کرے گا سو وہ شخص اللہ کے ساتھ دوستی رکھنے کے کسی شمار میں نہیں۔ مگر ایسی صورت میں کہ تم ان سے کسی قسم کا اندیشہ رکھتے ہو اور اللہ تعالیٰ تم کو اپنی ذات سے ڈراتا ہے اور خدا

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, November 12, 1992

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at ten of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

RECITATION FROM THE HOLY QUR'AN

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ وَمَن
يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ إِلَّا أَن تَتَّقُوا مِنْهُمْ
تُقَاةً وَيُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ﴿٢٨﴾ قُلْ
إِن تُخْفُوا مَا فِي صُدُورِكُمْ أَوْ تُبْدُوهُ يَعْلَمْهُ اللَّهُ وَيَعْلَمُ مَا فِي
السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢٩﴾
يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا وَمَا عَمِلَتْ
مِن سُوءٍ تَوَدُّ لَوْ أَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ أَمَدًا بَعِيدًا وَيُحَذِّرُكُمُ
اللَّهُ نَفْسَهُ وَاللَّهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ ﴿٣٠﴾ قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ
فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ
﴿٣١﴾ قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ
الْكَافِرِينَ ﴿٣٢﴾ (سورة======)

ترجمہ: [مسلمانوں کو چاہیئے کہ کفار کو دوست نہ بنائیں۔ مسلمانوں سے تجاوز
کر کے اور جو شخص ایسا کرے گا سو وہ شخص اللہ کے ساتھ دوستی رکھنے
کے کسی شمار میں نہیں۔ مگر ایسی صورت میں کہ تم ان سے کسی
قسم کا اندیشہ رکھتے ہو اور اللہ تعالیٰ تم کو اپنی ذات سے ڈراتا ہے اور خدا

ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ آپ فرما دیجئے کہ اگر تم پوشیدہ رکھو گے
اپنا مافی الضمیر یا اس کو ظاہر کرو گے اللہ تعالی اس کو جانتے ہیں۔ اور وہ
تو سب کچھ جانتے ہیں جو کچھ آسمانوں میں ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر
قدرت بھی کامل رکھتے ہیں۔ جس روز ہر شخص اپنے اچھے کئے ہوئے
کاموں کو سامنے لایا ہوا پائے گا اور اپنے برے کئے ہوئے کاموں کو بھی
اس بات کی تمنا کرے گا کہ کیا خوب ہوتا جو اس شخص کے اور اس روز
کے درمیان میں دور دراز کی مسافت ہوتی۔ اور خدا تم کو اپنی ذات سے
ڈراتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نہایت مہربان ہیں بندوں پر۔ آپ فرما
دیجئے کہ اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو تم لوگ میرا اتباع کرو۔ خدا
تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگیں گے اور تمہارے سب گناہوں کو معاف
کر دیں گے اور اللہ تعالیٰ بڑے معاف کرنے والے بڑی عنایت فرمانے
والے ہیں۔ آپ فرما دیجئے کہ تم اطاعت کیا کرو اللہ تعالیٰ کی اور رسول
کی۔ پھر اگر وہ لوگ اعتراض کریں گے سو اللہ تعالیٰ کافروں سے محبت
نہیں کرتے۔]

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب چیئرمین : وقفہ سوالات۔ سوال نمبر ۶۳ میر عبدالجبار صاحب۔

63. ***Mir Abdul Jabbar :** Will the Minister for Railways be pleased to state the steps taken by the Government for the safety of the trains and passengers especially in Sindh?

Haji Ghulam Ahmad Bilour : The law and order situation in Sindh has effected safe train opration this has constantly been reviewed in high level meetings attended by Chief Minister, Sindh, Federal Ministers and Corps Commander, Karachi. A few train robberies/dacoities were also reported in lahore Division a couple of days back. Police authorities were able to detect and apprehend the

gang responsible for these incidents. For safe rail travel, a number of coordinated measures have since been taken to improve the situation. The measures taken are as under :—

1. Deployment of better trained and equipped Rangers in addition to Railway Police at night on some important trains on Main and few branch lines in Karachi and Sukkur Division.

2. Patrolling of Railway stations situated in sensitive areas alongwith the track by Rangers in co-ordination with Provincial Police pickets.

3. Apprehension of the dacoits and anti-social elements by Sindh Government.

4. Liaison between Railway Police with other intelligence and law enforcing agencies for exchange of security information.

5. Formation of "Sporadic check squads" of Railway Police to carry out surprise checks against sabotage and subversions.

6. Deployment of anti-terrorist squads of Railway Police round the clock at important Railway stations like Peshawar, Rawalpindi, Lalamusa, Lahore, Multan, Sukkur, Rohri, Hyderabad, Karachi Cantt. and Karachi City.

7. Procurement of automatic weapons and Walki Talki Wireless sets for the Railway Police Personnels deployed for escort duties.

8. Recruitment of 30 *Ex.* Servicemen for handling the automatic weapons being procured through Ministry of Interior.

9. Sindh government has already requisitioned Army. Railway Police Karachi & Sukkur are maintaining close liaison with the Military authorities to meet with any eventuality.

جناب چیئرمین : کوئی سپلیمنٹری نہیں۔ اگلا سوال نمبر ۶۴ میر عبدالجبار صاحب۔

64. ***Mr. Abdul Jabbar :** Will the Minister for Defence be pleased to state :

(a) whether there is any proposal under consideration of the Government to establish a private Airline ; and

(b) the steps taken by the Government to improve the performance of P.I.A.C.?

Syed Ghous Ali Shah : (a) Yes. The Government is actively considering establishing airlines in the private sector.

(b) The following steps have been taken by the Government to improve financial position/operational performance of P.I.A. :—

(i) 20% increase in fares both for cargo and passengers on domestic sector has been allowed with effect from 14-10-1991.

(ii) An increase in Haj fares by 20% has been allowed, both on regular and sponsorship cases for haj, 1992. P.I.A. has also been allowed to retain foreign exchange components received from tickets under sponsorship schemes.

(iii) Import duty, sales tax and all surcharges on the import of aircraft, spares, lubricants and chemicals etc. have been withdrawn since 28th April, 1992.

جناب چیئرمین : ڈاکٹر محمد ریحان صاحب۔

ڈاکٹر محمد ریحان : میں محترم وزیر صاحب سے پوچھنا چاہوں گا کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ بنوں کے لوگوں کو جب وہ باہر حج پر جاتے ہیں وہاں پر ان سے زیادہ پیسے لئے

جاتے ہیں بمقابلہ دیگر ائرپورٹس سے جو سوار ہوتے ہیں۔ تقریباً چالیس ڈالر ان سے زیادہ وصول کئے جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین : بنوں سے جو سوار ہوتے ہیں ان سے چالیس ڈالر زیادہ لئے جاتے ہیں۔ بنوں سے تو انٹرنیشنل فلائٹ کوئی نہیں ہوتی۔ بنوں والے پشاور جاتے ہیں۔

ڈاکٹر محمد ریحان : نہیں شرائط تو وہی ہیں اور اس کے مطابق ٹھیک ہے۔ لیکن یہ کچھ ایکسٹرا ان سے چارج کئے جاتے ہیں۔ اس کی وجہ بتائیں۔

جناب چیئرمین : وزیر صاحب کچھ علم ہے اس کے بارے میں۔

چوہدری امیر حسین : میں پہلے عرض کروں گا کہ سوال نمبر ۶۴ ہے کہ

"whether there is any proposal under consideration of the Government to establish a private Airline,"

تو سپلیمنٹری سوال اس سے متعلق ہونا چاہئے fare or rent اس میں تو نہیں آتا۔ یہ فریش سوال ہو گا۔

جناب چیئرمین: ویسے آپ صحیح فرما رہے ہیں۔ یہ ''بی'' کے متعلق ہے جی۔

Mr. Abdul Rahim Khan Mandokhel : "the steps taken by the Government to improve the....." یہ اس سے متعلق ہے۔

چوہدری امیر حسین : علیحدہ سوال دے دیں جواب اس کا دے دیں گے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب والا ! سوال یہ ہے کہ یہاں جو Financial position ; 20% increase in fare کر رہے ہیں improvement both for cargo and passengers on domestic sector. An increase in Haj fare for 20% is allowed اور پھر یعنی یہاں improvement اس کے علاوہ جبکہ مسافر زیادہ ہو رہے ہیں یہاں صرف کرایہ بڑھا کر fares بڑھا کر۔ یہ کیا improvement ہے۔ یہ تو لوگوں پر بوجھ ہے۔ جبکہ مسافر مسلسل بڑھ رہے ہیں۔

چوہدری امیر حسین : جناب یہ تو ان کی آبزرویشن ہے ہم نے کہا ہے یہ improvement ہم کر رہے ہیں کرایہ بڑھا کر- بین الاقوامی سطح پر بھی سارے کرائے بڑھے ہیں اور ان کی آبزرویشن ہے کہ یہ keeping in view improvement نہیں ہے-

جناب چیئرمین : آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ improvement financially کر رہے ہیں دو قسم کی improvement ہے-

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب یہ کس قسم کی improvement ہے- اس سے تو لوگ ہوائی سفر کرنے سے رک جائیں گے- اس سے تو وہ آدمی جس کی جیب میں کچھ پیسے ہیں وہ اس سے رک جائے گا- وہ امپروومنٹ جو لوگوں پر بوجھ نہ ہو- وہاں بڑھ رہی ہے تعداد- یہ آپ نے کون سی امپروومنٹ کی ہے-

چوہدری امیر حسین : جناب وہ بھی کر رہے ہیں- جناب یہ ان کا خیال ہے کہ رک جائے گی اور میرا خیال ہے کہ نہیں رکے گی-

جناب چیئرمین : بہر حال ان کا خیال ہے- بہرحال کچھ اور بتا دیں کہ امپروومنٹ کے لئے اور کیا کر رہے ہیں؟

چوہدری امیر حسین : جناب امپروومنٹ کے لئے یہ کر رہے ہیں کہ پرائیویٹ سیکٹر میں ایرلائن کی اجازت ہو رہی ہے- اور جب کمپیٹیشن ہوتا ہے تو اس سے اسٹیٹس اور سٹینڈرڈ improve ہو گا- جناب والا یہاں بڑا جامع جواب دیا گیا ہے یہ Import duties sales tax and all surcharges have been withdrawan on the import of the aircraft, spares, chemicals etc. since April 1992. یعنی یہ جو دو گئے ہیں اس کے علاوہ بھی ہم بہت سی کر رہے ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ہم کمپیٹیشن کروا رہے ہیں- domestically بھی اور internationally بھی تو اس سے improvement تو ہو گئی ہے-

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے جی- نیکسٹ کوسچن ۶۵ ڈاکٹر ریحان صاحب- جی بہرہ ور سعید صاحب کچھ پوچھنا چاہتے ہیں-

اخونزادہ بہرہ ور سعید : کیا محترم وزیر صاحب بتائیں گے کہ پشاور ائرپورٹ پر ڈاکٹر کی پوسٹ ابھی تک کیوں خالی پڑی ہے؟

جناب چیئرمین : اس کا بھی تعلق جہازوں سے ہے اس لئے آپ پوچھ رہے ہیں؟

اخونزادہ بہرہ ور سعید: اگر جہازوں سے نہیں ہے تو یہ بتائیں جناب کہ اکثر جہازوں میں جب کوئی ٹکٹ لینے جاتا ہے تو یہی کہتے ہیں کہ No vacancy جب جہاز میں داخل ہو جائو تو بیس پچیس تیس سیٹیں خالی ہوتی ہیں۔ اس کی وجہ ہے؟

چوہدری امیر حسین: جناب اس کے دو طریقے ہیں۔ ایک تو پہلے ریزرویشن کرا لی جاتی ہے۔ اور یہ ہو نہیں سکتا۔ یہ کمرشل بیس پر چلتی ہے اور اگر سیٹیں خالی لے جانا ہو تو پتہ نہیں ان کا تجربہ ہو گا۔ بعض اوقات جناب والا ایسا ہوتا ہے کہ بعض لوگ ریزرویشن کرا لیتے اور last moment پر بھی نہیں آتے ورنہ یہ ہے کہ اگر بیس منٹ پہلے ایک آدمی نہیں آتا تو اس کا کینسل کر کے دوسرے کو دے دیا جاتا ہے۔ اگر کوئی ایسا واقعہ ہوا ہو گا تو میں پتہ کروں گا کہ ایسا نہیں ہونا چاہیئے لیکن اگر یہ ہوتا ہے کہ ریزرویشن کرا کر بعض اوقات turn up نہیں ہوتا۔ کچھ کوٹہ ہوتا ہے۔ پرائم منسٹر سیکرٹریٹ کا، پریذیڈنٹ سیکرٹریٹ کا اسی طرح کچھ آرمی کا۔ وہ اگر کوئی سیٹ خالی ہو تو میں کہہ نہیں سکتا۔ بہرحال میرے خیال میں یہ کوئی ٹھیک بات نہیں ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا یہ usual ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: باری باری پہلے بہرہ ور سعید صاحب پوچھ لیں پھر آپ کو موقع دے دیتے ہیں۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید: میں عرض کروں گا جناب کہ یہ عام بات ہو گئی ہے کہ ریزرویشن ہو گئی ہے۔ میں authoritatively کہتا ہوں کہ وہ refuse کرتے ہیں۔ سیٹیں ان کے پاس ہوتی ہیں۔ اور جب اندر داخل ہوتے ہیں تو بیس پچیس تو invariably خالی ہوتی ہیں۔ یہ اس لئے نہیں ہوتیں کہ کسی نے ریزرویشن کرائی ہو اور اسے کینسل کیا ہو۔

ایسے تو ایک دو کیس ہوں گے۔ تیس بتیس کیوں خالی ہوتی ہیں؟ اور پیسے روز بڑھتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی امیر حسین صاحب وہ کہتے ہیں کہ بیس پچیس۔

چوہدری امیر حسین: وہ اس معزز ایوان کے رکن ہیں۔ میں refuse بھی انہیں نہیں کر سکتا۔ یہ ان کا خیال ہے۔ میں بھی چونکہ سفر کرتا ہوں میرا خیال ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ میرا مشاہدہ یہ ہے۔ لیکن اس کے باوجود بھی ان کی آبزرویشن کو مد نظر رکھتے ہوئے I will ask the concerned authorities to look into the matter.

جناب چیئرمین: جی پروفیسر خورشید صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد: میں نے بھی اس بات کا مشاہدہ کیا ہے۔ ملکی پروازوں پر بھی اور International level بین الاقوامی پروازوں پر بھی اور ایک بار نہیں، بار بار۔ اس واقعہ کی میں شہادت دیتا ہوں البتہ اس کی وجہ کیا ہیں۔ یہ وزیر موصوف بتا سکیں گے میں بھی اور ڈومیسٹک میں بھی یہ ایک حقیقت ہے۔ اس کی وجوہات کیا ہیں؟ یہ تو آپ لوگ بتا سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین: اس کی وجوہات میرے خیال میں دو تین ہیں۔ ایک تو یہ ہے جس طرح انہیں نے فرمایا کہ سیٹوں کی ریزویشنز ہوتی ہیں کہ یہ فلاں کی ہے یہ فلاں کی۔ وہ ریلیز ہوتی ہیں Some minutes before the flight نمبر ۲ یہ ہوتا ہے کہ بہت سی بکنگ ایجنسیاں بکنگ کر لیتی ہیں۔ اور تیسرا یہ ہوتا ہے کہ جب کوئی International seats involve ہو تو some delay ہو جاتی ہے اور کوئی Connecting flight نہ ہو تو سیٹیں خالی چلی جاتی ہیں۔ تو وجوہات ہیں۔ بہر حال اسے غور سے دیکھیں یہ پرابلم کیوں ہے۔

چوہدری امیر حسین: غور سے دیکھیں گے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: میں نے دفاع نہیں کیا۔ میں نے اپنی آبزرویشن دی ہے۔ یہ دفاع کی بات نہیں ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندو خیل : جناب والا ! آپ ٹکٹ بلیک میں لینا چاہیں تو میں ابھی دلادوں۔

جناب چیئرمین : وہی میں کہہ رہا ہوں۔ بعض اوقات ایجنسیز fake booking بھی کرتی ہیں۔ کسی اور جعلی ناموں سے کر کے آخری منٹ پہ کرتی ہیں۔ یہ بات صحیح ہے آپ کی۔

جناب گلزار احمد خان : جناب والا ! میں آپ کی توجہ اس طرف دلاؤں گا جو اہم بات ہے یا بیسک چیز ہے وہ یہ ہے کہ ہمارا جو بیڑا ہے وہ بہت چھوٹا ہے۔ اس ہوائی بیڑے کو بڑھانا چاہیئے وسیع کرنا چاہیئے۔

جناب چیئرمین : پیسے کہاں سے آئیں گے ؟

جناب گلزار احمد خان : پیسے بھی آسکتے ہیں۔ اس کا اگر طریقہ پوچھیں تو میں یہ طریقہ بھی بتانے کے لئے تیار ہوں۔ اور جہاز بھی مل سکتے ہیں اگر ہمیں کنسلٹ کیا جائے تو میں اس کے لئے حاضر ہوں۔

چوہدری امیر حسین : میں اس میں گذارش کرتا ہوں۔ انہوں نے بڑی اچھی بات کی ہے۔ ان کی یہ تجویز ہے کہ اسے بڑھانا چاہیئے۔ اب چونکہ پرائیویٹ سیکٹر میں اجازت ہو گئی ہے۔ فاضل ممبر اللہ کے فضل و کرم سے شاید مالی لحاظ سے اس قابل بھی ہوں So he should take part in this Private airline.

جناب گلزار احمد خان : اس کے لئے میں قبول کرتا ہوں جناب کی جو آفر ہے۔ تو مہربانی کر کے اس فلور پر ہی اگر اس چیز کو ڈیسائڈ کر لیا جائے۔ میں بڑی خوشی سے اس چیز کو قبول کرتا ہوں اور پرائیویٹ سیکٹر میں اس کام کو چلانے کے لئے میں تیار ہوں۔

چوہدری امیر حسین : اپلائی کر دیں۔

جناب چیئرمین : نیکسٹ کوئسچن ۶۵ ڈاکٹر ریحان صاحب۔

65. ***Dr. Muhammad Rehan :** Will the Minister for Information and Boardcasting be pleased to state whether there is

any proposal under consideration to put a ban on the advertisements of cigarettes on television and Radio?

Mian Abdul Sattar Laleka : Information is being collected and will be placed at the table of the House in due course of time.

ڈاکٹر محمد ریحان: ضمنی سوال جناب۔ یہ حقیقت سب کو معلوم ہے کہ سگریٹوں میں nicotine ہوتے ہیں۔ lung cancer اور ہارٹ اٹیک آنکھوں کی بینائی بلکہ انسانی صحت کے لئے انتہائی مضر چیز ہے۔ اس سے Environmental pollution ہوتی ہے باوجود اس کے کہ ریڈیو ٹی وی اور اخبارات میں بھی آتا ہے کہ یہ مضر صحت ہے یہ نہ پیا جائے۔ ڈبوں پر بھی لکھا ہو لیکن اس کے باوجود سگریٹ کمپنیاں کرکٹ میچوں اور دوسرے میچوں کو سپانسر کرتی ہیں اور انہیں ان سے شہرت ملتی ہے۔ تو کیا اس طرح لوگوں کو کنفیوز نہیں کیا جاتا کہ ایک طرف تو ہم بتاتے ہیں کہ یہ نہ پیئں اور دوسری طرف ان کے اشتہار دیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ اس کا جواب دے رہے ہیں؟

چوہدری امیر حسین: میں اس کا جواب دے تو نہیں رہا لیکن یہاں لکھا گیا ہے وہ اس کا اصل جواب آیا نہیں تھا۔

جناب چیئرمین: اس کی انفارمیشن لکھ لیں گے ہم جمع کر رہے ہیں۔

چوہدری امیر حسین: جب آئے گی تو ہم ٹیبل پر رکھ دیں گے۔

ڈاکٹر محمد ریحان: جناب اس میں کیا معلومات چاہئیں۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ یہ صحت کے لئے مضر ہے؟

چوہدری امیر حسین: جناب! یہ ہے Whether there is any proposal under consideration to put a ban on the advertisement of Cigarettes on Television and Radio. اس پر یہ ہے کہ concerned authorities سے منسٹری سے انفارمیشن collect کی جائیں گی۔

جناب چیئرمین: وہ کون سی ہے Concerned authority۔

چوہدری امیر حسین : اس میں بہت سی ہیں۔ مثلاً یہ ٹھیک ہے کہ سیگرٹ injurious ہے۔ ٹی وی پر بھی اور ظاہر ہے کہ ڈبیا پر بھی لکھا ہوتا ہے۔ لیکن جناب اس سے ریونیو بھی کچھ آتا ہے۔ تو یہ ساری implications complications دیکھنا ہوتی ہیں۔ نیز چونکہ متعلقہ وزیر بھی یہاں نہیں ہیں اور جواب میں بھی لکھا ہوا ہے کہ next rota day پر اس کا جواب دے دیں گے۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید: جناب والا ! منسٹر صاحب نے حیرت میں ڈال دیا ہے سوال بالکل مختصر ہے کہ whether it is banned or not اس کا صاف جواب ہے Yes or no اس کے لئے بھی انفارمیشن جمع کرتے ہیں۔ یہ کہاں سے آنی ہیں۔ امریکہ سے آنی ہیں ؟

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ پرپوزل ہے یا نہیں ہے۔ پرپوزل اگر ہے تو ہے نہیں ہے تو نہیں ہے۔

جناب گلزار احمد خان: سپلیمنٹری جناب والا! میں یہ عرض کروں گا کہ اس کے علاوہ پہلے کچھ عرصے کے لئے ban کر دیا گیا تھا کیوں کہ ہماری ہوائی پروازیں جو ہیں دو گھنٹے سے کوئی بھی زیادہ نہیں ہے، کم ہیں یہاں سے کراچی جائیں یا لاہور جائیں یا کہیں بھی تو سگریٹ نوشی پر پابندی لگا دی گئی تھی لیکن اب کچھ عرصے سے یہ سگریٹ نوشی یا تمباکو نوشی بحال کر دی گئی ہے میں نے تمام ترقی یافتہ ممالک میں دیکھا ہے کہ ان میں سگریٹ نوشی پر پابندی ہے تو مہربانی کر کے جو مقامی پروازیں ہیں کم از کم ان میں تو سگریٹ نوشی بند کر دیں کیوں کہ اس سے حادثے کا خطرہ بھی ہو سکتا ہے لوگوں کے سگریٹ پینے سے جہاز میں آگ لگ سکتی ہے دوسری چیز یہ ہے کہ سگریٹ نوشی بذات خود اچھی چیز نہیں ہے، تو پابندی کو کیوں ختم کیا گیا ہے سمجھ نہیں آتی وجہ کیا ہے۔

جناب چیئرمین: جی میرا خیال ہے کہ اسی چیز پر ایک سپیسیفک سوال آرہا ہے۔

چوہدری امیر حسین: ہاں ایک علیحدہ سوال آرہا ہے اس پر جواب دے دیں گے۔

ڈاکٹر محمد ریحان: محترم وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ ریونیو کا بھی ایک ذریعہ ہے تو میں صرف اتنا ہی ان سے پوچھنا چاہوں گا، کہ کیا ریونیو اکٹھا کرنا زیادہ اہم ہے یا یا ملک کے عوام کی صحت زیادہ اہم ہے۔

چوہدری امیر حسین: صحت زیادہ اہم ہے۔

جناب چیئرمین: صحت زیادہ اہم ہے، جی سید فصیح اقبال صاحب۔

سید فصیح اقبال: یہ جو انفارمیشن کا مسئلہ ہے یہ بالکل کمپوٹرائزڈ مسئلہ ہے سب انفارمیشن موجود ہے کوئی اکٹھی کرنے کی ضرورت نہیں ہے، نہ ہو رہی ہے۔ بات یہ ہے اس مسئلے کو جس طرح آپ سب لوگ جانتے ہیں کہ وارننگ آجاتی ہے اور یہ پہلے کیا تھا کہ دس بجے کے بعد لیکن آج کل ۹ بجے کے بعد بھی اشتہارات دکھائے جا رہے ہیں اس میں حکومت پالیسی بیان دے۔ کرنا چاہتی ہے یا نہیں کرنا چاہتی آپ دو کشتیوں میں سوار نہیں ہو سکتے۔

چوہدری امیر حسین: ابھی وزیر صاحب آتے ہیں تو وہ بیان دے دیں گے

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر ٦٦ ڈاکٹر ریحان۔

66. ***Dr. Muhammad Rehan :** Will the Minister for Defence be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to Shift the Nowshera Bus Stand located in the Cantonment limits?

Syed Ghous Ali Shah : No.

ڈاکٹر محمد ریحان: کیا حکومت کو یہ حقیقت معلوم ہے کہ جہاں پر یہ بس سٹینڈ واقع ہے وہاں بہت پبلک ہے یہ مین روڈ کے اوپر ہے اس کے آس پاس سکول ہیں اس کے نزدیک ہسپتال ہے اور وہاں پر اتنا زیادہ دھواں اور ماحولیاتی کثافت اور ساتھ شور یہ سب کچھ ہے تو کیا اس صورتحال کو پیش نظر رکھ کر یہ مناسب نہیں سمجھیں گے کہ یہاں سے یہ بس سٹینڈ شفٹ کیا جائے جیسے لاہور میں ہوا ہے راولپنڈی میں ہوا ہے دیگر شہروں میں وقتاً فوقتاً ان چیزوں کا جائزہ لیا جاتا ہے تو کیا یہ بہتر نہیں ہو گا کہ اس کو شفٹ کیا جائے حالات کے پیش نظر،

چوہدری امیر حسین: جناب والا فی الحال تو ایسی کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے اور کوئی مناسب جگہ بھی ابھی نہیں ملی اس لئے یہ تجویزا بھی زیر غور ہے۔

ڈاکٹر محمد ریحان: کیا محترم وزیر صاحب اس تجویز سے اتفاق کریں گے کہ اگر ایک کمیٹی بنائی جائے ان کی منسٹری کی ہو یا ڈیفنس منسٹری کی یا سینیٹ کی پارلیمنٹ کی کہ وہ موقع کا ملاحظہ کرے کہ کیا موجودہ وقت میں یہ موزوں جگہ ہے بس سٹینڈ کے لئے۔

چوہدری امیر حسین : جناب والا میں نے پہلے بھی کہا ہے یہ بڑی موزوں جگہ ہے اس کے آگے پیچھے سارا کمرشل ایریا ہے اور کنٹونمنٹ کے علاقے میں کوئی جگہ ہی نہیں ہے جہاں بس سٹینڈ کیا جاسکے۔

ڈاکٹر محمد ریحان: کیا کنٹونمنٹ کے اندر ہی رہنے دیا جائے گا کنٹونمنٹ سے باہر جگہ نہیں مل سکتی۔

چوہدری امیر حسین: کنٹونمنٹ سے باہر اگر بہت دور ہو تو لوگوں کو تکلیف ہو گی لیکن بس سٹینڈ کنٹونمنٹ کا ہے اسی ایریا میں ہو گا۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر ۶۷، ڈاکٹر ریحان صاحب۔

67. ***Dr. Muhammad Rehan:** Will the Minister for Defence be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to up-grade the Cantonment Board Primary School Nowshera to the Middle level?

Syed Ghous Ali Shah: No. There is no such proposal under consideration of the Government.

ڈاکٹر محمد ریحان: جناب والا میں نے صرف یہ پوچھنا چاہا ہے کہ پرائمری سکول کو کیا مڈل کے لیول تک اپ گریڈ کرنے کا کوئی ارادہ ہے تو اس کا جواب دیا گیا ہے کہ نہیں تو ان کو کیا حقیقت معلوم نہیں ہے کہ آبادی بڑھ رہی ہے اور بچے زیادہ تعداد میں ہیں اور وہ سکول میں داخلہ لینے سے محروم ہوتے ہیں اس کے پیش نظر کیا وہ اس بات کا جائزہ نہیں لیں گے کہ وہ زیادہ سکول کھولیں اور جو موجودہ ہیں ان کو اپ گریڈ کریں۔

چوہدری امیر حسین: جناب یہ سیکشن ۱۱۶ آرمی ایکٹ ۱۹۲۴ء کا جس کے تحت صرف پرائمری لیول تک آرمی کی ذمہ داری ہے سکول قائم کرنا اور چلانا باقی مڈل اور ہائر لیول جو ہے وہ صوبائی حکومت کی ذمہ داری ہے اور ایک علیحدہ کور ہے جس کی ذمہ داری ہے ان کا کنٹونمنٹ بورڈ ہے وہ پرائمری لیول تک ہے اس سے اوپر وہ کر ہی نہیں سکتے اگر قانون میں ترمیم کر دی جائے معزز ایوان اگر قانون میں ترمیم کر دے تو مڈل تک ڈگری تک انٹرمیڈیٹ تک کر دے تو اس کے مطابق عمل ہو جائے گا لیکن فی الحال جو قانون ہے اس کے مطابق تو پرائمری تک ہی آرمی کی ذمہ داری ہے۔

ڈاکٹر محمد ریحان: ٹھیک ہے جناب والا۔ جیسا کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ موجودہ قانون میں ایسی کوئی بات ہو گی۔ یہ بات سامنے آئی ہے کہ منتخب نمائندے اپنے تعمیر وطن فنڈ یا جو بھی ہو اس سے وہ دینا چاہتے ہیں کہ وہاں پر پرائمری سکول کھولے جائیں یا کوئی رفاہی ادارے قائم کرنے کے لئے اپنی طرف سے عطیہ دیں لیکن ان کے سامنے یہ رکاوٹ آتی ہے کہ آپ یہ فنڈز کنٹونمنٹ بورڈ کو دیں اور وہ یہ فنڈ استعمال کرے آپ اس کو تعمیر نہیں کر سکتے اس قسم کی باتوں کی بجائے کیا یہ بہتر نہیں ہو گا کہ کنٹونمنٹ بورڈ کے ساتھ جو علاقے کے منتخب نمائندے ہوں ان کو شامل کیا جائے تا کہ لوگوں کی فلاح و بہبود کے جو کام ہیں اگر کنٹونمنٹ بورڈ کے پاس فنڈ نہیں ہے تو اس کی مدد کر سکیں گے اور ایسا کوئی طریقہ کار بنایا جائے کہ سکول اور رفاہی ادارے قائم ہو سکیں اور رکاوٹیں ختم ہوں۔

چوہدری امیر حسین: یہ بہت اچھا جذبہ ہے اور بہت اچھی تجویز ہے چوں کہ قانون کے اندر رہتے ہوئے جس اتھارٹی سے کوئی کام کرانا ہو اس سے این او سی لینا ضروری ہوتا ہے بہرحال ان کی یہ تجویز بڑی اچھی ہے میں متعلقہ وزارت کو کہوں گا کہ وہ اس معاملے میں غور کرے کہ اس میں کیا کیا جا سکتا ہے۔

پروفیسر خورشید احمد: میں بھی یہ مشورہ دینا چاہوں گا کہ قانون پر بھی نظرثانی کریں کم از کم سیکنڈری ایجوکیشن جو ہے ۱۹۲۴ء میں جو بات طے کی گئی تھی حالات اس سے

بہت بدل چکے ہیں قانون کو تبدیل کریں اور کوشش کریں کا کم از کم سیکنڈری ایجوکیشن تک وہاں بورڈ جو ہے وہ اس کو لے سکے۔

چوہدری امیر حسین : جناب والا! اس میں قانون سازی کے دو طریقے ہوتے ہیں ایک ہوتا ہے کہ حکومت کی طرف سے کیا جائے تو متعلقہ وزیر کو میں کہوں گا کہ وہ بھی اس معاملے کو Consider کریں لیکن پرائیویٹ ممبر کے طور پر بھی بل لایا جا سکتا ہے دو طریقے ہیں جو بھی اختیار کر لیں فرض کریں میں منسٹر صاحب کو کہتا ہوں اور وہ نہیں کرتے تو آپ خود بھی بل پیش کر سکتے ہیں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ جی، اگلا سوال ملک عبد الواحد صاحب۔

68. ***Malik Abdul Wahid :** Will the Minister for States and Frontier Regions be pleased to state :

(a) whether it is a Fact that the States and Frontier Regions (SAFRON) Division has no judicial powers to decide tribal matters and that these matters fall under the jurisdication of Home Department of Provincial Government ; and

(b) if so, whether there is any proposal under consideration of the Government to establish an Appellate Authourity to review/ revise the decisions of the Provincial Government?

Sardar Mohammad Yaqoob Khan Nasar : (a) It is correct that the States and Frontier Regions (SAFRON) Division has no judicial powers to decide Tribal Matters. It is also incorrect to state that the Home Department of the Provincial Government possess such powers.

(b) The issue is already under consideration with the Provincial Government once a decision is taken, the same would immediately be communicated.

سید محمد فضل آغا: یہ صحیح ہے کہ اس وقت ٹریبونل سروسز کا کوئی اس قسم کا وہ نہیں ہے کہ وہاں پر جو گریوینسز ہیں اس کے کوئی ٹریبونل نہیں کہ کیسز کو کنسڈر کیا جائے اور ساتھ ساتھ یہ بھی کہا ہے کہ یہ بھی درست نہیں ہے کہ ہوم ڈیپارٹمنٹ جو ہے

پراونشل حکومت کا کہ ان معاملات کو ٹیک اپ کر رہی ہے تو گزارش یہ ہے کہ فاٹا میں جتنے لوگ سروس کرتے ہیں اور جو ان کے گریوینسز ہیں جبکہ فیڈرل لیول پر بھی اس قسم کا کوئی بورڈ نہیں ہے اور صوبائی لیول پر بھی انہوں نے انکار کر دیا ہے کہ ہوم ڈیپارٹمنٹ بھی نہیں کر رہی ہے اور یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم اس کو کنسیڈر کر رہے ہیں تو یہ بہت عجیب بات نہیں ہے کہ ابھی تک یہ چلا آرہا ہے نہ فیڈرل لیول پر نہ صوبائی لیول پر کوئی انتظام ہے اور وہاں پر لوگ سروس کر رہے ہیں اور پتہ نہیں ہے کہ ان کی قسمت کا اور مستقبل کا کیا بن رہا ہے۔

چوہدری امیر حسین: جناب والا! جیسا کہ سوال کے جواب میں عرض کیا گیا ہے کہ یہ معاملہ پہلے ہی زیر غور ہے اور ان کا جو فرمانا ہے اس کو مد نظر رکھتے ہوئے میں اس وقت تو یہی کہہ سکتا ہوں کہ یہ معاملہ زیر غور ہے تو اس پر غور کیا جائے گا۔

سید محمد فضل آغا: چوہدری صاحب فاٹا فیڈرل حکومت کے زیر انتظام علاقہ ہے اور ۴۵ سال کے بعد بھی ہم فلور پر یہ کہہ رہے ہیں کہ اس پر غور ہو رہا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے زیادہ بد قسمتی اور ان ایفیشینسی کیا ہو سکتی ہے جو ۴۵ سالہ حکومتیں چلی آرہی ہیں اس سے زیادہ ان ایفیشئینسی اور کیا ہو سکتی ہے کہ اتنا بڑا ریجن ہے اور اس کے لئے ابھی تک ہمارے پاس کوئی موزوں انتظام نہیں ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ متعلقہ حکام ہیں انہوں نے اس پر مناسب توجہ نہیں دی۔

چوہدری امیر حسین: جناب والا! ہماری حکومت نے اس کو کنسیڈر کرنا شروع کیا ہے جب سے ہم حکومت میں آئے ہیں اس میں جو ہمارے فاٹا کے نمائندے ہیں ان کو بھی اعتماد میں لینا ضروری ہوتا ہے وہاں کے جو باشندے ہیں ان کا مفاد بھی مد نظر رکھنا ضروری ہوتا ہے چوں کہ وہاں خصوصی حالات ہیں اس لئے اس پر بہت غور و خوض کے بعد کوئی فیصلہ کرنا ہوتا ہے یعنی اتنا جلدی نہیں کہ یونہی کر دیا جائے۔ اس پر غور ہو رہا ہے اور اس پر انشاء اللہ فیصلہ ہو جائیگا۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب والا ! یہ قبائلی علاقہ جو ہے ایک سیلف رولنگ ایریا ہے ان کا عدالتی نظام ہے اس لئے نہ ریاستوں اور سرحدی علاقہ جات ڈویژن کو کوئی اختیار ہے اور نہ وہاں صوبائی حکومت کو اختیار ہے۔ کوئی بھی وہاں ان کے ساتھ ان کے قومی جرگے کے ساتھ ارینجمنٹ سے کوئی بھی معاملہ طے ہوتا ہے کوئی اور نہیں یہ میرے خیال سے ایسا ہی صحیح ہے۔ وزیر صاحب بھی یہی کہہ رہے ہیں جو میں کہہ رہا ہوں۔

چوہدری امیر حسین : جناب والا! اس کا ایک علاج ہے جو میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ایف سی آر کے جو کمیشنر ہوتے ہیں وہ ریکارڈ سمن کرتے ہیں اور جو پروسیڈنگز ہوتی ہیں ان کو دیکھتے ہوئے وہ ریوائز کر سکتا۔ کوئی ڈگری ہو کوئی یا سزا ہو یا کوئی فیصلہ ہو یا اختیارات پہلے ہی کمیشنر کے پاس ہیں۔

جناب چیئرمین : قبائلی معاملات کی بات ہو رہی ہے Whether it is a fact that the States and Frontier Region has no judicial powers to decide tribal matters. تو tribal matters کی decree وغیرہ تو کوئی نہیں ہوتی وہ تو جگہ ہوتا ہے بیٹھ کر فیصلہ کر دیتا ہے۔

چوہدری امیر حسین : جناب والا! اس پر ہی غور کر رہے ہیں کہ نہ کیا جائے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب والا ! بغیر قومی جرگے کے کسی کو اختیار نہیں ہے ان سے ارینجمنٹ کئے بغیر،

جناب چیئرمین : صحیح ہے، اس وقت تو یہی پوزیشن ہے۔

جناب محمد ابراہیم خان : کیا وزیر موصوف مجھے یہ بتائیں گے کہ وہ جرگہ جو معاملات کا فیصلہ کرتا ہے اس کے تقرر کی اتھارٹی کس کے پاس ہوتی ہے۔

جناب چیئرمین : وہ خود تقرر کرتے ہیں جی۔

جناب محمد ابراہیم خان : وہ پولیٹیکل ایجنٹ پوائنٹ کرتا ہے اور جناب یہ کیسا جرگہ ہوا جس کو پولیٹیکل ایجنٹ پوائنٹ کرے۔

جناب چیئرمین : آپ کا ٹرائیبل معاملہ ہے جب تک وہ چل رہا ہے بس چل رہا ہے۔

جناب محمد ابراہیم خان : نہیں جناب والا وہ سلسلہ ہی بالکل عوام کے خیالات کے ، روایات کے قانون کے بالکل خلاف ہے جرگہ جو ہے وہ عوام سے ہوتا ہے اور پولیٹیکل ایجنٹ کو کیا اختیار ہے کہ وہ جرگہ مقرر کرے، مسئلہ یہ ہے۔

چوہدری امیر حسین : چنانچہ انہوں نے ایک نشاندہی کی ہے جو اپوائنٹ منٹ آف دی جرگہ کا طریقہ کار ہے اس لئے میں نے گزارش کی ہے کہ اس ایریا کے لوگوں اور نمائندوں کو اعتماد میں لیکر کوئی فیصلہ کرنا چاہیئے اس لئے ہم ان کو اعتماد میں لیکر کوئی فیصلہ کریں گے۔

جناب اخونزادہ بہرہ ور سعید : جناب والا! میں یہ پوچھوں گا کیا گورنمنٹ یہ کنسیڈر کر رہی ہے ٹرائبل ایریا میں adult franchise introduce کرے۔ کیونکہ لوگوں کی مسلسل بڑی ڈیمانڈ ہے۔

چوہدری امیر حسین : جناب ! یہ بالکل ہی نیا سوال ہے۔ اس کے لئے علیحدہ سوال دیں۔

جناب چیئرمین : فریش نوٹس۔

ڈاکٹر محمد ریحان : جناب ! عرض یہ ہے کہ جب پاکستان کے laws وہاں پر applicable نہیں ہیں اور ان کے نمائندے یہاں ہاؤسز میں بیٹھ کر ملک کے لیے تو قوانین بنا لیتے ہیں لیکن وہاں پر اپلائی نہیں ہوتے ہیں۔ یہ کوئی سمجھا دیں۔

جناب چیئرمین: اس پر غور کر لیں۔ ٹیکسٹ کوئیسچن، دیکھئے بہت سوال ہو گئے ہیں باقی رہ جائیں گے۔

جناب محمد ابراہیم خان : جناب ! وزیر موصوف مجھے یہ بتا دیں فرنٹیئر کرائم ریگولیشن کا سیکشن ۴۰ کب اٹھایا جا رہا ہے۔ جس میں کسی شہری کو کسی کورٹ میں اپنے حقوق کو چیلنج کرنے کا جواز پیدا نہیں ہوتا۔ اس دفعہ کو کب اٹھا رہے ہیں۔ فاٹا کی کسی

ایجنسی کا کوئی شہری اگر پکڑا جائے وہ کسی کورٹ میں کسی عدالت میں اس کو چیلنج نہیں کر سکتا۔ اس دفعہ کو کب اٹھایا جارہا ہے۔ یا یہ ایسے ہی رہے گا۔

چوہدری امیر حسین: فریش کوئسچن۔

جناب چیئرمین: نیکسٹ کوئسچن نمبر ۶۹ عبداللہ شاہ صاحب۔

69. ***Syed Abdullah Shah :** Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state whether it is a fact that the Government has reduced the upper age-limit for appearing in C.S.S. competitive Examination from 30 years to 28 years for unemployed candidates and from 35 years to 31 years for Government employees, if so, its reasons?

Ch. Amir Hussain : No decision has yet been taken by the Government to reduce the upper age limit for appearing in the CSS-Competitive Examination.

جناب چیئرمین: سپلیمنٹری۔

ڈاکٹر محمد ریحان: کیا وہ یہ یقین دھانی کرائیں گے کہ یہ reduce نہیں ہو گا۔ یہ برقرار رکھا جائے گا۔

جناب چیئرمین: کہتے ہیں کہ کوئی ایج کم کی ہے۔ انہوں نے کہا کوئی ایج کم نہیں کی۔

چوہدری امیر حسین: اس میں گذارش یہ ہے کہ ۹۰ء میں کیبنٹ میں یہ فیصلہ ہوا تھا اور تین سال کے لئے ہوا تھا۔ اس سال کے جو امتحان ہوں گے وہ تو وہی applicable ہو گا اور آگے ہم اس کو کنسیڈر کریں گے یقین دھانی تو نہیں کرائی جا سکتی کہ کیا فیصلہ ہونا ہے۔ فیصلہ تو کیبنٹ نے کرنا ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندو خیل: جناب یہ مسئلہ اس طرح ہے کہ دو سال سے سروس پر بین ہے اس وجہ سے جب نئے سروسز آئیں گے تو یہ دو سال reduce ہوں گے اصل سوال اس طرح ہے۔

جناب چیئرمین: اس کو زیر غور رکھیں۔

چوہدری امیر حسین: جب یہ فیصلہ کریں گے تو یہ چیز بھی مد نظر رکھی جائے گی۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید: کیا گورنمنٹ سی ایس ایس کے امتحان کے طریقے کو abolish کر کے صرف provincial system دے گی۔ اور اگر زیادہ ضروری ہے تو اسلام آباد کے ایریا تک رکھے میرے خیال میں یہ باقی صوبوں کے لئے اچھی بات نہیں ہے یہ ایک لعنت ہے۔

چوہدری امیر حسین: اگر یہ دوبارہ repeat کر دیں تو میری سمجھ میں آجائے گا۔

جناب چیئرمین: وہ کہتے ہیں کہ یہ امتحانات کا جو طریقہ ہے جس کے ذریعے ریکروٹ کئے جاتے ہیں یہ غلط ہے اس کو ختم کیا جائے۔

چوہدری امیر حسین: میرے خیال میں یہ بہترین طریقہ ہے۔

اخونذادہ بہرہ ور سعید: میرا سوال اتنا تھا کہ اس کیڈر کو ختم ہی کیا جائے۔ یہ پاکستان کے interest میں نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: وہ اس سے اتفاق نہیں کرتے وہ کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ یہ صحیح ہے۔ نیکسٹ کوئیسچن ۰ ے راجہ افضل خان صاحب۔

جناب چیئرمین: سپلیمنٹری۔ اس کا جواب تو آیا نہیں ہے۔ Information is being collected.

راجہ محمد افضل خان: میں اس پر گزارش کرنا چاہوں گا Information is being collected and will be placed at the table of the House in due course of time سر گذارش یہ ہے کہ آپ اس ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں جناب اگر یہ ٹیبل کر بھی دیتے ہیں تو میرا ایک حق بلکہ سارے ہاؤس کا حق ضمنی سوالات کا ہے اس سے ہم محروم ہو جائیں گے۔

جناب چیئرمین: یہ آپ نے صحیح کہا یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ Information is being collected. The rate of remuneration paid to artish اس میں کیا

لمبی بات ہے۔ اس میں کیا انفارمیشن ہے۔ ریٹ کیا دے رہے ہیں وہ تو باقاعدہ طے ہوں گے لکھے ہوں گے۔ اس میں کیا ایسی بات ہے۔ منسٹر صاحب سے پوچھتے ہیں۔

چوہدری امیر حسین : جناب اکثر کا آپ ملاحظہ نہیں فرمائیں گے آپ کے سامنے آج جتنے سوالات ہیں ان میں سے تین کے متعلق کہا گیا ہے۔ بہر حال آج---

جناب چیئرمین : یہ بڑی سیدھی سی چیز ہے یہ انفارمیشن منسٹری میں انفارمیشن سے ہو گی اس سوال کا کتنے دنوں کا نوٹس ہے۔ تقریبا دو ہفتے کا نوٹس ہوتا ہے اس کے باوجود انفارمیشن نہیں آتی تو مہربانی کر کے Please pull up the officials of the Information Ministry یعنی یہ جواب دینے کا کیا طریقہ ہے۔

چوہدری امیر حسین : جناب میں کہتا ہوں آپ کی جو observation ہے سر آنکھوں پہ۔ میں کہتا ہوں۔

جناب چیئرمین : ۳۱ اگست کا یہ سوال ہے اس وقت اس کو کوئی تین مہینے گزر چکے ہیں اور منسٹری آف انفارمیشن ریٹ نہیں بتا سکتی کہ ریٹ کیا دے رہے ہیں۔ ابھی ٹیلی فون کیا جائے تو ان کے پاس ریٹ ہوں گے کہ کیا ریٹ ہیں۔

چوہدری امیر حسین : میں اس کی انکوائری کراتا ہوں میں پتہ کرتا ہوں کہ یہ کیوں انفارمیشن نہیں دی۔

جناب چیئرمین : اس کی انکوائری کرائیں۔ why do the officials behave like this. why do they take the parliament so non-seriously یہ کوئی طریقہ ہے۔ اگست کا سوال ہے تین مہینے گزر چکے ہیں ریٹ کا پتہ نہیں ہے روز دیتے ہوں گے۔

چوہدری امیر حسین : بجا فرماتے ہیں میں منسٹر صاحب کو کہتا ہوں۔ He will inquire into the matter

راجہ محمد افضل خان : بہر حال مجھے تو اس بات کی سمجھ ہے کہ کیوں اس کا واضح طور جواب نہیں دیا جا رہا۔ آپ سے گزارش کروں گا کہ آپ اسے نیکسٹ روٹا ڈے کے لئے ڈیفر کر دیں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے یہ بھی ڈیفر کیا جاتا ہے۔ ۷۱ بھی ڈیفر کرتے ہیں وہ بھی اسی قسم کا جواب ہے۔ نمبر ۷۲ ملک حیات صاحب

72. ***Malik Muhammad Hayat :** Will the Minister for Interior be pleased to state the number of Lady Health Visitors who performed their duties in Public Health Unit, Gagri, district Islamabad together-with the duration separately, indicating also the period for which the two LHV's Mehtab Gul Awan and Razia Bibi Worked in P.H.U. Rawat, number of their transfer orders?

Chaudhry Shujaat Hussain : (i) One.

(ii) From 7-3-1988 to 6-10-1990 to 2-10-1990.

(iii) Mr. Razia Bibi, LHV, worked in BHU Rewat from :—

1-7-1984 to 3-10-1986
21-4-1987 to 9-10-1988
3-1-1989 to 7-10-1989
1-7-1991 to to-date.

Miss. Mehtab Gul, LHV worked in BHU Rewat from :—

8-1-1991 to 30-6-1991.

(iv) Mrs. Razia Bibi, LHV was transferred *vide* Office Order No. 2(14)-Health/ICT/84, dated 7-10-1989 and Miss Mehtab Gul was transferred *vide* Office Order No. 2(14)-Health/ICT/84, dated 1-7-1991.

جناب چیئرمین: سپلیمنٹری

اخونزادہ بہرہ ور سعید: پوائنٹ آف آرڈر، جناب آپ یہ نوٹ لکھوائیں یا ہدایت کریں اس قسم کے سینٹ کے کوئیسچن کو نظر انداز کر کے ایسے عام فقرے نہیں لکھنے چاہئیں۔ کچھ توجہ کر کے جواب دیا کریں۔

جناب چیئرمین: صحیح کہا ہے وزیر صاحب نے خود ہی کہا ہے۔ He will hold an inquiry into this matter.

چوہدری امیر حسین: وزارء بہت توجہ دیتے ہیں۔

سید اقبال حیدر: وزیر صاحب خود تو ہیں نہیں۔

جناب چیئرمین : ان کی مجبوری ہے کہ ان کی sister-in-law کا انتقال ہو گیا تھا اس سلسلے میں منسٹر صاحب گئے ہوئے ہیں۔ بہر حال یہ ایک دیکھنے والی چیز ہے۔ نو سپلمنٹری نیکسٹ ۷۳ قاضی حسین احمد صاحب۔

***Qazi Hussain Ahmed :** Will the Minister for Defence be pleased to state whether it is a fact that Cinema Tax is collected from all officers and Jawwans of the Pakistan Army, irrespective of the fact whether they watch the movies or not if so, its reasons?

Syed Ghous Ali Shah : No.

جناب چیئرمین : سپلیمنٹری

پروفیسر خورشید احمد: ہمارے پاس انفارمیشن ہے یہ مانیں گے پھر اس کو چیلنج کریں گے۔ deliberately رانگ انفارمیشن دی گئی۔

جناب چیئرمین: اس کو دیکھ لیں۔

چوہدری امیر حسین: جناب نہیں لیتے، اگر اجازت ہو تو میں explain کر دوں۔ جو افسر ہوتے ہیں ان کو تو کارڈ جاری کر دیئے جاتے ہیں دوسرے جو ہوتے ہیں وہ ٹکٹ لے کر دیکھتے ہیں ان سے نہیں لیا جاتا۔ Facility of seeing movie in cinema located in the cantonment in available to all officers and other ranks. Officers cleairous of availing this facility an issued monthly cards on payment. Other ranks we not issued monthly cards. However they can avail the facility on payment of the tickect whenever they want to see any movie in these cinema house.

جناب چیئرمین: بہر حال دیکھ لیں۔ نیکسٹ ۷۴ قاضی صاحب۔

74. ***Qazi Hussain Ahmed :** Will the Minister for Defence be pleased to state :

(a) whether it is a fact that the Islamic Education Department

of Pakistan Army has been merged in the army Education Corps with out prior permission of the Ministry of Defence :

(b) whether it is also a fact that the recruitment of officers in the merged Islamic Education Department of Pakistan Army has been stopped ; and

(c) whether there is any proposal under consideration to revert the Khatibs from the rank of Junior Commissioned Officer to that of Non- Commissioned Officer ?

Syed Ghous Ali Shah : (a) There is no Department with the name of Islamic Education Depatment in the GHQ. However, there is a Religious Instruction Section (RIS) which functions as a part of the Army Education Directorate (AEDte). In order to make religious education an integral part of Army Education at all levels, it was decided in the Corps Commanders conference held on 14-11-90 to merge the Religious officers cadre with the main component of Army Education Corps. Since the Religious officers cadre was militarsed in 1977 by issuing of a government letter, the GHQ have been asked to indicate whether any further amendments are required in this letter in view of the decision taken in the Corps Commanders conference.

(b) No. The personnel for imparting religious education are inducted by the Army Education Corps on as and when required basis.

(c) No.

جناب چیئرمین: سپلیمنٹری۔

پروفیسر خورشید احمد: یہ پہلا جو سوال ہے اس میں بنیادی بات یہ پوچھی گئی تھی آیا یہ فیصلہ منسٹری آف ڈیفنس کی اجازت سے ہوا ہے یا اس کے بغیر ہوا ہے لیکن اسے avoid کر دیا گیا ہے کہا جا سکتا ہے کہ اس کے بغیر ہوا ہے اس لئے یہ بات کہی جا رہی ہے between the line ۱۹۷۷ء میں جو گورنمنٹ آرڈر تھا GHQ officials have been asked to indicate whether any further amendments are required in this letter in view of the decision taken in the Corps Commanders Conference. جبکہ پہلا فیصلہ منسٹری آف ڈیفنس کا تھا اس لئے میں اگر کوئی چینج ہوئی ہے تو ڈیفنس منسٹری ہی کی طرف سے ہونی چاہئے۔ اس جواب کو avoid کیا ہے بہت ہی mild سا جواب دیا گیا ہے پوری انفارمیشن آنی چاہئے اور صحیح صحیح آنی چاہئے تھی۔

چوہدری امیر حسین: سر، اس میں تھوڑی سی گزارش یہ ہے کہ اصل میں شاید اس میں تھوڑی سی وضاحت کی ضرورت ہو کہ ایجوکیشن کا کوئی الگ religious ڈیپارٹمنٹ نہیں ہے۔ ایجوکیشن کا ایک ڈیپارٹمنٹ ہے جو کسی نہ کسی رجمنٹ سے ضرور attach ہوتا ہے جو وہاں ملازم ہوتے ہیں لیکن وہاں ایک سیکشن ہوتا ہے جو specifically یہ کام کرتا ہے مگر علیحدہ کوئی ڈیپارٹمنٹ نہیں ہے۔ ایجوکیشن کا ایک ہی ڈیپارٹمنٹ نہیں ہے۔ ایجوکیشن کا ایک ہی ڈیپارٹمنٹ ہے چونکہ ملٹری کا اپنا سسٹم ہوتا ہے تو کسی شعبہ کو، جو اس کا main department ہوتا ہے، اس میں سے اگر کوئی سپشلسٹ یعنی اگر کوئی ایک آدمی اسلامیات کا ہے تو اسلامیات پڑھائے گا اور کچھ ہمارا وہ بھائی جو وہاں بطور ٹیچر تھے، وہ خطیب کا بھی کام کرتے تھے، لیکن administrative basically they were teachers اگر کوئی فیصلہ کرنا ہو تو اس کے لئے میں سمجھتا ہوں کہ میٹنگ میں کیا جا سکتا ہے، basic کوئی change نہیں کیا گیا ہے department change نہ ہی کوئی cadre change کیا گیا ہے۔

پروفیسر خورشید احمد: میری معلومات یہ ہیں کہ لفظ ڈیپارٹمنٹ یا سیکشن immaterial ہے، اصل چیز آرمی ایجوکیشن ڈائریکٹوریٹ ہے اور پھر religious instruction کے لئے ایک سیکشن بنایا گیا، اس میں ریکروٹمنٹ اس کی ضروریات کے مطابق کیا گیا اور ان کی ذمہ داریاں، ان کی پروموشن کے لئے کچھ قواعد بنائے گئے اب اس کو merge کر دیا گیا ہے جس کا نقصان یہ ہے کہ یہ دو parallel streams تھیں اب ان کے مل جانے کے بعد جو بات ہمارے علم میں آ رہی ہے وہ یہ ہے even those persons who are not really qualified to teach Islam because of the merger of that post, anybody can be asked to teach and this has taken place. تو اسی بنا پر ہم نے یہ کہا تھا کہ یہ پہلی چیز یہ کہ کیا ہوا تھا دوسری بات یہ تھی کہ کچھ ہوا ہے آیا یہ وزارت دفاع کے فیصلہ کے تحت ہوا ہے یا اس کو کور کمانڈر نے خود کر لیا ہے۔ یعنی آپ نے دوسرے پہلو کو avoid کیا ہے۔

چوہدری امیر حسین: جناب والا! انہوں نے خود ہی فرمایا ہے کہ basically ایجوکیشن کا ایک ہی ڈیپارٹمنٹ ہے، اس میں ایک شعبہ ہے جس کے تحت یہ طے ہے کہ وہ دو ٹیچر اسلامک سٹڈی پڑھائیں گے جو کوالیفائی کرتے ہوں تو یہ جو ایڈمنسٹریٹر کا طریقہ تھا یہ تو change کیا جا سکتا ہے۔

جناب چیئرمین: میرا خیال ہے سعید قادر صاحب کچھ اس پر روشنی ڈالیں گے۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر: میں یہ وضاحت اس کے لئے کر سکتا ہوں کہ

چونکہ ۱۹۷۷ کا ذکر ہے اور اس وقت میرا بھی اس میں کچھ ہاتھ ہو سکتا ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ سوال ہی basically غلط ہے۔

There was never any Islamic Education Department in the Army

اور اگر ۱۹۸۵ کے بعد بنا ہے تو اس کا مجھے علم نہیں ہے لیکن مجھے کافی علم ہے۔ اس کے مطابق نہ ہی پہلے یہ ڈیپارٹمنٹ تھا اور نہ ہی آج ہے۔ ہمیشہ سے آرمی ایجوکیشن کور رہی ہے اور خطیب کا جو یہاں ذکر ہے اس کے متعلق عرض کرتا ہوں کہ merge ہوا تھا ۱۹۷۷ میں ایجوکیشن کور کے ساتھ، اس کے ریکروٹمنٹ رولز وہی ہیں جو ۱۹۷۷ میں موجود تھے اور وہ آج بھی وہی ہیں اور جو بھی اسلامک ایجوکیشن کو پڑھاتے ہیں ان کو اس کا علم ہونا ہے ان کی کوالیفیکیشن اس کے مطابق ہوتی ہے اور اسی بنا پر وہ پڑھاتے ہیں یہ نہیں ہو سکتا ہے کہ ایک شخص کو متعلقہ شعبے کا علم ہی نہ ہو جیسے کہ کوئی شخص ایم اے فلاسفی ہو اور وہ اسلامک ایجوکیشن پڑھائے۔ تاہم اگر کسی نے temporarily کوئی پوسٹ fill up کی ہو گی تو یہ علیحدہ بات ہے لیکن اس وقت آرمی میں جو اسلامک ایجوکیشن کا رجحان ہے اور طریقہ کار ہے، وہ بڑا صحیح ہے اور جو instructions موجود ہیں وہ within the Army Rules کے تحت ہیں، اور ان کو باہر سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے

جناب چیئرمین: شکریہ۔ اگلا سوال۔

75. ***Mr. Bostan Ali Hothi :** Will the Minister for Interior be pleased to state :

(a) whether there is any proposal under consideration of the Government to enforce police reforms ; if so, when; and

(b) whether there is consensus between the provinces on these reforms?

Chaudhry Shujaat Hussain : (a) Yes. The Federal Cabinet approved Long Term and Short Term measures for police reforms which were sent to provinces for implementation. Short term measures not involving financial implications or changes in law have been implemented by the provinces. Measures involving changes in law are being pursued. For long Term Reforms, the

provinces of Punjab and Balochistan have asked for provision of funds from the Federal Government. The Government of NWFP will implement these Reforms through their own resources. The reply from Sindh Government Regarding implementation of Long Term Reforms is awaited who are being reminded regularly.

(b) Yes.

سید اشتیاق اظہر: میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ بتایا گیا ہے کہ سندھ گورنمنٹ سے ابھی تک جواب نہیں آیا ہے اور دیگر صوبوں میں ریفارمز کا مسئلہ چل رہا ہے۔ بعض کے متعلق کہا گیا ہے کہ انہوں نے فنڈز مانگے ہیں اور فرنٹیئر نے کہا ہے کہ ہم اپنے سورسز سے کریں گے لیکن سندھ گورنمنٹ کی طرف سے اب تک کوئی جواب نہیں آیا ہے تو کیا متعلقہ وزیر بتائیں گے کہ سندھ حکومت کی طرف سے جواب کی کب تک توقع کی جا سکتی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، سندھ کی طرف سے کب تک جواب آئے گا۔

چوہدری امیر حسین: سو، اس میں ٹائم فکس کرنا تو بڑا مشکل ہو گا لیکن basically جیسے کے ہم دوستوں کو معلوم ہے کہ صوبائی گورنمنٹ ہی لاء اینڈ آرڈر کی ذمے دار ہوتی ہیں تو جو recommendations تیار کی گئی ہیں وہ دو قسم کی ہیں ایک long term ہیں اور دوسری short term ہیں۔ اس میں کچھ پیسے کی ضرورت تھی۔ تو ۱۳ recommendations ایسی تھیں چونکہ شارٹ ٹرم تھیں اور کچھ لانگ ٹرم تھیں ایسی تھیں جن میں پیسے کی بھی ضرورت تھی۔

جناب چیئرمین: یہ کوئی ایسا مسئلہ تو نہیں ہے کہ کہیں لانگ وے ریڈیو اسٹیشن sanction ہو گیا تو جب دوسرا شارٹ والا آیا تو اسے کہا گیا کہ جب لمبی چیز لے لی ہے تو چھوٹی کی کیا ضرورت ہے۔

چوہدری امیر حسین: جی ہاں، یعنی اس پر صوبائی حکومتوں کو لکھا گیا اور اس پر کچھ صوبوں نے عمل بھی کیا اور تقریباً سب ہی نے کیا تو پھر اس سے proposals لینا بھی ضروری ہوتا ہے کیونکہ basically عمل درآمد انہوں نے کرنا ہے تو ہم کوشش کر رہے ہیں

کہ جلدی سے تمام صوبائی حکومتوں سے recommendations آجائیں پھر اس کے بارے میں میٹنگ کی جائے جس میں صوبائی وزیر اعلیٰ بھی ہوں اور پولیس کے نمائندے بھی ہوں، عوام کے نمائندے بھی ہوں تو اس تجاویز کو حتمی شکل دی جائے۔

سید فصیح اقبال: کیا وزیر صاحب فرمائیں گے کہ یہ کون سی ریفارم کمیٹی رپورٹ ہے اس لئے کہ پولیس کے متعلق آج تک ۸/۱۰ ریفارم reports بن چکی ہیں تو یہ آپ نے کون سی approve کر کے بھیجی ہے۔

چوہدری امیر حسین: یہ اس کمیٹی کی رپورٹ ہے جس کے وزیر داخلہ convenor تھے اس میں عوامی نمائندے بھی تھے، پولیس کے بھی نمائندے تھے۔ یہ چوہدری شجاعت حسین صاحب کی سربراہی میں تیار ہوئی تھی۔

سید فصیح اقبال: یعنی یہ آپ کی گورنمنٹ/ہماری گورنمنٹ کی رپورٹ ہے۔ آج وزیر اعظم نے بڑا اچھا بیان دیا ہے، ہم اسے welcome کرتے ہیں انہوں نے کہا ہے کہ چاروں صوبوں میں پولیس کے جو torture cells ہیں ان کو بند کر دیا جائے کیونکہ ملک میں پولیس سے عوام کو شکایات ہیں اور وہ اپنی اصلاح کریں تو اس کی روشنی میں کیا ان ریفارم کو جلدی منظور کرنے کے لئے کوئی ہدایات ہیں۔

(مداخلت)

چوہدری امیر حسین: جی، ہم اس مسئلہ میں جلدی کریں گے۔

جناب چیئرمین: جی، فضل آغا صاحب۔

سید محمد فضل آغا: جناب والا، سوال کے جواب میں کہا گیا ہے کہ سندھ سے جواب نہیں آیا ہے فرنٹیئر والوں نے کہا ہے کہ ہم اپنے خرچہ سے یہ کام کریں گے اور بلوچستان اور پنجاب نے ایڈیشنل رقم کی ڈیمانڈ کی ہے لانگ ٹرم پالیسیوں کو implement کرنے کے لئے، تو کیا ان دونوں نے جو فنڈز مانگے ہیں or financial descrepancies جو ہیں وہ ان کو فیڈرل گورنمنٹ دے رہی ہے یا نہیں۔ اس پر ابھی تک کیا کارروائی ہوئی ہے۔

چوہدری امیر حسین : اس پر ہم ان سے میٹنگ کر رہے ہیں اور اسی لئے ان کو یہاں بلا رہے ہیں۔

پروفیسر خورشید احمد : میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کس تاریخ کو آپ نے یہ سفارشات صوبوں کو بھیجی ہیں اور سندھ سے کتنا عرصہ ہو گیا ہے کہ یہ جواب نہیں آیا ہے۔

چوہدری امیر حسین : جناب والا، اس وقت تاریخ بتانا تو مشکل ہو گا اگر یہ فریش سوال دے دیں تو یہ بھی بتا دی جائے گی۔

پروفیسر خورشید احمد : یہ چیز تو آپ کے پاس ہونی چاہئے کہ کب یہ proposal گئی ہے۔

چوہدری امیر حسین : میرا خیال ہے کہ کوئی تین چار ماہ ہو گئے ہیں ، approximately, /tentatively میں یہ بتا رہا ہوں۔ لیکن مجھے exact date کا پتہ نہیں ہے۔

پروفیسر خورشید احمد : تو کیا آپ ہمیں fix date دے سکیں گے تا کہ پتہ چل سکے کہ کتنا عرصہ انتظار کیا گیا ہے۔

چوہدری امیر حسین : یہ وہاں سے ڈسپیچ کے سیکشن سے چیک کر کے ہی بتایا جا سکتا ہے۔

پروفیسر خورشید احمد : کیونکہ اتنے عرصہ میں پیدل جا کر بھی رپورٹ اب واپس آ سکتی ہے۔

Ch. Amir Hussain: I am not supposed to know it کہ کس تاریخ کو وہاں ڈاک گئی ہے۔

جناب چیئرمین : چلو جی، فریش کیوسچن،

چوہدری امیر حسین : بہر حال یہ تاریخ دینی چاہئے۔

جناب چیئرمین : اگلا سوال،

راجہ محمد افضل خان : جناب والا، میرا سوال ہے کہ تمام محکموں کی طرف سے چوہدری امیر حسین صاحب کو جواب دینے پڑتے ہیں یا ان کی اس بات پر ڈیوٹی لگا دی گئی شاید اس کی یہ وجہ تو نہیں ہے کہ ان میں پتا ہی نہیں ہے اس لئے ان سے جتنے مرضی ضمنی سوال پوچھے جائیں - ابھی ابھی انہوں نے remove کروایا ہے، اس لئے تو ان کی ڈیوٹی نہیں لگائی ہے۔

جناب چیئرمین : جی، یہ ان کی ہمت ہے کہ سب کی طرف سے جواب دے رہے ہیں۔ سید اشتیاق صاحب،

سید اشتیاق اظہر : ابھی حالیہ دنوں میں چوہدری شجاعت حسین کا بیان آیا ہے کہ پولیس کے محکمے میں سراسر کرپشن ہے تو کیا کوئی ایسی تجویز زیر غور ہے کہ پولیس کا محکمہ ہی ختم کر دیا جائے۔

چوہدری امیر حسین : جناب، میں نے تو یہ بیان نہیں پڑھا لیکن ایسی کوئی بات نہیں۔

جناب چیئرمین : ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ اگلا سوال۔

76. ***Mr. Bostan Ali Hothi :** Will the Minister for Defence Production be pleased to state the total cost involved in the proposed purchase of forty Mirage planes from France and the expected time by which this deal would be finalised?

***Mir Hazar Khan Bijarani :** So far no decision about the purchase of Mirage aircrafts has been made. However, during July 1992 a French team had visited Pakistan with an offer of 20 Mirage—2000 aircraft against the Air Headquarters requirement of 40 aircraft. The offer is being evaluated No decision has yet been taken therefore, it is premature to state about the cost or the delivery period.

سید فصیح اقبال : جناب، جواب تو بڑا معقول نظر آتا ہے تاہم میں وزیر دفاعی پیداوار سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ میراج کے سلسلے میں جب خریداری ہو رہی تھی تو اس virgin کی دنیا میں اور بھی قسم کے جہاز ہیں یعنی جو فرانس کا ہے دو ہزار اس کے متعلق

لکھا گیا ہے کہ ابھی تک فیصلہ نہیں ہوا ہے لیکن چونکہ اخبارات میں کافی آچکا ہے Defence Journals میں کہ دنیا میں اس قسم کی virgin کے اور ملک بھی جہاز تیار کر رہے ہیں، تو آپ نے open دیکھا ہے کہ پاکستان کی suitability کے لحاظ سے کون سے جہاز بہتر ہوں گے۔

میر ہزار خان بجرانی: اس سلسلے میں پہلی بات تو یہ ہے کہ میراج دو ہزار خریدنے کا کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا ہے اور جیسے فصیح صاحب نے فرمایا ہے کہ ہماری ایک جوائنٹ سروسز ڈیلیگیشن روس بھی گیا تھا اور وہاں بھی انہوں نے evaluate کئے ہیں ایس یو ۲۷ اور مگ ۲۹ اس کے علاوہ ٹارنیڈو evaluate ہوا ہے اور ساتھ ساتھ میراج ۲۰۰۰ ہوا ہے ان ساری evaluation کے بعد جو recommendations Air ہیڈکوارٹر کی طرف سے آئے گی اس کو ڈی سی سی میں لے جایا جائے گا اور وہاں پر consider کر کے فائنل decision لیا جائے گا۔ کہ کون سے جہاز ہماری ائرفورس کے لئے زیادہ suitable ہیں۔

جناب چیئرمین: جی جناب اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر: کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ کیا امریکہ F-16 پاکستان کو دینے کی پابندی تھی وہ واپس لے لی جن کے لئے payment ہو چکی جن کے لئے پرانی کمٹمنٹ ہے تو کیا ان طیاروں کے آنے کے باوجود پھر بھی میراج۔۲۰۰۰ کی ضرورت ہو گی؟

جناب چیئرمین: نہیں وہ تو پابندی ہے۔

سید اقبال حیدر: وہ جناب with draw ہوئی ہے -recently

جناب چیئرمین: نو نو ابھی نہیں ہوئی ہے۔

Syed Iqbal Haider: They were the aircraft which were committed by them and for which the money was received by them. For which the money was paid by Pakistan.

جناب چیئرمین: نہیں کوئی remove نہیں ہوئی صرف spares انکے سپلائی کرنے کا ہے۔

Mir Hazar Khan Bijarani: Sir, the honourable Senator is misinformed.

صرف سپئیرز کے سلسلے میں ضرور ہوا ہے۔

جناب چیئرمین : withdraw کی بات نہیں this is covered under the Pressler Amendment.

سید اقبال حیدر: نہیں جناب تو یہ بتائیں گے کہ پاکستان نے کبھی میراج-۲۰۰۰ پہلے خریدا اور کیا پاکستان کے پاس پہلے میراج-۲۰۰۰ کی servicing, repair facility کی یا اس سے familiarity پاکستان میں پائی جاتی ہے جو آپ میراج-۲۰۰۰ خرید رہے ہیں؟

میر ہزار خان بجرانی: جناب پہلے موجود ہیں لیکن اب فرانس جو ہمیں ماڈل کی آفر کر رہا ہے۔ that is a different model. اور اس کی spares اور باقی چیزیں بھی ہونگی۔

جناب چیئرمین : نہیں جب خریدیں گے تو یہ چیزیں ساتھ آئینگی ناں۔

سید اقبال حیدر: نہیں جی اس کے لئے extra payment کرنا پڑتی ہے۔

جناب چیئرمین : نہیں جی جب آپ نے F-16 خریدے تھے تو آپ کے پاس یہ چیزیں تھیں؟ -- جی اگلا سوال نمبر ۷۷۔

77. ***Mr. Bostan Ali Hothi:** Will the Minister for Railways be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to establish a Railway link between Pakistan and Afghanistan; If so when?

Haji Ghulam Ahmed Bilour: A memorandum of understanding was signed on 21-7-1992 between Islamic State of Afghanistan and Islamic Republic of Pakistan jointly which stipulated that Pakistan Railways in association with Engineers from Afghanistan shall conduct preliminary survey and feasibility for a rail link from Landi Kotal to Kabul.

Government of Afghanistan will be approached for conducting the

preliminary survey jointly as soon as the situation in Afghanistan improves.

جناب چیئرمین : ضمنی سوال۔

سید محمد فضل آغا: جناب اس میں کہا گیا ہے کہ لنڈی کوتل سے آگے تک کی تجویز ہےاور معاہدہ پر دستخط بھی ہوگئے ہیں۔ اس سلسے میں گزارش یہ ہے کہ ہم افغانستان کو تو بارڈر سے ملا تو سکتے ہیں ایک چمن تک بھی آپ کی براڈ گیج ہے تو کیا یہ جو ہماری نئی development ہو رہی ہے اس میں پاکستان کے 43% ایریاز پر جو province مشتمل ہے اس کو بھی Righways Railways کی کسی consideration میں لایا جائے گا یا گزشتہ ۴۵ سال کی طرح آئندہ بھی اسے نظر انداز کیا جائے گا اور تمام links سنٹرل ایشیاء سے فرنٹیر یا دوسرے بارڈر سے link سمجھتا ہوں وہ بہت فزیبل راستہ ہے اس لئے کہ چمن تا ہرات دفاعی نقطہ نگاہ سے بہت اہم ہے پھر پلین ایریا ہے اس کے بعد کوئی plain area نہیں ہے۔ جبکہ یہ مسئلہ بہت tidious ہے۔ تو کیا اسکی یہ وجہ تو نہیں ہے کہ کمیونیکشن اور ریلویز کے دونوں منسٹر صاحبان ایک خاص صوبے سے تعلق رکھتے ہیں اور دونوں ریلویز اور موٹرویز جو ہیں اس طرف سے آئیں اور بلوچستان کو نظر انداز رکھا جائے اس پر کچھ منسٹر صاحب فرمائیں گے؟

چوہدری امیر حسین : جناب والا! فاضل ممبر صاحب کی تجویز پر غور کیا جائیگا اور خدانخواستہ قطعاً یہ بات نہیں کہ چونکہ منسٹر صاحبان ایک مخصوص صوبے سے تعلق رکھتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ایسی کوئی بات نہیں اس پر انشاءاللہ غور کیا جائیگا۔

جناب چیئرمین : سید فصیح اقبال صاحب۔

سید فصیح اقبال : یہ خوش آئند ہے کہ منسٹر صاحب کو احساس ہے لیکن اس وقت بلوچستان میں جو موجودہ ریلوے لائینیں ہیں وہ اکھاڑی جا رہی ہیں۔ abandon ہو رہی ہیں۔ کیا ان کو آپ کا چلانے کا ارادہ ہے؟ یہ بوستان چمن لائن جو تنگ گیج ہے کیا اس کو درست کرنے کا ارادہ ہے باقی تو آنے جانے کے لئے بہت لمبی چیز ہے؟

چوہدری امیر حسین: جناب یہ سوال تو افغانستان کو ریل سے ملانے کے بارے میں تھا لہٰذا باقی جو lines ہیں اس کے لئے علیحدہ سوال دیں تا کہ پوزیشن کا پتہ کرایا جا سکے۔

پروفیسر خورشید احمد: میں دراصل یہ بات کہنا چاہ رہا ہوں کہ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے جو فضل آغا صاحب نے متوجہ کرایا اور میں سمجھتا ہوں کہ اس بارے میں بہتر یہ ہو گا کہ اگر ایک پالیمنٹری کمیٹی خواہ سینٹ سے بنائیں یا اسمبلی سے یا دونوں سے، وہ اس مسئلے کو examine کرے اور حکومت کو مشورہ دے وہ زیادہ بہتر ہے۔

جناب چیئر مین: یہ تجویز ہے۔

چوہدری امیر حسین: جی ہاں جناب یہ تجویز ہے اصولی طور پر اس پر کوئی اختلاف نہیں ہونا چاہئے لیکن بنیادی طور پر سینٹ اگر ریلوے لائن یا کوئی اور چیزیں دیکھے تو پھر قانون سازی کا بنیادی کام رک جائیگا۔ بہرحال یہ تجویز ہے غور کر لیں گے۔

جناب چیئر مین: ٹھیک ہے ابراہیم خان صاحب۔

جناب محمد ابراہیم خان: جناب یہاں جواب میں دیا گیا ہے لنڈی کوتل تا افغانستان اور یہ سب پہاڑی علاقہ ہے۔ یہ سب خیبر کو پاس کر کے ہی کہیں یہ ریلوے ٹریک ہو گی۔ اس کے برعکس اور وادیاں ہیں جو بہت زیادہ ہموار ہیں اور بہت آسانی سے یہ ٹریک کابل تک جا سکتی ہے۔ تو کیا وزارت کے زیر غور اور بھی وادیاں ہیں؟

جناب چیئر مین: جی جناب منسٹر صاحب۔

چوہدری امیر حسین: جناب فاضل ممبران بڑی اچھی تجاویز دے رہے ہیں تو میں ان سے یہ درخواست کروں گا کہ یہ جو بھی تجویز دیتے ہیں اس پر غور تو کرتے ہیں لیکن اس کے علاوہ بھی اگر یہ مناسب سمجھیں تو تحریری طور پر متعلقہ منسٹری کو دے دیں تو اس کو ہم باقاعدہ سروے وغیرہ کرا کے دیکھ لیں گے۔

سید محمد فضل آغا: جناب سینٹ کی ایک کمیٹی بنائی جائے اور اس میں بے شک اسمبلی کے ممبران کو بھی شامل کیا جائے چونکہ یہ قومی اہمیت کا مسئلہ ہے۔

جناب چیئر مین: دیکھیں سینٹ کی جو متعلقہ کمیٹی ہے وہ خود بھی دیکھ سکتی ہے۔

سید محمد فضل آغا: ہاں یہ بھی ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین: جی اگلا سوال ۷۸۔

78. ***Syed Iqbal Haider:** Will the Minister for Defence be pleased to state the causes of delays in take-off and landing of the flights at Lahore Airport during winter season indicating also the steps taken by the Government to avoid such delays and to manage better visibility at the Lahore Airport?

Syed Ghous Ali Shah: The causes of delays in take-off and landing of the flights at Lahore Airport during winter season are mostly due to adverse weather conditions. Details of incidents relating to different departments which caused delays in operation of PIA flights out of Lahore during the winter season of 1991-92 are annexed.

2. The following steps have been taken by the Government to avoid delays :—

(i) A new RVR (Runway Visual Range) equipment is being installed at Lahore Airport which expected to be operational by 1-1-1993.

(ii) Water tank causing obstruction on short final approach is being removed.

CENTRAL
PUNCTUALITY AND
DURING THE PERIOD

Mth.		Actua DEPs	IO/Time DEPs	TTI. Dlys	Conseq Dlys	ENGG. Base	ENGG. Line	FLT. OPS. OPS	FLT. OPS. WX	A/PSVCS IFC	A/PSVCS TGS
OCT 91	INTI	103	88 85%	15 15%	10 67%		3			2	1
	DOM	668	598 90%	70 10%	51 73%		3		4	4	5
NOV. 91	INTI	117	101 86%	16 14%	10 63%		2			2	1
	DOM	647	558 86%	89 14%	69 78%		13		3	5	
DEC. 91	INTL	114	65 57%	49 43%	44 90%		7		2	3	2
	DOM	651	428 66%	223 34%	181 81%		21		22	11	2
JAN. 92	INTL	123	66	57	44		4		5	5	3
	DOM	686	493 74%	173 26%	128 74%		13		28	9	1
FEB. 92	INTL	113	88 78%	25 22%	16 64%		3		4	3	
	DOM	624	520 83%	104 17%	77 74%		10	1	7	3	1

Mth.		Actua DEPs	IO/Time DEPs	TTL. Dlys	Conseq Dlys	ENGG. Base	ENGG. Line	FLT. OPS. OPS	FLT. OPS. WX	A/PSVCS IFC	A/PSVCS TGS
MAR. 92	INTL	118	101 86%	17 14%	12 71%				2		2
	DOM	656	601 90%	65 10%	44 68%		10		13	15	9
TTL.	INTL	688	509 74%	179 26%	136 76%		19		4	3	
	DOM	3922	3198 82%	724 18%	550 76%		70	1	69	32	9
STS		4610	3703 80%	903 20%	686 76%		89	1	82	47	18

CONTROL DIVISION
DELAY INCIDENTS AT LHE
OCT 91 TO MAR' 92

Annexure-I

A/P Facilitations				Flt Svcs		Marketing		Others	Total
ATC	**SEC**	**CUS**	**CAA**	**FLT**	**FOOD**	**P/CNX**	**O/BNG**	**CARGO**	**INDC**
			1						7
2	1		4					4	27
	1	1	1						8
1	1		5					2	30
1		1		3		1		1	21
2	9		10						77
2	2	1	1				1	2	26
7	6		3	2	1			1	71
1	1		1		1			3	17
	3		2		1	1		5	34
			1					2	7
1	2							4	22
4	4	3	5	3		2	1	8	86
13	22		24	2	2	1		16	261
17	26	3	29	5	2	3	1	24	347

Syed Iqbal Haider: The supplementary is that in respect to 2nd clause :

"Water tank causing obstruction on short final approach is being removed."

May I ask from the Minister concerned' if he is visible, I can't see him.

جناب چیئرمین: میرا خیال ہے چوہدری امیر حسین صاحب جواب دیں گے۔

چوہدری امیر حسین: جی ہاں جناب۔

سید اقبال حیدر: جناب اسے ڈیفر کر دیں انہیں نے ہی سوال معلوم ہے نہ جواب کیونکہ یہ ٹیکنیکل ہے۔

جناب چیئرمین: آپ سوال تو پوچھیں ناں۔

سید اقبال حیدر: صاحب! میں نے سوال یہ پوچھا تھا کے لاہور ائر پورٹ سے winter season کے اندر فلائیٹوں کی delay کی کیا وجوہات ہیں۔ اس میں انہوں نے یہ بتایا کہ RVR نہیں لگا ہوا جس کی انہوں نے کمٹمنٹ کی ہے پہلی جنوری سے شروع ہو جائے گا۔ لگ جائے گا۔ دوسری جو انتہائی حیران کن وجہ انہوں نے بیان کی کہ وہاں ایک واٹر ٹینک کھڑا ہوا ہے جس سے visibility نہیں ہوتی ہے۔ تو واٹر ٹینک کو ہٹانے میں بیس سال لگ گئے اسے کب ہٹایا جائے گا اور اس کو کیوں نہیں ہٹایا جا رہا ؟

چوہدری امیر حسین: جناب اصل میں، میں یہ گزارش کروں گا کہ میں نے کبھی کوئی ایسی بات نہیں کی کہ جس سے کسی کی دل آزاری ہوئی ہو اور توقع کرتا ہوں کہ فاضل ممبران بھی ایسا ہی کریں مجھے ان سے اکثر یہ شکایت ہے یہ سوال بھی کریں گے تو تقریر ضرور کریں گے تا کہ اخبار میں ان کا نام آجائے جناب میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ اس سوال کو ڈیفر کر دیں کیونکہ انہوں نے .presume کر لیا ہے کہ اس کا جواب صحیح نہیں آئے گا جب متعلقہ وزیر آئیں گے تو اس دن کے لئے اسے رکھ لیں۔

سید اقبال حیدر: جناب یہی تو میں مشورہ دے رہا تھا اگر میرا مشور مان لیا جاتا تو وقت بچ جاتا۔

Mr. Chairman: So, this is deferred.

حالانکہ سوال آپ کا یہی تھا کہ ٹینک remove ہو رہا ہے وہ کہتے ہیں ہو رہا ہے

سید اقبال حیدر: کمٹمنٹ کریں کہ کب remove ہو رہا ہے۔

چوہدری امیر حسین: جناب ان کی تسلی ہو تو میں جواب دیئے دیتا ہوں لیکن انہوں نے فرض کر لیا ہے تو......

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر 97۔

79. ***Syed Iqbal Haider:** *Will the Minister for Defence be pleased to state :*

(a) the total expenditure incurred by the Government in foreign exchange and local currency on installing all the Chandliers in the New Jinnah Terminal at Karachi Airport: and

(b) the total expenditure the Government will have to incur on installation of the 'RVR' equipment at the Lahore Air port to improve the visibility there?

Syed Ghous Ali Shah: (a) Jinnah Terminal has been completed on a *lump sum* cost basis wherein no individual item is cost-wise identifiable.

(b) The expenditure on procurement and installation of Range (RVR) is approximately US$ 171,775.

*****

Syed Iqbal Haider: Answer taken as read.

چوہدری امیر حسین: جناب آپ نے کہنا ہوتا ہے "answer taken as read" جو mover ہوتا ہے وہ نہیں کہتے chair نے کہنا ہوتا ہے ان کو رولز کو پڑھ کر آنا چاہیئے۔

جناب چیئرمین: یہ صحیح بات ہے اج انہوں نے آپ کو پکڑ لیا ہے۔

سید اقبال حیدر: میں چوہدری صاحب کا مشکور ہوں کہ ہمیں رولز کے بارے میں یاد دلایا۔ لیکن جس طرح سے ہمارے چیئرمین صاحب آپ کے بہت سے جوابات خود دے دیتے ہیں اسی طرح......

جناب چیئرمین: نہیں نہیں میں کسی کا جواب نہیں دیتا (قطع کلامی)
this impression should be corrected

جناب چیئرمین: وہ کئی دفعہ کوئی چیزیں علم میں ہوتی ہیں which are in my knowledge also and I bring it to the notice of the House. تو

سید اقبال حیدر: جب آپ ان کی جگہ جواب دیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جب کوئی ایسی چیز آتی ہے کیونکہ غلط اطلاع نہیں آنی چاہیئے جو میرے ذاتی علم میں ہوتی ہے۔ I share it with the House. میں جواب کسی کا نہیں دیتا۔

Syed Iqbal Haider: Sir, no further supplementary on that because Syed Ghous Ali Shah is not here and I can't ask him (Ch. Amir Hussain) any question.

جناب چیئرمین: مطلب ہے آپ کو ڈرا دیا ہے انہوں نے۔

Next question No. 80-Iqbal Haider Sahib.

80. **Syed Iqbal Haider:** Will the Minister for Narcoties Control be pleased to state the cases of narcotics trafficking exceeding 200 grams registered by theauthorities since Ist September, 1990 indicating also the names of the accused and the punishment, if any, given to them separately in each case?

Rana Chandar Singh: During the period Ist September, 1990 till date, the Pakistan Narcoties Control Board have registerd 404 cases of narcoties trafficking exceeding 200 grams. The names of the accused and punishment awarded in each case is given in the attached statement.

The requisite information from other law enforcement agencies in the country is being collected and complete information will be placed on the table of the House soon after receipt and compilation.

(Statement has been placed in the Senate Library).

Syed Iqbal Haider : Supplementary, Sir. First of all the answer is not complete. According to the answer given there is not a single heroin smuggler convicted in Pakistan during the last three years as I read the answer.

یہ پورا جواب میں پڑھ ہی دیتا ہوں۔

During the period from 1st September 1990 till date, the Pakistan Norcotic Board has registered 404 Cases of Norcotic Trafficking exceeding 200 grams. Names of the accused and punishmet awarded in each case is given in the, requisite information from other law enforcement agencies in the country is being complete, is being collected and complete information will be placed on later on. So Sir, the information is incomplete. This question was submitted at the end of the last session more than two months ago Sir. The complete information should have been there.

جناب چیئرمین: بہر حال یہ انہوں نے اپنے محکمے نارکوٹکس کنٹرول بورڈ کی ان کو دے دی ہے۔ اور باقی کہا ہے کہ ہم clear-cut کررہے ہیں۔

جناب چیئرمین: رانا چندر سنگھ صاحب۔

رانا چندر سنگھ: یہ جن کیسز کا کہا گیا ہے واپس لئے گئے ہیں یہ فارن نیشنلسٹ تنزانیہ کے تھے۔ ان کی ہائی ڈیلیگیشن یہاں آئی تھی اور گورنمنٹ پاکستان سے انہوں نے کوئی بات چیت کی ہے کہ یہ criminals ان کے وہاں needed ہیں اور ہمیں یہ ایشورنس دیا گیا ہے کہ ان کے خلاف پوری کارروائی کی جائے گی۔ اس لحاظ سے منسٹری آف انٹیریر نے یہ مانا اور وہ کیسز واپس لئے گئے۔ یہ چار کیسز وہ ہیں۔

جناب چیئرمین: اس میں دوسرا سوال یہ تھا کہ کتنی کوانٹٹی ہیروئن کی ریکور ہوئی تھی۔

رانا چندر سنگھ: کوانٹٹی کا ذکر اس وقت تو نہیں ہے لیکن تھوڑی بہت ہو گی۔ اس سے کیا مطلب ہے۔

جناب چیئرمین: جی تھوڑی بہت ہو گی۔ پروفیسر خورشید احمد صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد: کیا اس طرح نارکوٹکس کے جتنے ڈیلرز ہیں ان کو آپ باہر جانے کی اجازت دے دیں گے۔ آپ کو معلوم ہے کہ ملائشیا نے اسے انفورس کیا ہے اور اس طرح انفورس کیا ہے کہ برطانیہ امریکہ جو بھی ملک نے انہوں نے ان کو پھانسی کی سزا دی ہے اور کئی وجہ سے وہ کنٹرول کر سکے ہیں۔

رانا چندر سنگھ: اس کے بعد میں نے حکومت کو اپنی منسٹری سے یہ لکھا ہے اور تجویز دی ہے کہ آئندہ میں اس بات کو نہیں مانوں گا۔ تو میں تسلی دیتا ہوں کہ میں نہیں مانوں گا۔

جناب چیئرمین: بہرہ ور سعید صاحب۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید: میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو چار سو چار کیسز رجسٹر ہوئے ہیں اس میں کتنے کیسز بڑے بڑے مگر مچھوں کے خلاف رجسٹر ہوئے ہیں۔

جناب چیئرمین: کتنے کیسز؟

اخونزادہ بہرہ ور سعید: کتنے کیسز جو بہت بڑے بڑے آدمی ہوتے ہیں۔

جناب چیئرمین: بڑے آدمیوں کے خلاف کتنے ہوئے ہیں۔ اب بڑے کی ڈیفینیشن کیا ہو گی۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید: بڑے کی ڈیفینیشن ہے کہ جو مشہور سمگلرز ہوں، وڈیرہ ہوں، پیر ہوں، وزیر ہوں، سابقہ وزیر ہوں، موجودہ وزیر ہوں، کوئی بھی ہوں۔

جناب چیئرمین: کوئی بڑے بڑے کے نام ہیں جی آپ کے پاس۔

رانا چندر سنگھ: جناب یہ ساری فہرست چار سو چار کیسز کی دی گئی ہے۔ ممبر صاحب کو میں درخواست کروں گا کہ وہ لائبریری چلے جائیں اور یہ سارے پڑے ہیں۔ بڑے اور چھوٹے جو بھی ان کو پسند آئے اس کو چوز کر سکتے ہیں۔ قانون کے سامنے وہ کریمینل ہے جو قانون ہاتھ میں اٹھاتا ہے۔ بڑا ہو یا چھوٹا ہو۔

جناب چیئرمین: قانون کی نظر میں بڑا چھوٹا کوئی نہیں ہے۔ اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر: جناب یہ سوال میں نے دو مہینے پہلے کیا تھا۔ یہ انفارمیشن تمام ممبران کو فراہم ہونی چاہئے تھی اور پریس گیلری کو، یہ اہم انفرمیشن ہے کہ کس کس کے خلاف کیسز ہیں۔ ڈرگز کے کیسز میں جو ہو رہی ہے اور جس طریقے سے ہیروئن سمگل کرنے والوں کو گرفتار کیا جا رہا ہے یا سزا نہیں دی جا رہی یہ ایک اہم مسئلہ ہے۔ اس کی

انفارمیشن صرف لائبریری میں کیوں رکھی جاتی ہے۔ یہ تمام ممبران کا حق ہے کہ وہ پڑھیں اور پوری اطلاع لیں اور اس کی کوئی ترجیح نہیں ہے کہ صرف آپ یہ لائبریری میں رکھوا دیتے ہیں۔ میری آپ سے اپیل ہے کہ اس کی فوٹو کاپی بنوا کر پریس کو سب کو دیں اور تمام ممبران کو دیں۔

جناب چیئرمین: جس کو چاہیئے ہو گی مل جائے گی۔

سید اقبال حیدر: نہیں جناب نہیں تمام پریس کو دیں اور ممبران کو دیں۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال ۸۱۔

81. ***Mr. Manzoor Ahmed Gichki:** Will the Minister for Defence be pleased to state the number of persons employed in different grades/levels in Civil Aviation with province-wise break-up, indicating also the names, educational qualification, district of domicile of those belonging to Balochistan?

Syed Ghous Ali Shah: The details of persons employed in different grades/levels in Civil Aviation Authority with province-wise break-up is attached at Annexure 'A'.Person belonging to Balochistan Province, their names, district of domicile is attached at Annexure 'B'.

(Annexures have been placed in the Senate Library).

جناب چیئرمین: سید فصیح اقبال صاحب۔

سید فصیح اقبال: جناب اس میں جو لسٹ میں نے دیکھی ہے بڑی ہے۔ بلوچستان کا اس میں بالکل کوٹہ کم ہے اور ڈیفنس منسٹر تشریف نہیں رکھتے، وزیر موصوف اس کا جواب دے رہے ہیں۔ سی اے اے میں جب بھی بھرتی ہوئی، اتنے بڑے ایکسپنشن پروگرام میں جب کہ سب سے زیادہ ائرپورٹس بھی بلوچستان میں ہیں۔ جو یہ کمی ہے کیسے پوری ہو گی یہ زیادتی کب تک آپ کرتے رہیں گے۔

جناب چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

چوہدری امیر حسین: جناب فاضل ممبر نے بالکل درست فرمایا ہے کہ بلوچستان کا جو کوڈ بنتا ہے یہ 3.5% ہے اور اس وقت جو ریشو ہے وہ 2.4% ہے۔ اس میں عام طور

پر یہ ہوتا ہے کہ انیشل سٹیج پر جب ریکروٹمنٹ ہوتی تو کوٹہ ابزرو کیا جاتا ہے اور اگر کوئی applicant نہیں آتا تو وہ سیٹ بھی ویکینٹ رکھی جاتی ہے۔ بعد میں پروموشن کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے ڈیپوٹیشن کی وجہ سے ہو سکتا ہے شارٹیج ہو گئی ہو۔ لیکن اس وقت جو ان بینڈ پوزیشن ہے اس میں واقعی بلوچستان کے کوٹے کے مطابق ان کی نمائندگی نہیں۔

جناب چیئرمین: تو کیسی پوری کی جائے گی۔

چوہدری امیر حسین: جناب یہ جواب نئی ریکروٹمنٹ ہو رہی ہے اس میں وہ پچھلی کمی بھی پوری کی جائے گی اور آئندہ بھی اس بات کو انشور کیا جائے گا کہ کوئی کمی نہ ہو۔

جناب چیئرمین: فصیح اقبال صاحب۔

سید فصیح اقبال: میں وزیر صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے خندہ پیشانی سے یہ تسلیم کر لیا کہ بلوچستان کا کوٹہ کم ہے۔ویسے تو تمام جگہ کمی ہے لیکن سی اے اے کا particular سوال ہے کہ اس میں کمی ہے اور انہوں نے یہ اناونس بھی کیا ہے کہ کر لیا ہے۔ لیکن یہ ہدایات آپ ڈی جی سی اے اے کو دے دیں۔ ابھی بھی بلوچستان میں پوسٹیں آئی تھیں وہاں اطلاع نہیں دی گئی۔ یہ آپ کے نوٹس میں ہے۔

چوہدری امیر حسین: جنابconcerned منسٹری کے نمائندے بھی یہاں موجود ہیں۔ انہوں نے بھی سن لیا ہے اور میں منسٹر صاحب کو بھی کہوں گا کہ اس کمی کو پورا کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی جناب فضل آغا صاحب۔

سید محمد فضل آغا: جناب گزارش یہ ہے کہ چوہدری صاحب کے تو ہم ممنون ہیں کہ انہوں نے فراغدلی سے آج فلور پر ایڈمٹ تو کر لیا ہے کہ بلوچستان کا کوٹہ کم رہا ہے۔ لیکن آج بھی انہوں نے جو 2.5% کا ذکر کیا ہے کہ اتنا ہے اس میں گریڈ فور اور تھری کے لوگ ہیں۔آفیسر گریڈ میں تو ایک پرسنٹ برابر کے لوگ بھی نہیں ہیں اگر آپ دیکھیں۔ تو چوہدری صاحب سے گزارش یہ بھی ہے کہ ہر گریڈ میں اپنے کوٹے کو صحیح معنوں میں آئندہ کے لئے observe کریں تو ہم ان کے مشکور ہوں گے۔

جناب چیئرمین: جی چوہدری صاحب۔

چوہدری امیر حسین: جناب آنفیسر گریڈ میں ہیں لیکن ساری بات کو، جس جگہ بھی کمی ہو گی پوری کر دی جائے گی۔

†Mr. Chairman: Let us bring to the end of the question hour.

82. **Mr. Manzoor Ahmed Gichki :** Will the Minister for interior be pleased to state :

(a) whether the concerned provincial Government pays the contigency expenditure on acquisition of the Security forces under the administrative control of the Federal Government to maintain Law and order ;

(b) if the answer to (a) above be in the affirmative, the quantum of amount paid be each province to the Federal Government every year since 1986 ; and

(c) the amount spent annually from this head in Balochistan from 1972 to 1977 ?

Ch. Shujaat Hussain : (a) Yes.

(b) The amount shown below under each Province have been paid to the Federal Government every year since 1986:—

PUNJAB PROVINCE

1986-87	Rs.	31,070
1987-87	Rs.	25,885
1990-91	Rs.	1,379,282
Total:	Rs.	1,436,237

SINDH PROVINCE

1985-86	Rs.	213,295
1986-87	Rs.	6,300,874
1987-88	Rs.	17,221,692
1988-89	Rs.	67,797,079
1989-90	Rs.	38,537,940
Total:	Rs.	130,070,880

†*The question hour being over the remaining questions and answers were placed on the table of the House taken as read.

BALOCHISTAN PROVINCE

1986 1987 1988 1989 1990 1991	Rs.	981,753
Total:	Rs.	981,753

(c) The following amounts have been spent annually from this head in Balochistan from 1972 to 1977 :—

Year		Amount
1972	Rs.	—
1973	Rs.	—
1974	Rs.	705,815
1975	Rs.	3,215,675
1976	Rs.	3,874,078
1977	Rs.	2,248,852
	Rs.	10,044,420

83. *Mr **Manzoor Ahmed Gichki :** Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state the number of persons employed within the country and abroad in the International Organizations against the quota reserved for Pakistan on the recommendations of the Government indicating also the percentage of such employees belonging to Balochistan?

Ch. Amir Hussain : Posts in International Organizations are filled on the basis of International competition and not on quota basis. No post is reserved for Pakistan except in FAO on the bais of our assessed contribution which is 0.07 per cent.

75 persons are employed in the Intarnational Organization.

Out of them two are employed within the country.

The percentage of such employees belonging to Balochistan comes to 2.7 (Approx).

84. ***Mr. Abdul Jabbar :** Will the Minister for Interior pleased to state :

(a) whether it is a fact that only one Passport Office is functioning in Balochistan province at Quetta, if so the time by which more passport offices will be established in Balochistan; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to increase the staff in the existing passport office?

Ch. Shujaat Hussain : (a) (i) Yes.

(ii) Time frame will be determined by the availability of financial resources. The matter is being pursued for allocation of financial resources with Finance Division.

(b) No.

85. ***Syed Faseih Iqbal :** Will the Minister for Railways be pleased state :

(a) the number and names of the trains running between Karachi-Quetta, Quetta-Lahore, Karachi-Rawalpindi, Karachi-Peshawar and Quetta-Peshawar sectors ; and

(b) the number of trains proposed to be run between these sectors during the current financial year?

Haji Ghulam Ahmed Bilour : (a) The number and names of the trains running on the above sections are as under :—

KARACHI — QUETTA SECTION

3 UP/ 4 Down (Bolan Mail) *Via* Dadu.
45 UP/46 Down (Sind Express) *Via* Rohri.

QUETTA — LAHORE SECTION

21 UP/22 Down (Chiltan Express) is running between Quetta—Lahore *via* Dera Ghazi Khan—Multan.

KARACHI—RAWALPINDI SECTION

—Nil—

KARACHI—PESHAWAR SECTION

1 UP/2 Down (Khyber Mail) *via* Lahore.
5 UP/6 Down (Tezrao)—do—
7 UP/8 Down (Tezgam)—do—
11UP/12 Down (Chenab Express) *via* Faisalabad—Sargodha— Lalamusa.

13 UP/14 Down (Awam Express) *via* Lahore.

19 UP/20 Down (Khushal Khan) *via Dadu—Jacobabad—Dera Ghazi Khan—Kundian.*

QUETTA—PESHAWAR SECTION

17 UP/18 Down (Abbaseen Express) *via* Rohri— Lahore.

(b) No change is proposed during the current financial year.

86. ***Syed Fasih Iqbal :** Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state:

(a) the policy of the Government for extension in service of Government employees; and

(b) the names, designation and place of domicile of the officers in Grade-20 and above granted estension in service since November 1990?

Ch. Amir Hussain : (a) The policy of the Government is that no extension in service or re-employment should be allowed except in very exceptional cases with the approval of the Prime Minister.

(b) The requisite information is annexed.

Annex

STATEMENT SHOWING NAMES, DESIGNATION AND PLACE OF DOMICILE OF THE OFFICERS IN BPS-20 AND ABOVE GRANTED EXTENSION IN SERVICE SINCE NOVEMBER 1990

S. No.	Name	Designation	Domicile
1.	Mr. Fazalur Rehman Khan	Secretary to the President	NWFP
2.	Mr. Mohammad Akram Zaki	Secretary General Foreign Affairs	Punjab
3.	Mr. Mohammad Masihuddin	Member/Secretary Privatisation Comm.	Punjab
4.	Mr. Imtiaz Ahmed Bhatti	Chief Analyst, PAEC	Punjab
5.	Mr. Sadiq Saeed Khan	Managing Director, Bankers Equity Ltd.	N.W.F.P.
6.	Mr. Iqbal Saeed	Secretary, Office of the Adviser without Portfolio.	Balochistan

S. No.	Name	Designation	Domicile
7.	Mr.Mashkoor Ahmed Khan	Special Secretary, Establishment Divn.	Punjab
8.	Hafiz Sabahuddin Jami	Managing Director, National Police Foundation.	Punjab
9.	Mir Muhammad Ali	Draftsman, Law and Justice Division	Sindh (Urban)
10.	Lt. Col. (Retd.) Malik Aftab Ahmed Khan	Managing Director National Zakat Foundation.	Balochistan
11.	Agha Qaiser Ali Zaidi	Director General National Housing Authority	Balochistan
12.	Mr. Abdul Qayyum	Consultant/PSO President's Sectt.	Punjab
13.	Mr. Iqbal Jaffar	OSD< CBR	Sindh
14.	Mr. G.M. Shah	Chairman, Federal Board of Intermediate and Secondary Education.	Punjab
15.	Mr. Ahmed Hasan Sheikh	Managing Director, Pak TB Corporation	Punjab
16.	Mr. Khizer Ahmed Jan	Joint Secretary Finance Division	Punjab
17.	Mr. Abdul Haq	Joint Secretary President's Sectt.	Punjab
18.	Mr. Rehmatullah Khan	Joint Secretary P.M. Secretariat	Punjab
19.	Dr. S.H.M. Zaidi	Professor of Radiotheraphy, JPMC	Sind (Urban)
20.	Mr. F.R. Qureshi	Joint Secretary M/o Religious Aff.	Punjab
21.	Mr. Makhdoom Hussain Ch.	Joint Secretary Finance Division	Punjab
22.	Mr. Riaz Ahmed	Joint Secretary (Security), P.M. Secretariat.	Punjab

87. ***Syed Faseih Iqbal:** Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state the total number of employees working in the PTV in B-16 and above with grade-wise and province-wise break-up?

Mian Abdul Sattar Laleka : Information is being collected and will be placed at the table of the House in due course of time.

88. ***Raja Muhammad Afzal Khan:** Will the Minister for Interior be pleased to state whether it is a fact that F.I.A. authorities have arrested persons in Rawalpindi and Islamabad, who are allegedly involved in the theft of travellers cheques, if so the names of the accused persons and the action if any taken against them so far?

Mr. Chairman : They will be taken as read and answers placed on the Table of the House.

125. *Transferred to the Cabinet Division for answering on 18th November, 1992.*

126. ***Malik Muhammad Ali Khan :** Will the Minister for Education be pleased to state :

(a) the normal time required for granting pension and other emoluments to the retired employes of Federal Government Educational Institute; and

(b) whether it is a fact that a lady teacher and a lady 'Frash' of Primary School No. 12, G-7/4 Islamabad have not been paid their pension and other emoluments after their retirement since one year, if so, its reasons and the time by which these employees will be paid their pensions and other emoluments?

Syed Fakhar Imam : (a) No time limit has been prescribed by Government and AGPR for settlement of a pension case.

(b) No, the case of lady frash has already been finalized *vide* AGPR letter No. PN-I/39/68/FDE. 92/93/742, dated 7-10-1992.

The case of lady teacher is already in process. It was sent to AGPR *vide* the Directorate's letter No. F-3-157/68(W) FDE, dated 29-7-92 for finalization of her pension. The AGPR returned the case raising some objections which have been removed and case sent to AGPR again *vide* the Directorate's letter No. F.3-157/68(W) FDE, dated 22-10-1992.

(iii) None of the cases is "as old as one year" as stated.

127. ***Malik Muhammad Hayat :** Will the Minister for Education be pleased to state whether it is a fact that admission in B. Com, Part-I ,in the Federal Government College of Commerce H-8, Islamabad was completed in September; 1992; if so, the time by which classes will start?

Syed Fakhar Imam : No.

128. ***Syed Muhammad Fazal Agha :** Will the Minister for Communications be pleased to state :

(a) the total length of the National Highways in the country, indicating also its length in Blochistan; and

(b) the amount allocated for the construction of the highways through out the country, indicating also the amount allocated to Balochistan during the current financial year?

Mr. Muhammad Azam Khan Hoti :(a)The total length of National Highways is 6927 kms out of which 2336 kms length is in Balochistan.

(b) An amount of Rs. 15086 million has been allocated to National Highway Authority for the improvement of existing National Highways, construction of Pakistan Motorway and roads of tourist inerest during the current financial year. The allocation for Balochistan is Rs. 1247 million. Another amount of Rs. 805.11 million is being spent in the current financial year under the World Bank aided projects of 'MBRP' and 'RSP'.

129. ***Syed Muhammad Fazal Agha :**Will the Minister for Communications be pleased to state whether it is a fact that the newly constructed digital exchange at Saryab Road, Quetta, is fully loaded and the the telephone connections, recommend by the Senators/ MNAs are not being installed, if so, the steps taken by the Government to accommodate the people whose connections have been recommended by the members of the Parliament out of their quota?

Mr. Muhammad Azam Khan Hoti : 1. Yes. The Exchange is fully loaded.

2. In the current ADP 8,000 Digital Lines are planned to be added to the Quetta Saryab Road Exchange by 30-06-1993.

130. ***Syed Muhmmad Fazal Agha :** Will the Minister for Communications be pleased to state :

(a) the total length of motorway proposed to be constructed through Balochistan province and the funds allocated for this Section; and

(b) the total cost allocated for the completion of the said project?

Mr. Muhammad Azam Khan Hoti : (a)A two lane 807 km long link of international standards will be constructed in Balochistan to link Gwader-Turbat-Awaran-Khuzdar-Shahdadkot with Pakistan Motoway near Ratodero on Indus Highway. An amount of Rs. 300 million has been allocated during 1992-93 for this project. Work of Ratodero-Shahdadkot section (40 km) has already started by FWO.

(b) The consultants are preparing design. Final cost based on the detailed design will be available on completion of design.

131. ***Syed Faseih Iqbal :** Will the Minister for Communications be pleased to state the number of persons appointed in grade 11 and above or equal in Pakistan Telecommunications corporation, since its establishment with province-wise break-up?

Mr. Muhammad Azam Khan Hoti : Appointments in BPS-16 and above are made by P.T.C. Headquarters, Islamabad. There are as under :-

Data Processing Assistant	(BPS-16)
Total Posts	43
Merit	04
Punjab	23
NWFP	05
Sindh (R)	06
Sindh (U)	03
AJK	01
Balochistan	01
Assistant Programmer	(BPS-17)
Total Posts	08
Punjab	05
NWFP	01
Sindh (U)	01
Sindh (R)	01
Data Processing Officer	(BPS-17)
Total Posts	10
Punjab	06
NWFP	01
Balochistan	01
Sindh (U)	01
Sindh (R)	01

Statistical Officer	(BPS-17)
Total Posts	01
Punjab	01

Accounts Officer	(BPS-17)
Total Posts	45
Merit	05
Punjab	25
Sindh (U)	04
Sindh (R)	--
NWFP	06
Balochistan	02
AJK	01
NA/FATA	02

System Analyst	(BPS-18)
Total Posts	04
Punjab	02
Sindh (R)	01
NWFP	01

Programmer	(BPS-18)
Total Posts	08
Punjab	04
Sindh (U)	02
Sindh (R)	01
NWFP	01

2. Appointments made in BPS-11 to BPS-15, made by Regions, are as under:-

	Name of Region	Basic Pay Scale		
		BPS-11	BPS-12	BPS-15
1.	NTR, Peshawar	37	1	-
2.	WTR, Quetta	84	-	-
3.	KTR, Karachi	-	5	-

	Name of Region	Basic Pay Scale BPS-11	BPS-12	BPS-15
4.	STR, Karachi	-	8	2
5.	M/D Division Islamabad	1	-	-
6.	FTR, Faisalabad	70	1	-
7.	LTR, Lahore	93	-	-
8.	Dir PTC Lahore	14	-	-
9.	CTR, Lahore	-	1	-

Note:-

1. Either they were recruited out of other departments in lateral or horizontal movement; or

2. They were on training and after completion of their training they were appointed.

132. *__Syed Abdullah Shah:__ Will the Minister for Education be pleased to state:

(a) the number of employees working in the Ministry of Education B-16 and above on *Ad hoc* basis; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to regularise these appointments?

Syed Fakhar Imam: (a) Only one officer in BPS-18 is working in the Ministry of Education.

(b) No.

133. *__Syed Abdullah Shah:__ Will the Minister for Education be pleased to state whether the National Education Council has been established, if so, the number of provincial Education Centres functioning under it?

Syed Fakhar Imam : National Education Council was established in 1972. There are no provincial centres functioning under it. Provincial Councils have been established by the Provincial governments.

134. ***Syed Abdullah Shah :** Will the Minister for Communications be pleased to state whether the work on the Indus Super Highway is being implemented by the National Highway Authority, if so, the stages and sections where actual work has started?

Mr. Muhmmad Azam Khan Hoti : No, the "Indus Highway Project covers improvement of existing Indus Highway only. However it is planned to construct Pakistan Motorway from D.G. Khan to Karachi on Indus Super Highway alignment.

135. ***Akhunzada Behrawar Saeed :** Will the Minister for Communications be pleased to state whether it is a fact that the construction of new building of Chawinda Telephone Exchange has been stopped, if so, its reasons and the time by which the construction of the building will be completed?

Mr. Muhammad Azam Khan Hoti : Yes, the work has been stopped as the contractor faild to execute the work according to drawings and specifications. The contractor has filed a suit on 6-10-1992 in the court of law.

The completion target will be set soon after the case is decided by the court and the work is allowed to re-start.

136. ***Dr. Muhammad Rehan:** Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state the number of persons sent abroad for employment from Ist January to 31st December 1991 and from Ist January 1992 to 30th June 1992?

Mr. Muhammad Ijaz ul Haq :

Period	No. of persons sent abroad
1-1-91 to 31-12-91	147,344
1-1-92 to 30-06-92	104,955

137. ***Mr. Shahzad Gul:** Will the Minister for Education be pleased to state:

(a) the names, designation of lady teachers recommended for

fresh appointment by Department Selection Committee headed by DG of Education and approved by Secretary Education, in September, 1992 and the time by which these appointments will be finalised; and

(b) the authority which approves the appointment in the cases of P.T.C., TUGTs and TGTs?

Syed Fakhar Imam: (a) The names of lady Trained Under Graduate Teachers and Matric Trained Teachers recommended for fresh appointment by the Departmental Selection Committee headed by Director General and approved by the Secretary Education in Sept., 1992 may please be seen at Annex "A" and "B" respectively. The appointments of Trained Under Graduate Teachers have been finalised, while the appointment of Matric Trained Teachers is under process.

(b) The Director General Education being Head of the Department is the appointing authority for Matric Trained Teacher (BPS-9) (Matric PTC) and Trained Under Graduate Teacher (BPS-14) (Intermediate with C.T.) while the Establishment Secretary is the appointing authority of Trained Graduate Teachers (B-16).

(Annexures have been placed in the Senate Library)

138. ***Mr. Alam Sher Khan Mahsud:** Will the Minister for Communications be pleased to state whether the Government has fixed Quota of recruitment for the dependents of P.T.C. employees if so, its details?

Mr. Muhammad Azam Khan Hoti: No; as per rules preference is given to sons and dependents of the employees of the department to the extent of 25% of the vacancies below grade-16 against the quota reserved for direct appointment subject to their qualifying the examination.

139. ***Raja Muhammad Afzal Khan:** Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistani be pleased to state:

(a) the amount, if any, released from Overseas Pakistanis Foundation for flood relief; and

(b) the utilization of the said amount?

Mr. Muhamadd Ijaz-Ul-Haq: (a) An amount of Rs. 14,19,864 was spent by Overseas Pakistani Foundation as flood relief.

(b) The above stated amount was distributed in the following three districts:-

1. Distt. Muzaffargarh. *w.e.f.* 27-9-1992 to 30-9-1992
2. Distt. Mansehra. *w.e.f.* 01-10-1992 to 05-10-1992
3. Distt. Nawabshah. *w.e.f.* 04-11-1992 to 05-11-1992

UNSTARRED QUESTIONS AND THEIR REPLIES

14. **Mir Abudul Jabbar:** Will the Minister for Education be pleased to state:

(a) the names of the Educational Institutions in Balochistan which were provided financial assistance by the government during the last 5 years; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the government to grant special financial assistance to Tammir-e-Nao Education Institutions of Quetta for the construction of its buildings?

Syed Fakhar Imam : (a) A list of names of the institutions which were provided financial assistance by the Ministry of Education, Government of Pakistan during the last five years is appended at Annexure-I.

(b) At present there is no proposal under consideration of the Government to grant special assistance to Taamir-e-Nao Educational Institutions of Quetta for construction of building.

Annexure-I

LIST OF EDUCATIONAL INSTITUTIONS THAT WERE PROVIDED FINANCIAL ASSISTANCE DURING THE LAST FIVE YEARS

S. No.	Name of Educational Institution
1.	University of Balochistan, Quetta.
2.	Center of Excellence in Minralogy University of Balochistan, Quetta.
3.	Area Study Center for Middle East and Arab Countries, University of Balochistan, Quetta.

terms of reference are also discrimination against all other nations except Europeans, Americans and Japanese. The cost to the country for such a consultency involving foreign Engineers has been estimated at 7.5 million US dollars or about 19 crores. This was a big amount and apparently much is excess of cost of such a job. In fact a Pakistani Consultency Firm could have done this work almost 10% of the amount to be paid to foreign consultents .I hope it is not being opposed.

Mr. Chairman: It is being opposed?

Mr. Anwar Saifullah: It is being opposed Sir.

Syed Iqbal Haider: Very briefly Sir. There is no reason and justfication to discriminate against Pakistani consultants in award of any consultency contract .In fact I would go to the extent that all consultency contrcts should be awarded to Pakistanis alone except in the cases where no Pakistani consultant is available to offer the services. On one hand Government says we have to promote development of Pakistanis and Pakistan's Products and Pakistani services and save foreign exchange, on the other hand Government is wasting millions of dollars in giving contracts to the foeign consultants, I do not know what is the special reason to discriminate against our own country if the Government discriminates against its own people and the country it has no right to countinue in power.

Mr. Anwar Saifullah: Sir, I tötally agree with the honourable Senator that wherever Pakistani Consultants are available they should be given an opportunity to bid for such jobs and given these assignments. Here Sir, it is a matter where, as you are aware that the Telecommunications Corporation, in fact the Privitization and Deregulation of this Sector is a recent phenomena in Pakistan. As you are aware Sir, most of our equipment has been bought from countries of Euope Forigen, North America or Japane and, therefore, Sir when these 275,000 new lines were advertized, consultancy for this job, was advertised. This was kept in view. We are aware Sir that the Pakistani Consultants can do as good a job as anyother but in this particular field Sir the necessary expertise has not yet been developed in Pakistan. Therefore, Sir in this, in the terms of reference it was mentioned that all those Pakistani Firms which had collaboration or a joint venture with foreign consultants they would be acceptable and they would be considered and, these firms in fact Sir where Pakistanis are collaborating with the foreigners they are included and they are being considered. Sir there is no question of barring them but the fact remains Sir that in Pakistan, and I know this personally Sir, for a fact that today we have not yet developed expertise, the day we do, we will certainly consider them.

In other fields we have the expertise and it is a policy of our Government that Pakistani consultants are given preference. In fact at times we keep, we make this a precondition Sir that the foreign consultants must have local partners so that there can be transfer of technology. In this case Sir since the expertise was not available and this is a very technical job, as you are quite aware, telecom is a very technical job and, therefore, Sir the local expertise is almost non existant and that is why this has happened, not to keep Pakistanis out, as far as, the matter of pricing is concerned, that is one of the criteria but it is not the only criteria Sir. After all we have to look at the technical expertise, I mean if the man has no expertise he may be very cheap Sir but that cannot be a consideration. So I would like to assure the hounourable Senator that the terms of reference were not made specifically and internationally to keep the Pakistanis out, they are very much there but in cooperation and in joint venture and in collaboration with the foreign consultants. So I would request........

(Interruption)

Mr. Chairman: Sor in the light of the assurence...........

(Interruption)

Syed Iqbal Haider : No. Sir, I do press because the terms of reference were modified to in a manner that a suit is tailored that should not fit to any Pakistani, that was the main point. The statement made by the honourable Minister saying that no Pakistani was available, only the reason for that Sir is only this, that they modified and tailored the terms of reference in a manner that it should never fit a Pakistani. So this is just you know.................

(Interruption)

Mr. Chairman: Do you press it.

Syed Iqbal Haider: Yes Sir I press it.

Mr. Chairman: You see the adjournment motion is also faultly on a number of grounds *e.g.* you have use pharases like certain Pakistani firms feel the terms were changed, informed sources said that it was a first time in Pakistan's hostory, local firms felt that this is going to happen. In fact Pakistani consultants could have done a better job. Now all these are vague and speculative pharases and in adjournment motion you have to bring up one definte issue and if the adjournment motion itself is vague and based on speculation and assumption then that itself is a sufficient grounds to rule it out. So on that ground and also on the grounds that this is a policy matter and the Government has taken a decision that those pepole who have expertise in the field they will be invited. I think that is a sufficient grounds for the justification, justifying the action

of the Government and on that ground this is ruled out of order. Next is No. 4, Iqbal Haider Sahib on the excessive bills being issued by PTC to the subscribers.

Syed Iqbal Haider: Sir I humbly request that oridinary business of the house may please be adjourned to consider the following adjoururment motion of pbulic interest and urgent nature. The daily "Leader" of August 16, 1992 has published a report that the billing mess of Pakistan Telephone Corporation is affecting thousands and thousands of subscribers and there is not a single official who will either own up to this malady or move a finger to redress subscribers sufferings in time. The reason according to some insider is that after the multimillion rupee recket for installation of the new telephones was more or less beaten by the large scale grant of new connections, the billing recket has become the main stay of the corrupt officials and workmen of the telephone corporation. The remedy to this lies also in the phone billing department. When a subscriber getting a highly inflated bill with large number of foreign calls which he has never made runs from pillar to post he is expertly guided by sympathetic persons to try the right channel, by using this channel the subscriber can get his inflated bill reduced to substantially low, of course, on some consideration the recket is multi-dimensional and appears to have been worked out to perfection.

According to insiders the biggest cheating of the public through bill is done with the collaboration of public call offices operators. These PCOs collected big money from the public by overcharging overseas calls and on the other hand to pay very small bills because their collaborators in the telephone corporation connected their phones to those of other innocent subscribers. Thus the calls were charged to the subscribers instead of the PCO's insiders say this recket is being operative on a very large scale and that is why thousands of subscribers are getting highly inflated bills. Now again Sir I may make humble request Sir that for the fear of victimization people do not disclose their names because to the whole telephone department, if your goodself would also make enquiries on personnel or prepared to divulge the truth but they say please do not quote our names.

Mr. Chairman: Here you see, I agree with you, this is a problem which could be discussed more appropriately in the motion but as an adjournment motion now this is not a problem which has arisen suddenly. You will agree with me that corruption in these departments.

(Interruption)

Mr. Chairman: Is it something that has been continuously going on or something suddenly has happened. It is a very important issue that you have drawn the attention of the House. I agree with you. It is a very important problem. It is a problem which is affecting large number of people. There are complaints by the public against this. But I think the appropriate remedy would be; to discuss it in a motion under 194.

Syed Iqbal Haider: Sir, there is only just discussion.

جناب چیئرمین : نہیں۔ discussion میں یہی تو مقصد ہوتا ہے کہ اس میں کیا ہوگا Suposing I admit دو گھنٹہ بحث ہوگی then what will happen?

Syed Iqbal Haider: Investigation, Sir.

جناب چیئرمین : نہیں۔ investigation تو نہیں discussion ہوگا نا۔ under the rules

Syed Iqbal Haider: Committee will consider.............

جناب چیئرمین : کمیٹی میں تو آپ move کریں نا۔ The Committee is empowered to take up this matter. You can being it up under 194. The Committee itself is empowered to take up these metters and hold an investigation.

Syed Iqbal Haider: I do not mind if it is converted into 194.

جناب چیئرمین : نہیں نہیں وہ تو آپ کریں نا۔ You bring it under 194 motion.

Syed Iqbal Haider: Sir, I move that this motion be converted with 194.

Mr. Chairman: No, no. I will not convert it. You being it up as 194 motion and it will be taken up on its merits.

A Sanetor: I welcome that.

Mr. Chairmam: So, this is not passed, wecame you want a motion under 194. Next is Raja Afzal khan Sahib No.9 Alleged interruption Camed by Indian authorities during the speech of the Primer Minister at Jakarta.

(ii) *Re* : ALLEGED INTERRUPTION IN THE BROAD CASTING CAUSED BY THE INDIAN AUTHORITIES DURING THE SPEECH OF THE PRIME MINISTER AT JAKARTA

راجہ محمد افضل : شکریہ جناب چیئرمین، میں حالیہ وقوع پذیر خاص اہمیت کے حامل مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے التواء کی تحریک پیش کرتا ہوں، مسئلہ یہ ہے کہ نوائے وقت ۲ ستمبر ۱۹۹۲ء کی خبر کے مطابق بھارتی لابی نے ریڈیو پاکستان سے نشر ہونے والی وزیر اعظم پاکستان کی تقریر میں گڑ بڑ اس وقت پیدا ہوئی کی گئی جب وزیر اعظم پاکستان جناب محمد نواز شریف نے مسئلہ کشمیر کا ذکر شروع کیا اس سے قبل بھی مالے میں سارک کانفرنس کے موقع پر وزیر اعظم جناب نواز شریف کے خطاب کا ایک لفظ بھی ریڈیو پاکستان سے نشر نہیں ہونے دیا گیا تھا اس اہم معاملے کا فوری طور پر نوٹس لیا جائے تا کہ ایوان حقائق سے آگاہ ہو سکے۔

Mr. Chairman: It is being opposed.

چوہدری امیر حسین : جناب یہ تحریک التواء تو انہوں نے پیش کی ہے اور واقعاتی طور پر بھی یہ بات درست ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ معزز رکن اس کو تھوڑا سا elaborate کر دیں تو یہ صرف ایک ٹیکنیکل سی بات ہو گی کیونکہ وہ ہمارے کنٹرول میں نہیں ہیں جنہوں نے یہ گڑ بڑ کی ہے تکنیکی طور پر میں سمجھتا ہوں کہ شاید نہ بنے۔

راجہ محمد افضل : جناب والا! یہ تو میں بھی سمجھتا ہوں کہ یہ نئی بات نہیں ہے جو وزیر موصوف کہہ رہے ہیں کہ انڈیا پر ان کا کوئی کنٹرول ہے لیکن جناب گزارش یہ ہے کہ کل بھی اسی قسم کی تحریک یہاں اسی ایوان میں زیر بحث آئی۔

جناب چیئرمین : وہ ممبران نے پریس نہیں کی تھی۔

راجہ محمد افضل : نہیں جناب والا! وہ اور بات ہے پریس کرنا یا نہ کرنا لیکن یہ تھا کہ اس کے لئے بھی یہ بڑی دیر کا واقعہ ہے تو کہیں بھی کسی بین الاقوامی فورم پر کہیں

بھی حکومت پاکستان نے متعلقہ محکمے نے احتجاج کیا ہو یہ بالکل ایک معذرت خواہانہ سا رویہ ہے ہمارا، اس کے لئے بین الاقوامی معاہدے بھی ہیں جنیوا میں بھی ایک اسی قسم کا معاہدہ ہو چکا ہے تو جناب یہ ذرائع ابلاغ میں گڑ بڑ کرنا ایک خبر کی دوسری جگہ تک پہنچنے نہ دینا یہ بذات خود ایک مجرمانہ کارروائی ہے تو اس کے لئے ہماری حکومت نے یا جو بھی متعلقہ محکمہ ہے انہوں نے اس کو کسی فورم پر بھی یعنی یہ دو بار ہو چکا ہے اور دونوں بار کس وقت ہوا جب نہایت ہی حساس مسئلہ جس کے لئے پوری قوم متحد ہے اور اس خطے کا امن اس مسئلے کے حل کے بعد ہی قائم ہو سکتا ہے اور وہ مسئلہ کشمیر ہے تو جب بھی یہ ذکر آیا رائے عامہ ہموار کرنے کے لئے وزیر اعظم کی تقریر اگر ہر جگہ پر سنی جا سکتی تو پاکستان کا version جو تھا وہ واضح ہو جاتا لیکن دونوں دفعہ ایک تو انٹر نیٹ کیا گیا یہاں تک انٹر نیٹ کیا گیا کہ تقریر کا ایک لفظ تک کہیں سنائی نہیں دیا تو جناب حکومت کو اس میں وضاحت کرنی چاہیئے کہ جیسے خود تسلیم کیا ہے وزیر صاحب نے کہ جناب یہ ہوا ہے لیکن اس کے بعد ہم کیا کیا، کل تو ہم نے پریس نہیں کیا وہ بھی اسی قسم کا موشن تھا اس لئے پریس نہیں کیا تھا کہ وزیر مملکت امور خارجہ نے اس پر ہمیں کچھ یقین دھانیاں کرائی تھیں تو جناب والا اگر یہ ہمیں بتا سکیں کہ ہم نے اس میں کیا کیا مثبت اقدام ابھی تک کیے ہیں احتجاج کیا ہے کس فورم پر کیا ہے سارک کے فورم پر کیا ہے کہیں کہیں اور کیا تو پھر اور بات ہے ورنہ اگر یہ مطمئن نہیں کرتے تو پھر میں اس پر اصرار کروں گا۔

چوہدری امیر حسین: جناب والا! فاضل ممبر نے جو فرمایا یہ درست بات ہے کہ یہ اخلاقی طور پر بھی اور بین الاقوامی قانون کے تحت بھی یہ غلط بات کی گئی ہے اور اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کیونکہ ذرائع ابلاغ میں کسی بھی ملک کے ہیڈ آف سٹیٹ یا کسی بھی ملک کے شہری کو یہ حق حاصل ہے کہ جو بات وہ کرنا چاہتا ہے وہ دنیا سنے، رائے تو دنیا نے خود قائم کرنا ہوتی ہے تو واقعاتی طور پر تو کوئی ایسی چیز نہیں کہ میں اس سے انکار کر سکوں یا اس کی مخالفت کر سکوں جیسا کہ فاضل ممبر خود بھی جانتے ہیں اور تمام معزز اراکین ایوان کہ اس سے ہمیں بھی اتنی ہی تشویش ہے جتنی کہ فاضل ممبر کو ہے اور یہ

جان بوجھ کر ایسا کیا گیا تا کہ کشمیر کے اندر جو وہ ظلم و تشدد کر رہے ہیں وہ دنیا کو نہ بتایا جا سکے اس میں صرف دقت یہ پیش آرہی ہے کہ یعنی اصولی طور پر مجھے تو کوئی اعتراض نہیں اس پر بحث ہو جانی چاہیئے لیکن وہ رولز بھی چونکہ اسی معزز ایوان نے بنائے ہوئے ہیں اس میں یہ ہے کہ چونکہ حکومت کے کنٹرول میں یہ بات نہیں پھر حکومت اس پر کیا کرے گی یہ تھوڑی سی بات ہے اس لحاظ سے شاید admissibility پر میں اتنی گزارش کروں گا کہ اگر اس کو پریس کیا جاتا ہے تو پھر شاید جناب کو کوئی فیصلہ دینا پڑے وہ پتہ نہیں جناب کیا فیصلہ دیں گے لیکن میرا خدشہ ہے کہ خدانخواستہ اگر جناب یہ ہولڈ کریں کہ inadmissible ہے تو اس کا شاید کوئی اچھا اچھا نہ پڑے اس لئے میں فاضل ممبر کو یہ یقین دھانی کرانا چاہتا ہوں کہ پہلے بھی جس حد تک ہو سکا وہ اقدامات کیے گئے اور آئندہ بھی میں متعلقہ وزارت کو فارن افیئرز اور براڈکاسٹنگ کے جو وزرا ہیں ان سے کہوں گا کہ اس کو ٹیک اپ کیا جائے تو میں فاضل ممبر سے گزارش کرتا ہوں کہ اگر وہ اس کو پریس نہ کریں تو ان کی بڑی مہربانی۔

پروفیسر خورشید احمد : جناب والا! میں آپ کی اجازت سے عرض کروں گا کہ جو قومی اہمیت کے مسائل ہیں اور ماضی میں ان کے بارے میں سینٹ نے بڑی اچھی روایات قائم کی ہیں اور وہ یہ ہے کہ ایسے وزیر متعلقہ جو ہے وہ ایک بیان دے دیا کرتا ہے تا کہ سرکاری پوزیشن کلیئر ہو جائے اس لئے یا تو وزیر صاحب بیان دے دیں یا اگر بیان دینے کے لئے تیار نہیں ہیں تو پرسوں بیان دے دیں لیکن پہلے سے ایک تیار شدہ بیان متعلقہ وزیر جو ہے وہ دے دے ریکارڈ کو صحیح رکھنے کے لئے یہ بہترین طریقہ ہے۔

چوہدری امیر حسین : جناب والا! یہ تجویز بہت اچھی آئی ہے پروفیسر صاحب کی طرف سے میں جناب سے درخواست کروں گا اور فاضل ممبران سے بھی کہ متعلقہ وزیر صاحب کے آنے تک اس کو ڈیفر فرمائیں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، پھر ڈیفر کر دیتے ہیں۔

راجہ محمد افضل : گزارش یہ ہے کہ یہ پرسوں بھی ڈیفر ہوا تھا اور آج پھر یہ ڈیفر ہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین: وہ میں نے کہا ہے کہ میرا خیال ہے وزیر صاحب خواہر نسبتی کا انتقال ہو گیا ہے اور وہ اس سلسلے میں گئے ہوئے ہیں لالیکا صاحب ان کی دوخواست بھی آئی ہوئی ہے تو اچھا ہے اگر آپ ایگری کریں تو اس کو ڈیفر کر دیتے ہیں تو ان کا بیان آ جائے پھر اس بیان کی روشنی میں فیصلہ کیا جائے گا۔

راجہ محمد افضل: ٹھیک ہے جناب۔

جناب چیئرمین: اگلی تحریک التوا نمبر ۱۶ ہے، سید اقبال حیدر صاحب۔

(iii) *Re* : THE DELAY IN THE FLIGHTS OF PIA

سید اقبال حیدر: شکریہ جناب چیئرمین، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایوان کی معمول کی کارروائی روک کر عوامی نوعیت کے اس اہم معاملے پر بحث کی جائے روزنامہ جنگ کراچی مورخہ ۶ دسمبر میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ جناح ٹرمینل میں متعدد ملکی اور غیر ملکی پروازوں کی آمد رفت میں بہت زیادہ تاخیر ہو رہی ہے اور تاخیر کی وجہ یہ ہے کہ پی آئی اے کے پاس ٹگ ماسٹروں کی کمی بتائی جاتی ہے اس کی وجہ سے ملکی اور غیر ملکی مسافروں کو روزانہ گھنٹوں انتظار کرنا پڑتا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت اہم مسئلہ ہے اور اس لئے اس پر فوراً بحث کی جائے تا کہ عوام کی بڑھتی ہوئی مشکلات کا ازالہ کیا جا سکے۔
Sir, the delay in the flights of PIA is a very well known and very much faced problem by the passengers at large and not only the passengers but their all friends and relatives. One of the causes attributed to this delay is that the Tug Masters are not in sufficient number to carry the aircraft to the run way or to bring the aircraft from the run way to the parking place. Sir, this is a very serious matter because the schedule of the flights is very well known to the PIA. The requirements are very well known to them. If there is a scarcity of Tug Masters, it was their duty to employ such required number of Tug Masters' and this cause of delay has to be removed. That is all.

Mr. Chairman: Thank you. Yes, Minister Sahib.

Mr. Anwar Saifullah Khan: Thank you Mr. Chairman. Sir, I would like to assure the honourable Member that there is shortage of Tug Masters at Jinnah Terminal Karachi. As the House is aware Sir, the terminal was inaugurated on 26th of August of this year by the Prime Minister and the entire operation had to be shifted overnight so, from the 27th this terminal was started using it. So because of the modern computerized facilities, equipment etc., you know, it normally takes a little time for the employees to get used to them and to get acquainted, so that was the reason that there was some problem initially, but quite frankly Sir, that from the 22nd of August 1992 to the 7th of September 1992 PIA operated 488 flights from Karachi of which only 13 had short delays in the context of the Tug Masters I mean initially there was a slight problem but there is no problem now. In the subsequent fortnight Sir, total Tug Masters related delay—I mean delay related to the Tug Masters dropped to too out of 680 departures from Karachi and during the second fortnight of September Sir, there were no delays on account of the Tug Masters. So, the Civil Aviation is now fully grared to operate this terminal which is a very modern terminal Sir and I use the world—teathing problem. Yesterday, the Press quoted beyond that—teething problems are always there Sir, it is a very modern terminal and it normally takes a little time but the people of PIA and the Civil Aviation have now mastered in this equipment and there is no delay now. I would like to assure the member and I would request him Sir, not to press this Sir.

جناب چیئرمین: اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر: جناب یہ تو بات صحیح ہے کہ یہ بڑا ماڈرن ٹرمینل ہے وزیر صاحب نے صحیح فرمایا اتنا ماڈرن ہے ایسے لگتا ہے جیسے ٹاٹ میں مخمل کا پیوند لگا دیا گیا ہے جب آپ مخمل خرید رہے تھے باقی جو حالات تھے اس کے مطابق یہ ٹرمینل بناتے اور یہ teething problems بھی فیس نہ ہوتے بہر حال انہوں نے کہا ہے ٹگ ماسٹرز کی وجہ سے نہیں ہے۔ I do not press it.

Mr. Chairman: So not pressed in the light of the stateme by the honourable Minister. Next No. 17, Malik Faridullah K

Sahib, Malik Zar Muhammad Khan Sahib, Malik Abdul Qayyum Khan, Malik Abdul Wahid Khan; on the increase in the room rent in federal lodges and government hostels.

(Interruptions)

Mr. Chairman: Nobody is there so it is dropped. Next No. 19, Dr. Rehan Sahib on the reported pollution being caused by massive commercial fishing at Holije lake in Sindh.

(iv) *Re* : massive commercial fishing at Holije lake in Sindh.

Dr. Muhammad Rehan: Sir, I beg to move the adjournment motion because it has been reported in one of the national daily in its issue of 5th September that fishing at Holije lake in Sindh is likely to prevent migratory birds from entering the like and its adjacent seepage lagons which since centuries used to be a house for migratory birds that come from Siberia and other countries and as such they, because of the disturbance in the lake may go to some other places. The lake has been auctioned on August 22 by some government officials for commercial fishing. As such more than 200 fishing motor boats with about 1000 fishermen remain busy daily in fishing and therefore, have ruinued the environmental balance of the lake. According to the Rancer Pact commercial fishing in the lake is unlawful and Pakistan is a signatory to the Pact in March 1977 under Section 14 of the Sindh Wild Life protection Ordinance 1972 the lake has been decelared sanctuary.

Sir, as such I request that this august House may suspend its routine proceeding and this important issue of highly national importance may be taken up for dsicussion.

Mr. Chairman: Is it being opposed ?

Mr. Anwar Saifullah Khan: Firstly I would like to hear the state- ment of the honourable Senator.

Mr. Chairman: Dr. Rehan Sahib, would you like to make short statement on it.

ڈاکٹر محمد ریحان : سب سے پہلی بات یہ ہے کہ اس ایوان کے سب معزز ممبر صاحبان کو معلوم ہے آج دنیا میں environmental pollution اور Population explosion دو بڑے مسئلے ہیں اور اس سلسلے میں پوری دنیا اور خصوصاً تیسری دنیا میں یہ بڑے مسائل بن چکے ہیں پاکستان بھی تیسری دنیا کا ایک حصہ ہے اس قسم کی جب environmental balance ڈسٹرب ہوتی ہے اس کی وجہ سے ہمیں کئی آفات مصیبتوں اور نقصان کا سامنا کرنا پڑتا ہے جناب آپ کو معلوم ہے کہ حالیہ سیلاب جو ہے اس میں زیادہ اثر جو تھا وہ بے دریغ جنگلات کی کٹائی کا تھا میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ نہ تو ہمارے متعلقہ وزیر صاحب کا قصور ہے نہ موجودہ حکومت کا قصور ہے یہ تو ایسا مسئلہ ہے ہیں جس سے دنیا میں اور ملک میں سب جگہوں پر تشویش پیدا ہو گئی ہے اور نہ یہ ایک صوبائی مسئلہ ہے بلکہ یہ قومی مسئلے ہے اور قومی بنیادوں پر حل ہونا چاہیئے ویسے environmental pollution شاید اور بھی اس میں آئیں گے تو میرے خیال میں یہ منظور کیا جائے اور discussion ہو جائے تو environmental pollution کو prevent کرنے کے لئے اس میں اور باتیں بھی آجائیں گی میں سمجھتا ہوں کہ اس کو ڈسکشن کے لیے منظور کیا جائے تو یہ بڑی اچھی بات ہو گی۔

جناب چیئرمین : جی فرمایئے۔

جناب انور سیف اللہ خان : جناب میں ڈاکٹر صاحب کا مشکور ہوں انہوں نے یہ مسئلہ اٹھایا یہ بہت اہم مسئلہ ہے جب ۲۷ ستمبر کی ڈان میں یہ رپورٹ ہوا میں نے فوراً چیف منسٹر سندھ سے رابطہ قائم کیا اور ان کے نوٹس میں یہ بات لایا انہوں نے بھی یہ اخبار پڑھا تھا تو انہوں نے کہا تو انہوں نے فوراً آرڈر دے دیا کہ جو پرمیشن دی گئی تھی اسے کینسل کیا جائے اس کے بعد میں نے ان کو خط بھی لکھا اور تین دن بعد اس کا جواب بھی آیا۔ کراچی بورڈ کے کسی افسر نے یہ آکشن کر دیا تھا اور یہ پرمیشن دے دی تھی جب چیف منسٹر کے نوٹس میں آئی اور جب ہمارے نوٹس میں آیا تو ہم نے اس پر فوراً ایکشن کیا اس کو کینسل کیا اور ہم نے چیف منسٹر کو یہ بھی عرض کی کہ وہ اس پر انکوائری

کرائیں اور ایکشن لیں کیونکہ یہ تو کافی نہیں ہے کہ انہوں نے کینسل کر دیا۔

We are all very concerned Sir,and we are very grateful to Dr. Rehan Sahib for raising this issue here but we would like to assure him Sir, that we are equally concern and we are determined not to allow these such things to happen in the future. The Chief Minister himself has taken personal cognizance of this matter and he is looking into it and Insha Allah in due course Sir, we will see its result. Therefore, I request the honourable Senator not to press it.

Mr. Chairman : the time of the Adjournment Motion is also over. Now we move to the next item. Item No. 3 on the Orders of the Day. Yes Iqbal Haider Sahib.

Syed Iqbal Haider : Sir, it is very surprising that the Prime Minister does not like to come to attend our session and I strongly suggest that the Prime Minister should make at least his lost appearance in this House before the 18th of November, 1992.

Mr. Chairman : This is no point of order.

Syed Iqbal Haider : Sir, it would at least, you know, we will have the benefit of his presence and the Ministers will also be present here alongwith him for the last time.

Mr. Chairman : O.K. Item No. 3-Prof. Khurshid Ahmad Sahib.

THE SPECIAL REPORT OF THE STANDING COMMITTEE

Prof. Khurshid Ahmad : Mr. Chairman, I seek the leave of the House to move under rule 170 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, to present special report of the Standing Committee on the issue of non-declaration of dividend by more than fifty per cent of the companies listed on the Stock Exchange in Pakistan.

Mr. Chairman : The report stands presented. Legislative business, item No. 4—Further consideration of the motion moved by Jam Muhammad Yousaf, Minister for Water and Power.

ڈاکٹر محمد ریحان : جناب چیئرمین، میں اس بل کے متعلق عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میرے ساتھی جناب شہزاد گل صاحب نے اس بل کے بارے میں کچھ ترامیم دی ہوئی ہیں وہ عبدالخالق خان، کی فاتحہ خوانی کے بارے میں مصروفیت کی وجہ سے آنہیں سکے، ان کو آج تیسرا دن ہے۔ اس لئے انہوں نے مجھ سے درخواست کی ہے کہ میں ان کی طرف سے آپ کی خدمت میں عرض کروں کہ ان کے آنے تک اس بل پر بحث کو ملتوی کیا جائے کیونکہ ان کی نہایت ضروری ترمیمات ہیں۔

جناب چیئرمین : پہلے اس پر تقاریر ہو لینے دیں۔ پہلے موشن موو ہو لینے دیں پھر اس کو دیکھتے ہیں۔

Syed Iqbal Haider : Sir, he (Ch. Amir Hussain) can discuss the other Bill of Political Parties Bill, and other Bills we can take up.

جناب چیئرمین : .O.K اوکے، صحیح ہے۔ کیوں جی، آپ ایگری کرتے ہیں۔

چوہدری امیر حسین : جیسے کہ فاضل ممبران نے فرمایا ہے کہ ان کا کہنا ٹھیک ہے۔ اگر ان کی ترامیم ہیں تو ایسے ڈیفر کرنے کی اجازت دے دیں۔ یہ ہے نمبر ۸ پر، اور اس کے بعد onward جو ہے آرڈر آف دی ڈے پر ۱۰ - ۱۲ ، یہ چھوٹے چھوٹے بلز ہیں جن کے بارے میں ہم نے consensus بنایا ہے کہ ان کو لے لیا جائے۔

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے جی، نمبر ۸ کو لے لیں۔

if this is the will of the House.

THE POLITICAL PARTIES (AMENDMENT) BILL, 1992 CONSIDERED

Ch. Amir Hussain : Sir, I beg to move that the Bill further to amend the Political Parties Act, 1962 [The Political Parties (Amendment) Bill, 1992], as passed by the National Assembly be taken into consideration.

جناب چیئرمین : یہ کیا ہے جی،

چوہدری امیر حسین : جناب، اس میں صرف اتنی ترمیم کی جارہی ہے کہ اگر چیف الیکشن کمشنر کسی ممبر پارلیمنٹ کو، یا صوبائی اسمبلی کے ممبر کو disqualify کرنا ہے تو اس کو سماعت کا موقع دیئے بغیر کوئی آرڈر پاس نہیں کیا جا سکتا۔ تو یہ بہت ہی فائدہ مند اور beneficial ترمیم ہے عین natural جسٹس کے مطابق ہے تو یہ چھوٹی سی ترمیم اس میں کر دی جائے۔

پروفیسر خورشید احمد : جناب چیئرمین! ہم کل بھی یہ بات کہہ چکے ہیں۔

Mr. Chairman : Any other comments on this?

پروفیسر خورشید احمد : جناب چیئرمین، ہم کل بھی یہ بات کہہ چکے ہیں۔ کہ ٹیکنیکل چیز ہے though it has to be read into the law but if they want to make it explicit there is no harm in that.

سید اقبال حیدر : جناب صرف ایک comment ہے اگر اجازت ہو۔ کہ

جناب چیئرمین : جی۔

سید اقبال حیدر : عرض ہے کہ یہ جو ترمیم قانون کی جارہی ہے۔ یہ فیڈرل شریعت کورٹ کے تحت ہے۔ جس طرح سے فیڈرل شریعت کورٹ پارلیمنٹ کو جو کہ سپریم حیثیت رکھتی ہے، مشورہ دیتی ہے، اسی طرح سے میں چاہوں گا کہ پارلیمنٹ کی طرف سے بھی شریعت کورٹ کو یہ مشورہ ضرور جانا چاہیئے کہ آپ ان معاملات میں قانون میں ترمیم پیش کریں جن میں ترمیم کی ضرورت ہو۔ جناب یہ جو ترمیم ہے، اس ترمیم کی ضرورت ہے ہی نہیں۔ اس طرح سے وہ اپنا وقت بچائیں اور ایوان کا بھی وقت بچائیں اور حکومت کا پیسہ بھی بچائیں اور اس سے ان کا امیج بھی بہتر ہو گا کہ انہیں قانون کے اوپر پورا عبور حاصل ہے۔ اس طرح کی جو سفارشات فیڈرل شریعت کورٹ کی طرف سے آرہی ہیں اس سے ایسا تاثر ملتا ہے جیسے کہ انہیں قانون کے بارے میں پورا عبور حاصل نہیں ہے۔

Mr. Chairman : Any other comment ?

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب والا، اس میں جو بنیادی بات انہوں نے رکھی ہے وہ بہت صحیح بھی ہے کہ unheard کسی کا کوئی فیصلہ نہ ہو اور ہم یقیناً اس کو appreciate کرتے ہیں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہیں ایسا نہ ہو کہ جو اوریجنل ایکٹ ہے اس میں یہ ہے کہ پارلیمانی پارٹی کے لیڈر جس کے بارے میں فیصلہ دے دیں، وہ final ہو، اب اس میں یہ گنجائش نہ نکالی جائے۔ جیسے کہ ابھی ہو رہا ہے کہ جو لوگ اگر ان کو پسند ہوں، اور وہ فلور کراسنگ کریں تو سننے کے بعد ان کی شنوائی کے بعد ان کو حق بجانب قرار دیا جائے یعنی میرا مطلب یہ ہے کہ پولٹیکلی اس سے ناجائز فائدہ اٹھانا مقصود نہ ہو۔

جناب چیئرمین : نہیں، ایسی کوئی بات نہیں صرف اتنا ہے کہ opportunity of being heard. اور یہ بات صحیح ہے کہ بہت ساری judgements بھی ہیں عدالتوں کی کہ it shall be read as part of the statute, so I don't know what is the purpose.

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : اسی بنا پر میں کہہ رہا ہوں کہ یہاں اس سے اب بھی ناجائز فائدہ لیا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین : جی، یحییٰ بختیار صاحب۔

Mr. Yahya Bakhtiar : Sir, if we go on incorporating such provision that shall not be condemned unheard then there are many laws which all have to be looked into. The Supreme Court has very correctly said that there shall be deemed to be part of every statute, nobody shall be condemned unheard. I think it is superfluous but because Shariat Court has said this in their legislation. May be passed, we have objection to this but....

(Interruption)

جناب چیئرمین : ویسے یہ بات غور کرنے والی ہے۔ آپ ان سے رابطہ کریں اور ان سے پوچھیں کہ جب سپریم کورٹ کے فیصلے موجود ہیں تو پھر اس کی کیا ضرورت تھی۔

because you see, if let us say you are making these amendments in ten laws and there are hundred laws where this is assumed to exist.

تو یہ بات سمجھ میں نہیں آتی ہے۔

چوہدری امیر حسین : جناب کی جو observation ہے وہ بالکل درست ہے جیسے کہ......

(مداخلت)

جناب چیئرمین : ویسے یہ جو آپ کے کونسل ہوتے ہیں شریعت کورٹ میں ان کو instruct کر دیں نا، بھئی یہ سپریم کورٹ کے فیصلے ہیں۔

چوہدری امیر حسین : جناب، عدالت کو تو نہیں کہہ سکتے، تاہم اپنے وکلا کو کہیں گے۔

جناب چیئرمین : جی ہاں، وکلا کو، کہ وہ یہ پیش کریں عدالت کے سامنے کہ جی اس کی ضرورت نہیں ہوتی ہے پھر اس کے بعد جو عدالت فیصلہ کرے۔

چوہدری امیر حسین : درست ہے جی۔

جناب چیئرمین : تو بہرحال اس کو لے آئے ہیں اب اس کے بارے میں موشن موو کر دیں۔

چوہدری امیر حسین :جناب اسے آپ put کر دیں۔

Mr. Chairman : It has been moved by Ch. Amir Hussain that the Bill further to amend the Political Parties Act, 1962 [The Political Parties (Amendment) Bill, 1992], as passed by the National Assembly be taken into consideration.

(The motion was carried)

Mr. Chairman : The motion stands passed. Now clause by clause. اس میں کوئی ترمیم تو نہیں ہے۔

چوہدری امیر حسین : نہیں ہے جی۔

Mr. Chairman : The question is that clause 2 form part of the Bill?

(The motion was adopted)

Mr. Chairman : Clause 2 forms part of the Bill. The question is that clause I which is short title and commencement and the preamble form part of the Bill?

(The motion was adopted)

Mr. Chairman : Clause 1 which is short title and commencement and the preamable form part of the Bill. Next پڑھ دیں جی-

Ch. Amir Hussain : Sir, I beg to move that the Bill further to amend the Political Parties Act, 1962 [the Political Parties (Amendment) Bill, 1992], be passed.

Mr. Chairman : It has been moved by Ch. Amir Hussain, Minister for Parliamentary Affairs that the Bill further to amend the Political Parties Act, 1962 [The Political Parties (Amendment) Bill, 1992], be passed.

(The motion was adopted)

Mr. Chairman : The Bill stands passed.

جناب چیئرمین: جی، اور کون سا ہے-

چوہدری امیر حسین: ۱۰-۱۲ اور یہ- یہ تین بل ہیں جی- اس میں جناب یہ ۲ ہے کہ جو آرمی ایکٹ کے تحت سزا ہوتی ہے ایر فورس ایکٹ کے تحت اور نیوی ایکٹ کے تحت ان میں پہلے right of appeal نہیں تھا to the person accused اب یہ ہے death sentence, life imprisonment ہو، یا تین مہینے سے زیادہ سزا ہو تو پھر right of appeal دیا گیا ہے- ایک تو یہ ترمیم ہے-

جناب چیئرمین : تو یہ تو substantive چیز ہو گئی نا۔

چوہدری امیر حسین : دوسری چیز یہ ہے کہ جو deceased ہوتا ہے، اس کے بارے میں باقی process کے علاوہ ایک undertaking لی جاتی ہے اس آدمی سے جو پیسے وصول کرتا ہے۔ جناب، پہلے یہ ہوتا تھا کہ certificate وغیرہ دے کر ایک آدمی لے لیتا تھا پیسہ اور پھر وہ دوسرے legal heirs کو نہیں دیتا تھا تو پھر ان کو دقت پیش آتی تھی اور اس میں اس سے undertaking لی اس سے انڈر ٹیکنگ لی جائے گی کہ اس کے جو بقایا legal heirs ہیں deceased کے ان کو بھی وہ اس کے اثاثوں میں سے دے گا۔ یہ دو ترامیم ہیں، یہ دونوں بہت فائدہ مند ترامیم ہیں۔

جناب چیئرمین : تو آپ یہ پڑھ دیں۔ یہ موشن آئیٹم نمبر ۱۰ پر ہے۔

چوہدری امیر حسین : جی۔

جناب چیئرمین : تو یہ اب پڑھ دیں۔

THE PAKISTAN ARMY (AMENDMENT) BILL, 1992—
CONCERNED

Ch. Amir Hussain : Sir, I beg to move that the Bill further to amend the Pakistan Army Act, 1952 [The Pakistan Army (Amendment) Bill, 1992], as passed by the National Assembly be taken into consideration.

Mr. Chairman : It has been moved by Ch. Amir Hussain that the Bill further to amend the Pakistan Army Act, 1952 [The Pakistan Army (Amendment) Bill, 1992], as passed by the National Assembly be taken into consideration.

Any other comments on this?

پروفیسر خورشید احمد : جناب چیئرمین! میں نے مطالبہ کیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت اچھی چیز ہے اس لئے آرمی میں اپیل کا حق نہ ہونا یہ ایک بڑی previous lapse کو پورا کر رہے ہیں میرا خیال صرف یہ ہے کہ اس کے اندر ایک typing error ہے

اس کو درست کر لیں ضرور یعنی یہ جو پہلا والا زیر غور لا رہے ہیں اس میں D کا page 2 اس کو annul کے بجائے annual ہو گیا ہے یہ۔

جناب چیئرمین: یہ کس صفحے پر ہے؟

پروفیسر خورشید احمد: یہ صفحہ نمبر ۲ کلاز ٹو کا سب کلاز۔ (ڈی) ہے۔

پروفیسر خورشید احمد: Annul ہونا چاہیئے اور یہ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ آخر اس کی کیا وجہ ہے کہ باقی سب تو ڈیفنس منسٹر کی طرف سے آئیں لیکن یہ آیا ہے وزیر خوراک و زراعت کی طرف سے؟

چوہدری امیر حسین: جی؟

پروفیسر خورشید احمد: یہ بل منسٹر فار زراعت کی طرف سے آیا ہے اور باقی ائر فورس اور نیوی کے بل جو ہیں منسٹر ڈیفنس کی طرف سے آئے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟

جناب چیئرمین: یہ بھی منسٹر ڈیفنس کی طرف سے ہے۔

پروفیسر خورشید احمد: یہاں لکھا ہوا ہے Lt. Gen. Malik Abdul Majeed, Minister Incharge.

چوہدری امیر حسین: یہ جب اس وقت ان کے پاس چارج تھا یہ پرانا ہی ہے بہر حال وہ ڈیفنس منسٹر نے ہی pilot کئے تھے۔

پروفیسر خورشید احمد: آج یہاں آرہے ہیں ناں جی۔

چوہدری امیر حسین: جناب یہ کلیریکل غلطی ہے وہ تو درست ہو سکتی ہے۔

جناب چیئرمین: وہ تو درستگی ہو جائے گی لیکن یہ آرمی کو agriculture کے سپرد کب سے آپ نے کیا ہے؟

چوہدری امیر حسین: نہیں جناب نہیں جب ڈیفنس منسٹر کوئی نہیں تھے جنرل مجید ملک صاحب کے پاس ایڈیشنل چارج تھا۔ یہ اس وقت سے pending ہے اور approval وغیرہ اب ہوئی ہے یہ اس وجہ سے وہ نام لکھا ہے۔

جناب چیئرمین: اچھا جی۔ اور کوئی نکتہ۔ جی یحییٰ بختیار صاحب۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir, the Constituted Board consisting the Chief of Army Staff and some other officer but will they consider then the right of ultimately going to the Civil Court and the Supreme Court of the country.

پروفیسر خورشید احمد: آئیڈیل تو یہ ہی ہے کہ سپریم کورٹ کرے۔

(مداخلت)

Mr. Yahya Bakhtiar: They may have the right of appeal to their own court but ultimately the person affected should have the right after life imprisonment or death should be considered by the Supreme Court of the land, that should be considered as a High Court. Will they consider this?

Mr. Chairman: Right, in the end I think he will comment on it. Are there any other comments on this?

Professor Khurshid Ahmed: I would agree with this. Normally, I think death sentence life sentence. اس سلسلہ میں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایسے مقدمات وقت بچانے کے لئے ہائی کورٹ کے بجائے ڈائریکٹ سپریم کورٹ میں جائیں۔ لیکن کم از کم یہ ایک step forward ہے کہ اب تک تو اپیل کا حق تھا ہی نہیں کم از کم اس طرف آپ آگے بڑھے ہیں لیکن میں یحییٰ بختیار صاحب کی تجویز سے اتفاق کرتا ہوں کہ آپ اس کو اگر final right of appeal وہ سپریم کورٹ کو دیں تو اس سے انصاف کے تقاضے زیادہ صحیح پورے ہوں گے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جی اور کوئی۔ جی فصیح صاحب۔

سید فصیح اقبال: جناب چیئرمین! یہ بڑا اچھا ہوا کہ حکومت نے نوٹس لیا لیکن اب تک جو سزائیں مل چکی ہیں اس سلسلے میں بھی کوئی اپیل کا حق گنجائش ہو سکتی ہے کیونکہ یہ قدرتی انصاف کا تقاضا ہے کہ unheard کسی کو سزا نہ ملے۔

جناب چیئرمین: یعنی جواب تک ہو چکی ہیں۔

سید فصیح اقبال: نہیں جواب تک pendings ہیں۔

جناب چیئرمین: pendings کو تو apply کرے گا۔

سید فصیح اقبال: اچھا دوسری چیز یہ ہے کہ جیسا کہ ہائی کورٹ، سپریم کورٹ کی jurisdiction ہے جب اپیل کا حق ہے تو یہی سمجھا جائے گا کہ یہ سپریم کورٹ کو دیا گیا ہے۔ اگر انہی ڈیپارٹمنٹ کو دیا جائے Justice is the same کیونکہ وہ ایک سے سینئر لیول پہ چلا گیا جو بھی بورڈ COAS کا ہو گا میرا اپنا خیال ہے کہ اپیل کا حق اس جگہ ہو جہاں آزاد ادارہ ہو ہمارے پاس courts ہیں تو میرا خیال ہے کہ ہونا یہی چاہیئے کہ سپریم کورٹ کے پاس ہو۔

بریگیڈئر (آر) محمد حیات: یہ بڑا اچھا اقدام ہے لیکن death sentence میں اپیل کا حق سپریم کورٹ کے پاس ہونے چاہیئں انصاف کے تقاضے تب ہی پورے ہوں گے۔

سید اقبال حیدر: جناب چیئرمین! اس پر ہم نے کچھ ترامیم دی تھیں which we wish to withdraw. But the right of appeal has to be the Supreme Court and I hope the worthy Law Minister will be agree with this.

چوہدری امیر حسین: جناب پہلے تو چونکہ اپیل کا حق تھا ہی نہیں اب یہ دیا گیا باقی جو فاضل ممبران کی طرف سے جو تجاریز آئی ہیں اس پر بھی جناب والا غور کریں گے اور دیکھیں گے کیونکہ آرمی ایکٹ میں دیکھنا پڑے گا کہ trial کیسے ہوتی ہے یہ trial court کیسے تشکیل پاتی ہے اور اپیل کی کورٹ جو اب بنائی گئی ہے تو اس کے بارے میں انچارج منسٹر کے نوٹس میں لایا جائے گا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: The decision of the court of appeal shall be final consider this, this has to be dropped.

چوہدری امیر حسین: نہیں جب اس کے مطابق ترمیم ہو گی تو اس کے مطابق سب ہوجائے گا۔ ابھی جو ملتا ہے وہ تو لیں ناں ابھی۔

Mr. Chairman: Should I put the motion to the House? It has been moved by Ch. Amir Hussain:

"That the Bill further to amend The Pakistan Army Act, 1952 [The Pakistan Army (Amendment) Bill 1992], as passed by the National Assembly, be taken into consideration".

جناب چیئرمین : ترامیم ساری آپ واپس لیتے ہیں۔

آوازیں : جی ہاں۔

(Motion was adopted)

Mr. Chairman: The question is:

"That clauses 2 to 6 forms part of the Bill".

(Motion was adopted)

The question is :

"That clause 1 which is short title and commencement and the preamble form part of the Bill".

(Motion was adopted)

Ch. Amir Hussain : Sir I beg to move :

"That the Bill further to amend the Pakistan Army Act, 1952 [The Pakistan Army (Amendment) Bill 1992], be passed".

Mr. Chairman: Motion moved the question is:

"That the Bill further to amend the Pakistan Army Act, 1952 [The Pakistan Army (Amendment) Bill 1992], be passed".

THE PAKISTAN NAVY (AMENDMENT)BILL, 1992—CONSIDERED

Ch. Amir Hussain : No. 12 Sir. Sir I beg to move :

"That the Bill further to amend the Pakistan Navy Ordinance 1961 [The Pakistan Navy (Amendment) Bill

1992], as passed by the National Assembly, be taken into consideration".

Mr. Chairman : Motion moved. The question is :

"That the Bill further to amend the Pakistan Navy Ordinance 1961 [The Pakistan Navy (Amendment) Bill 1992], as passed by the National Assembly, be taken into consideration".

Ch. Amir Hussain : What is the .... اس پہ وہی ہیں جی

Same. Exactly the same.

Mr. Yahya Bakhtiar : Succession اگر They should نہیں لیتے ہیں

یہ certificate come discriminatory. They are Government servants. They also do in their case succession certificate will be compulsory, necessary

entirely discriminatory ہے introduce کی یہاں انہوں نے ایک ایسی چیز and very unreliable they will get authority from some one untertaking from some one given all the money. Instead of giving to تو یہ a persons who has been determined to be the heirs by the Court genuine چیز ہے آپ بڑی جلدی میں جا رہے ہیں ایک آرمی پرسنل کے ساتھ ایک سلوک ہو گا اور دوسرے گورنمنٹ سرونٹس ہیں ان کے ساتھ دوسرا سلوک ہو گا۔ A court will determine who are the heirs. Army should not be in a position to determine yes یہ ہے اس کا مال یہ تقسیم کرے گا That is what they say مال

And very well established law you سے وہ لے لیں گے under taking must get succession certificate. Or you could say that subject to the seccession certificate for the time which some amount will be advanced with their family so that they will not suffer something the question does not arise the چیز کر رہے ہیں serious یہ بڑی like that تو اس پر غور کر court will enter every year. The succession certificate لیں۔

Mr. Chairman : Any other honourable Senator would like to say anything on this Bill?

چوہدری امیر حسین : جناب اس میں چونکہ جو بے چارہ شہید ہو جاتا ہے یا فوت ہو جاتا ہے تو جیسا کہ انہوں نے فرمایا میں اتفاق کرتا ہوں وہ بھی کافی پیچیدہ ہے۔ اس میں بھی ہم غور کریں گے succession certificate پر بھی بڑا عرصہ لگ جاتا ہے تو یہ چونکہ بہتری کی طرف کوئی راستہ نکلا ہے تو باقی بھی laws ہم دیکھیں گے اور ان میں بہتری کریں گے واقعی امتیازی سلوک نہیں ہونا چاہیئے۔ سب کو کوشش کریں گے اسی لیول پر ہونا چاہیئے۔

Mr. Chairman : So I will move put "This to the House. It has been moved by Ch. Amir Hussain. The Minister for Parliamentary Affairs :

> "That the Bill further to amend the Pakistan Navy Ordinance 1961 [The Pakistan Navy (Amendment) Bill 1992], as passed by the National Assembly, be taken into consideration".

(The motion adopted)

Any amendment on this?

Ch. Amir Hussain : No Sir.

Mr. Chairman : The question is :

> "That clauses 2 to 5 form part of the Bill".

(Motion adopted)

Mr. Chairman : The question is :

> "That clause 1, short title and commencement and the preamble form part of the Bill".

(Motion was adopted)

THE PAKISTAN NAVY (AMENDMENT) BILL, 1992 PASSED

Ch. Amir Hussain : No. 13. Sir I beg to move :

> "that the Bill further to amend the Pakistan Navy Ordinance 1961 [The Pakistan Navy (Amendment Bill, 1992], be passed".

Mr. Chairman : Motion moved. The question is :

> "that the Bill further to amend the Pakistan Navy Ordinance 1961 [The Pakistan Navy (Amendment Bill, 1992], be passed".

(Motion adopted)

THE PAKISTAN AIRFORCE (AMDNEMENT) BILL, 1992, CONSIDERED

Ch. Amir Hussain : Sir I beg to move :

> "that the Bill further to amend the Pakistan Airforce Act, 1953 [The Pakistan Airforce (Amendment Bill, 1992], as passed by the National Assembly be taken into consideration".

Mr. Chairman : Motion moved. The question is :

> "that the Bill further to amend the Pakistan Airforce Act, 1953 [The Pakistan Airforce (Amendment Bill, 1992], be passed by the National Assembly be taken into consideration".

(Motion was adopted)

Mr. Chairman : Motion moved. The question is;

> "that clauses 2 to 5 form part of the Bill".

(Motion was adopted)

The question is :

> "that clause 1, short title and commencement and preamable form part of the bill".

(Motion was adopted)

THE PAKISTAN AIRFOECE (AMENDMENT) BILL, 1992, PASSED

Ch. Amir Hussain : Sir I beg to move :

> "that the Bill further to amend the Pakistan Airforce Act, 1953 [The Pakistan Airforce (Amendment Bill, 1992], be passed".

Mr. Chairman : Motion moved. The question is :

> "that the Bill further to amend the Pakistan Airforce Act, 1953 [The Pakistan Airforce (Amendment Bill, 1992], be passed".

(Motion was adopted)

THE PAKISTAN ENGINEERING COUNCIL (AMDNEMENT) BILL, 1992—CONSIDERED

Mr. Sartaj Aziz : Sir I beg to move :

> "that the Bill further to amend the Pakistan Engineering Council Act, 1975 [The Pakistan Engineering Council (Amendment Bill, 1992], as passed by the National Assembly, be taken into consideration".

Mr. Chairman : Motion moved. The question is :

> "that the Bill further to amend the Pakistan Engineering Council Act, 1975 [The Pakistan Engineering Council (Amendment Bill, 1992], be passed by the National Assembly, be taken into consideration".

Yes Sartaj Aziz Sahib what is this, explain please?

جناب سرتاج عزیز: یہ جناب ایک آرڈیننس تھا promulgate کیا گیا تھا اور اس
میں جو امنڈمنٹس تھیں جو ریگولرائیز ہو رہی ہیں کہ پہلے تو اس کونسل میں آزاد کشمیر کی
representation نہیں تھی۔ اس میں امنڈمنٹ کر کے ایک ایگزیکٹو کمیٹی میں نمبر اس
کا پانچ یا چھ کیا جا رہا ہے تا کہ آزاد کشمیر کو نمائندگی مل جائے۔ دوسرا جو ٹوٹل نمبر
ایگزیکٹو کمیٹی کا ہے اس کو restrict کیا جا رہا ہے۔ to 61, with propertionate
representation from various disciplines. تیسرا جو ہے رینیول فیس جو ہے وہ

اب لمبے عرصے کے لئے کی جارہی ہے تا کہ ممبروں کو آسانی ہو۔ تین سال تک وہ اپنی renewal ہر سال دے سکتے ہیں تا کہ جو انجینئرنگ کونسل کا ورک لوڈ ہے وہ بھی کم ہو اور جو ممبروں کو inconvenience ہوتی ہے، جو ہر سال اپنے ممبر رینیو کرتے ہیں وہ بھی نہ ہو۔ چوتھا مقصد جو ہے کہ جو چیئرمین، وائس چیئرمین، ایگزیکٹو کمیٹی ممبرز کا جو ٹینیور ہے وہ دو سال سے بڑھا کر تین سال کیا جارہا ہے تا کہ ان کو تجربہ حاصل ہو اس سے پورا فائدہ لیا جائے۔ اس کے بعد جو venue of the annual general meeting جو ہے اس میں ایگزیکٹو کمیٹی کو empower کیا جارہا ہے کہ وہ annual general meeting جو ہے وہ اگر ہیڈ کوارٹر میں نہ ہو تو وہ کہیں اور بھی وہ میٹنگ کر سکتے ہیں۔ اس کے معد جو آخری ہے کہ جو پروسیجر انکوائری کے ہیں اپیلٹ اتھارٹی کے اس پروسیجر کو بہتر کیا جارہا ہے تا کہ اپیل بھی اپیلٹ اتھارٹی کو ہو اور پروسیجر بھی ہو۔ تو یہ ساری non controversial اینڈمنٹس ہیں۔

جناب چیئرمین : سید فصیح اقبال صاحب۔

سید فصیح اقبال : جناب اس میں کوئی ایسا حرج نہیں ہے۔ یہ تو نارمل ہے۔ بلکہ فیسیلٹیٹ کا ہے باقی صوبوں میں۔ ہم بھی کہتے ہیں کہ انجینئرنگ کونسل کی میٹنگز رجسٹرڈ آفس کی جگہ بلوچستان میں ہو، پشاور میں ہو، حیدرآباد میں ہو تو یہ زیادہ اچھا ہے کہ ان کو فیسلٹیٹ کریں۔ اور یہ جو چیزیں پہلے لوگوں نے ڈرافٹ کی ہیں یہ سب چیزیں رکھنی چاہیں۔ پاکستان ۱۹۷۳ کا نسٹی ٹیوشن کے بعد فیڈریشن ہے۔ ہر ایکٹ میں sue visible ہونا چاہیے federating units اور اس میں چھوٹا بڑا کوئی نہیں ہے۔ ہم سب برابر ہیں۔ لہذا یہ کانسٹی ٹیوشن میں ہونا چاہیئے۔ تو میں کہتا ہوں کہ آپ جتنا جلدی کریں اور مزید اگر جو صوبے ہیں، فاٹا کا بھی ہے تو اس کو بھی کریں۔ کیونکہ آپ جب آزاد کشمیر کو لے رہے ہیں تو کل ہمارے فاٹا کے بھائی جو یہاں موجود ہیں وہ بھی اس کی نمائندگی مانگیں گے۔

جناب چیئرمین : انجینئر صاحب سے پوچھتے ہیں۔ جب فضل آغا صاحب۔

سید محمد فضل آغا: شکریہ جناب چیئرمین۔ گزارش یہ ہے کہ اس بل کو میں نے تھارولی پڑھا ہے اور انجینئر coleagues سے بھی کل ڈسکس کیا تھا۔ اس میں جو بل لائے ہیں وہ پاکستان میڈیکل کونسل کے حساب سے اب بھی اس میں امنڈمنٹس میں سمجھتا ہوں اس ٹارگٹ کو پورا نہیں کرتی ہیں جو پاکستان میڈیکل کونسل والوں کے تھے۔ اس میں جو سرتاج عزیز صاحب نے detail سے پڑھ کے بتائی ہیں یہ ساری باتیں اس کی ورکنگ کو امپروو کرنے کے لئے ہیں۔ جن ممبر صاحبان نے امنڈمنٹس اس میں موو کی تھیں میں نے آف دی ریکارڈ ان سے گزارش بھی کی ہے کہ آپ مہربانی کر کے ان امنڈمنٹس کو پریس نہ کریں۔ اس لئے کہ یہ تمام انجینئرنگ کونسل کی کارکردگی cover اور ایفیشنسی کو improve کرنے کے لئے ہے۔ And they were king enough کہ انہوں نے ایگری کیا ہے کہ اس کو پریس نہیں کریں گے۔ تو گزارش یہی ہے کہ آج اس بل کو لیا جائے اور جتنا جلدی ہو سکے اس کو امپروو کیا جائے۔ اس لئے کہ بعض بڑی اہم امنڈمنٹس جو انہوں نے اپنے حساب سے دی ہیں وہ یہ ہیں کہ وہ جو یہ ایگزیکٹو کمیٹی بنا رہے ہیں پہلے اس کی دو سال کی ٹینور تھی اب انہوں نے تین سال کی propose کی ہے جب کہ میڈیکل کونسل کی پانچ سال کی ہے۔ ہمارے معزز اراکین نے اس کو reduce کر کے ایک سال کے لئے recommend کیا ہے۔ بتایئے ایک سال میں اگر کمیٹی کا آپ الیکشن بھی کراتے ہیں اور اس کے بعد اس کو کنونسنگ بھی ہوتی ہے تو چھ مہینے تو اسی میں چلے جاتے ہیں۔ اب چھ مہینے میں کمیٹی بیٹھ کے کیا کام کر سکتی ہے۔ اس کے بعد مزید پروپوزل یہ ہے کہ میٹنگ ہیڈ کوارٹر میں ایک جگہ رکھ کے یہی ساری پراونسز کی گریونسز ہیں کہ جناب جتنے بھی آفسز ہیں یا جتنی بھی میٹنگز ہیں وہ ایک ہی جگہ پر ہوتی ہیں۔ باقی پراونسز یا remote areas جو neglected ہیں وہاں کے لوگ deprived ہیں۔ تو اس میں یہ بھی بہت اچھی امنڈمنٹ ہے کہ جب ان کی ڈسکشن ہو کبھی ایک صوبے میں کبھی دوسرے صوبے میں، جہاں مناسب ہو حالات کے مطابق وہاں میٹنگز کرائیں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ تمام بل کو اگر دیکھا جائے تو یہ بہت اچھا بل ہے اور اچھی

خاصی امپرومنٹ اس میں ہوئی ہے۔ تو تمام ہاؤس سے گزارش یہی ہے کہ اس کو یونینیسلی اڈاپٹ کیا جائے اور انجینئرز جو اس ملک کا بہت اہم حصہ ہیں اور پروفیشنلز ہیں ان کی بہت اہمیت ہے ان کی کارکردگی کو امپروو کرنے کے لئے ان کا ساتھ دیا جائے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: سید اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر: اس میں امنڈمنٹس ہیں جی۔

جناب چیئرمین: امنڈمنٹس پر تو بعد میں آئیں گے۔

سید اقبال حیدر: یہ میرے دوست عبداللہ شاہ صاحب نے پیش کی تھیں۔ میری صرف یہ خواہش ہے کہ مجھے ذاتی طور پر کوئی اعتراض نہیں ہے ان کو واپس لینے میں، لیکن اگر پرسوں تک انتظار اگر کر لیں، تو وہ بھی انشاء اللہ راضی ہو جائیں گے کیونکہ یہ بیسیکلی ان کی بنائی ہوئی امنڈمنٹس ہیں۔

جناب چیئرمین: وہ آج کیوں نہیں آئے ہیں۔

سید اقبال حیدر: ان کی بھتیجی کی شادی ہے۔ وہ وہاں دادو میں ہیں۔

جناب چیئرمین: پروفیسر خورشید صاحب اس پر کوئی comments کریں گے۔

پروفیسر خورشید احمد: میرا خیال ہے کہ جی یہ بہت اچھی تجاویز ہیں بحیثیت مجموعی مجھے ان سب ترامیم سے اتفاق ہے۔ صرف ایک مسئلہ ایسا ہے کہ جس پر میں چاہوں گا کہ اگر وزیر متعلقہ غور کر لیں تو مفید رہے گا۔ اور وہ یہ ہے کہ Refusal of Registration جو ہے اس میں ایک تو ڈسکریشن کو بہت زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔ پہلے بھی تھا اور اب بھی رکھا گیا ہے Enrolement Committee کا اور اس کے بعد پھر آپ نے چونکہ ایگزیکٹو کمیٹی بہت بڑی اکٹھ کی بنا دی ہے۔ اگر اکٹھ کی کمیٹی خود اس پر غور کرتی ہے یعنی اس کے خلاف اگر کوئی کیس آتا ہے تو یہ بہت ہی cumbersome تھا۔ یعنی ٹرائیبرنل تو ٹھیک ہے اور کہیں Right to appeal to any of the higher courts نہیں ہے۔ یہ صرف ایک پہلو مجھے کھٹکتا ہے۔ باقی میں سمجھتا ہوں جتنی تجاویز

ہیں مثبت ہیں۔ پازیٹو ہیں .And they deserve to be supported ایک صرف چھوٹی سی بات linguistic تھی اور سرتاج عزیز صاحب کو بڑا اچھا ذوق زبان کا ہے۔ لیکن پتہ نہیں کیوں لفظ یہاں استعمال کیا گیا ہے، یہ امنڈمنٹ ہے سیکشن سترہ (دو) میں، اس میں کہا گیا ہے کہ Who has been convicted of any such offence as

یہ employees in the opinion of the Committee is defect of character.

ترمیم ہے سیکشن ۱۷ میں۔ ۱۷ (۲) اس میں کہا گیا ہے کہ۔ "who has been convicted of any such offence as implies in the opinion of the Committee a defect of character" یہ defect of character جو ہے یہ کم از کم لیگل زبان میں تو بہت ہی awkward محسوس ہوتا ہے باقی آپ غور کر لیں۔ اصولی طور پر مجھے سارے objectives سے اتفاق ہے۔ اور جو آپ کی پرپورزل ہیں وہ بہت ہی مثبت ہیں۔

جناب چیئرمین: یہ کہاں پر ہے جی۔

پروفیسر خورشید احمد: یہ ہے ۱۷ (۲) نیچے سے چوتھی لائن۔

جناب سرتاج عزیز: جناب میں کچھ عرض کروں جو نکات انہوں نے پیش کیئے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی فرمایئے۔

جناب سرتاج عزیز: اگر آپ موازنہ کریں جی جو existing provision ہے۔ اسے improve کیا گیا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ زیادہ improve نہیں کیا جا سکتا۔ اس وقت جو provision ہے وہ The Enrolment Committee in its discretion may refuse to permit the registration of any person or direct the removal altogether or for a specified period from the register of the name of any registered professional; engineer or consulting engineer who or which has been convicted of any offence as implies in the opinion of the Committee defect of character or who or which after an injury/inquiry at which the opportunity has been given to such person to be heard in person or through an advocate has been held by the Committee as guilty of infamous conduct in any professional respect or who or which has shown himself for itself to be unfit to continue in practice. یہ cumbersome formulation ہی تھی۔

جناب چیئرمین : یہ ساری انگریزی میرے خیال میں۔۔۔

(مداخلت)

جناب سرتاج عزیز: کسی انجینئر نے ڈرافٹ کی ہے۔

(قہقہ)

جناب سرتاج عزیز: جو formulation اب پرپوز کی جارہی ہے وہ اس سے بہتر ہے۔

جناب چیئرمین : اب یہ انگریزی وزارت قانون کی ہے؟

جناب سرتاج عزیز: نہیں جی اس میں لوگوں نے کام کیا ہے میں اس کا کریڈٹ نہیں لوں گا۔

The Enrolment Committee in its discretion may refuse to permit the registration of any person or direct removal altogether for a specified period any registered professional engineer who has been convicted of any such offence as implies in the opinion of the Committee defect of character after providing such person an opportunity of being heard and shall record reason for action and the discussion.

جناب چیئرمین : reason ہونا چاہیئے یا reasons ہونا چاہیں۔

جناب سرتاج عزیز : Reasons ہونا چاہیئے۔ وہ grammatical ہے لیکن جو پروفیسر خورشید صاحب کا پوائنٹ تھا حالانکہ لفظ ڈسکشین لکھا ہے لیکن opportunity to hear and reasons to be recorded itself makes it loss discretionary and to that extent it is not اس کے علاوہ جو defect of character ہے وہ ہے following conviction اگر کہیں conviction ہو جاتی ہے۔ ٹھیکیداری میں کسی نے کوئی غلطی کی یا کچھ کیا۔ اور اس سے defect of character کوئی نکلتا ہے تو اس پر ہے It is not a subjective thing. It follows the conviction and therefore although it could the made more neat اور چونکہ یہ اس وقت اسمبلی سے پاس ہو چکا ہے۔ اس لئے یہ ترمیم ایسی نہیں ہے کہ اس کی وجہ سے ہم اسے دوبارہ وہاں واپس بھیج دیں۔ جو عبداللہ شاہ صاحب کی ترمیم تھی اس کے بارے میں اقبال حیدر صاحب سے

گذارش کروں گا کہ اس سلسلے میں جو اس وقت کا تجربہ ہے وہ یہ ہے کہ دو سال میں۔ اس میں چونکہ ان کے ممبر جو ہیں وہ کوئی پینتالیس ہزار ہیں اور جو پروسیجر ہے الیکشن کا اس میں کوئی چار چھ مہینے لگ جاتے ہیں۔ تو انہوں نے یہ کہا کہ دو سال کے عرصے میں ہمارا پچیس فیصد وقت الیکشن میں لگ جاتا ہے۔ اور کمیٹی کو ٹائم صرف ڈیڑھ سال ملتا ہے۔ تو یہ تین سال کرنے سے وہ proportionate ٹائم جو ہو گا الیکشن کا وہ نسبتاً کم ہو گا۔ تو انہوں نے recommendation کی تھیں اور نیشنل اسمبلی کی کمیٹی میں انجینئرز موجود تھے اور اس پر کافی بحث ہوئی تو انہوں نے یہ ایگری کیا کہ یہ دوسرا تین سال ہونا چاہیئے۔ reason میں لکھا کہ یہ دو سے ایک سال کرنا، جب کونسل کی رائے ہیں۔ اور یہ ایک professional lodg ہے۔ اور ان کی یہ recommendation ہے کہ ہمیں اپنے کام بہتر کرنے کے لئے آپ کر دیں۔ تو میرا خیال ہے کہ پارلیمنٹ کو چاہیئے کہ ان کی جو یہ ریکوئسٹ ہے اس کو وہاں پر۔ اور جب تک کوئی خاص reason نہ ہو کہ ہر سال کیوں ہو۔ اور اس میں میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے جو تجویز دی ہے۔ میں ایک ان کا پڑھ کر سناتا ہوں

The Council, for the last sixteen years, has been conducting the elections of Chairman, Vice-Chairman after every two years. With the experience of the Council as felt that this period was too short and the Executive Committee could not plan to execute or carry out their functions effectively. As, out of the term of two years about four months are spent on the process of conducting elections. According to Act and bye-laws by inviting nominations through press from its large number of engineers spread all over the country that send the ballot papers through registered post to each of the 45,000 receiving them back by registered post it leave hardly one and a half year of effective period of Executive Committee to play its role which was not considered sufficient. As such the Council recommended for an increase of term from two to three years which was accepted by the Standing Committee of the National Assembly after discussion with the delegation of the Council and therefore, passed by the National Assembly.

تو اس clasification کی روشنی میں میں گزارش کروں گا اقبال حیدر صاحب سے کہ اگر وہ ان ترامیم پر insist نہ کریں اور یہ بل پاس کر دیں تو یہ بہت مناسب ہو گا۔

جناب چیئرمین : کیوں جی اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر : ٹھیک ہے جی میں اپنی ترامیم پریس نہیں کرتا۔

پروفیسر خورشید احمد : جناب چیئرمین صرف وضاحت کے لئے۔ مجھے بھی اس پر اعتراض نہیں ہے۔ تین سال آپ کے لیں۔ لیکن آپ نے جو دلیل دی ہے وہ بڑی کمزور ہے کہ آخر آپ next election جو ہے وہ expiry of the term کے بعد ہی شروع کرتے۔ اس سے چار مہینے پہلے آپ شروع کر دیجئے۔ جب آپ کو پتہ ہے کہ فلاں تاریخ کو ٹرم ختم ہو رہی ہے تو اس چار مہینے پہلے۔ جیسے امریکہ کا الیکشن ہو رہا ہے۔ تو آپ نے نومبر میں الیکشن کر لیا ہے اور جنوری میں آپ چارج دیں گے۔ تو وقت ضائع نہیں ہو گا۔ لیکن بہر حال آپ تین کرنا چاہتے ہیں تو تین کر لیجئے۔ لیکن دلیل کمزور ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب والا! اصل مسئلہ یہاں انجینئرنگ کونسل یا کسی بھی کونسل میں مناپلی کا ہوتا ہے۔ اصل میں یہ مذید مناپلی بنانے کے لئے ہے۔ ہم عام الیکشنوں میں دیکھتے ہیں۔ یعنی وہ ایک سال میں بالکل کافی ہے صحیح کام کرنے کے لئے لیکن جب بھی اپ انجینئرز سے پوچھیں گے تو وہ یہ آپ کو بتائیں گے کہ چیئرمین وائس چیئرمین اور دوسری ایگزیکٹو کے جو ممبرز تھے انہوں نے اپنی مناپلی بنائی ہے۔ یعنی اصل میں یہاں یہ مسئلہ ہے۔ ورنہ یہ ایک سال یا دو سال کا مسئلہ اس حوالے سے نہیں ہے۔ کہ وہ چار مہینے میں الیکشن اور پھر یہ۔ اور ایک پہلو یہ ہے جناب والا یہاں آزاد جموں اینڈ کشمیر یعنی کس طرح ہم یہاں ایسے قانون بنا سکتے ہیں۔ ایک قانون میں شامل کر سکتے ہیں۔ کہاں ہمیں یہ اختیار ہے۔ ہمارے آئین کے تحت کہ ہم وہاں ان کو حصہ دیں۔ یعنی یہاں انجینئرنگ کونسل میں وہ بیٹھیں تیسری بات یہ ہے جناب والا کہ ایسے ہی وہ discretion کا لفظ وہاں استعمال ہوا ہے۔ یعنی وہ غیر ضروری ہے۔ پہلے سے یہاں ہے کہ وہ انکوائری کر کے اور پھر reasons تو یہ کیا وجہ ہے کہ وہ الفاظ اس میں استعمال ہوئے ہیں۔ یعنی کوئی وجہ نہیں ہے جناب والا۔ تو جناب یہاں ہم نے ترمیم بھی پیش کی ہے اس میں ہم نے یہ تجویز دی ہے یہ یہاں جو ایگزیکٹو کمیٹی ہے two consecutive

ایگزیکٹو کمیٹی کے چیئرمین اور وائس چیئرمین جو بھی ہیں۔ وہ for a term of terms three years اور اس کے بعد member of the executive for more than two consecutive terms committee پہلے دو سال تھے اب تین سال جب ان کی ٹرم ہو گی اور پھر دو consecutive terms committee ہوں گی یعنی ایک چیئرمین چھ سال کے لئے ہو گا یعنی وہ مناپلی آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ کتنی نقصان دہ ہو گی۔ تو اس لئے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ نہیں لانی چاہیئے۔ اور یہ بات بار بار آرہی تھی کہ چونکہ قومی اسمبلی نے منظور کر لئے ہیں لہذا اب تو ہم مجبور ہیں۔ ہم نے کرنا ہے پاس کرنا ہے۔ تو اس وجہ سے جناب والا میری عرض یہ ہے کہ یہ ترمیم نہیں آنی چاہیئے۔

جناب چیئرمین: شکریہ جی۔ جی جناب فضل آغا صاحب۔

انجینئر سید محمد فضل آغا: جناب والا! میں بڑے احترام سے گذارش کروں گا کہ یہ consecutive term دنیا کے تمام forums میں ہیں تین سال کے بعد دوبارہ الیکشن ہوتے ہیں۔ اگر انجینئرز جیسا کہ انہوں نے فرمایا کہ وہ نالاں ہوتے ہیں ان کو شکایت ہوتی ہے۔ ایگزیکٹو کمیٹی کے ممبران سے ان کی شکایات ہیں وہ مطمئن نہیں ہیں۔ تو اس کو ووٹ نہ دیں۔ 45 ہزار اراکین ہیں وہ ایگزیکٹو کمیٹی خود nominate کریں۔ اپنے بندوں کو nominate کریں۔ یہ ایسی بات نہیں ہے جس کی وجہ سے ہم اس بل کو ڈیفر کریں یا اس ترمیم کو منظور کریں۔ اس لئے کہ وہ جو fair elections ہوتے ہیں وہ بیلٹ پیپر کے تھرو ہوتے ہیں۔ وہاں سے یہ بھیج کر اپنے ممبرز کو نامزد کرتے ہیں اور یہ دنیا کے کسی فورم میں نہیں ہے معزز رکن خود وکیل بھی ہیں لائرز فورم میں بھی اس قسم کے ہیں دوسرے فورم میں بھی اس قسم کی کمیٹیز ہیں تو میں نہیں سمجھتا ہوں کہ صرف انجینئرز کو ہی مشکوک اور ان کے کردار کو اور ان کے اعمال کو ہی مشکوک بنایا جائے کہ وہ جی اجارہ داری ہوتی ہے اور یہ ہوتا ہے وہ ہوتا ہے اجارہ داری کہیں بھی نہیں ہے کسی فورم پر بھی نہیں ہے باقائدہ فییر الیکشنز ہیں اور میں کہتا ہوں کہ بہت اچھا بل ہے بلکہ اس میں مذید جیسا کہ سر تاج عزیز صاحب نے فرمایا امپرووومنٹ کی ضرورت ہے باقی جیسے پاکستان میڈیکل

ایسوسی ایشن یا دوسرے فورم کے پانچ پانچ سال کے لیے ایگزیکٹو کمیٹیاں ہوتی ہیں تو ہم ایک ہی قوم ہیں We have got the same characters ۔ اگر انجینیرز کو آپ کہیں کہ وہ اجارہ داری کرتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ہر فورم پر یہ ہونا چاہیئے تو میں جناب عبدالرحیم صاحب سے اختلاف کروں گا اور گذارش کروں گا کہ وہ اپنی ترامیم پر اصرار نہ کریں اور اس بل کو پاس کرانے میں مدد کریں، شکریہ

Mr. Chairman : So, I will move the motion before the House. It has been moved by Mr. Sartaj Aziz, the Minister for Finance and Economic Affairs :

> "that the Bill further to amend the Pakistan Engineering Council Act, 1975 [The Pakistan Engineering Council (Amendment) Bill, 1992], as passed by the National Assembly be taken into consideration".

(Motion was carried)

Mr. Chairman : The motion is carried. Now I will take clause by clause.

The question before the House ;

> "that clauses 2 to 4 form part of the Bill".

(Motion was carried)

Mr. Chairman : Clauses 2 to 4 form part of the Bill. There is an amendment to clause 5 in the name of Syed Abdullah Shah, Mr. Abdul Rahim Khan and Mr. Iqbal Haider. Syed Abdullah Shah is not present. Mr. Iqbal Haider has been requested for the withdrawal of the amendment. I hope the House agrees to that. Mr. Abdur Rahim Khan do you want to move your amendment?

Mr.Abdur Rahim Khan Mandokhel : Sir, I beg to move that in clause 5 in sub-section (b) for the word 'three' occurring in the first line, the word 'one' be substituted.

Mr. Chairman : So I put this amendment before the House. Mr. Abdur Rahim mandokhel has moved;

> "that in clause 5 in Sub-Section (b) for the word 'three' occurring in the first line, the word 'one' be substituted".

(Motion was rejected)

Mr. Chairman : The amendment stands rejected. There is another amendment to the same clause in the name of Syed Abdullah Shah who is not present. Mr. Abdur Rahim Khan, Mr. Iqbal Haider who have been requested for withdrawal. Mr. Abdur Rahim Khan Sahib.

Mr. Abdur Rahim Khan Mandokhel : I beg to move that in Clause 5 after sub-section (b) the following proviso be added namely; provided that the Chairman, Vice-Chairman and the members of the Executive Committee shall not hold office for more than three terms.

جناب چیئرمین : مندوخیل صاحب آپ اس پر کچھ کہنا چاہیں تو کہیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب والا! میری یہی دلیل ہے کہ یہ جو دو سال انہوں نے بڑھا لئے ہیں یعنی تین سال میں دو سال اور بڑھا ہیں گے اور پھر تین سال کے دو دو ٹرم کریں گے تو ٦ سال بنتے ہیں تو اس لئے اجارہ داری مزید سخت ہوتی ہے تو اس لئے ہم تجویز کرتے ہیں کہ ایک سال پھر تین ٹرم جب ہوں گی تو تین سال کل ان کو ملیں گے۔

Mr. Chairman : Now I put the amendment before the House that Mr. Abdur Rahim Khan Mandokhel has moved;

> "that in Clause 5 after sub-section (b) the following proviso be added namely;
>
> > 'provided that the Chairman, Vice-Chairman and the members of the Executive Committee shall not hold office for more than three terms'.

(The motion was rejected)

Mr. Chairman : The amendment stands rejected. So, I will now move the clauses. The question before the House is;

'that Clauses 5 to 10 form part of the Bill'.

(The motion was adopted)

Mr. Chairman : Clause 5 to 10 form part of the Bill. Now the question is;

'that clause I, Short Title, Commencement and Preamable form part of the Bill'.

(Motion was adopted)

Mr. Chairman : Clause 1, Short Title, Commencement and the Preamable form part of the Bill. Now Item No. 7.

THE PAKISTAN ENGINEERING COUNCIL (AMENDMENT) BILL, 1992, PASSED

Mr.Sartaj Aziz : Sir, I beg to move that the Bill further to amend the Pakistan Engineering Council Act, 1975 [The Pakistan Engineering Council (Amendment) Bill, 1992], be passed.

Mr. Chairman : The question before the House is that it has been moved by Mr. Sartaj Aziz, the Minister for Finance and Economic Affairs that the Bill further to amend the Pakistan Engineering Council Act, 1975] The Pakistan Engineering Council (Amendment) Bill, 1992], be passed.

(The motion is carried)

Mr. Chairman : The Bill stands passed. Any other business?

(Pause)

Mr. Chairman : No move.

CALL ATTENTION NOTICE

Prof. Khurshid Ahmed : There is my Call Attention Notice.

Mr. Chairman : There is also Call Attention Notice in the name of Syed Abdullah Shah but he is not present.

Syed Iqbal Haider : Sir, he is on leave and he has been granted leave, therefore, defer it.

Mr. Chairman : But Call Attention Notice means something immediate. However, we ask the concerned Minister to give his statement on it.

Syed Iqbal Haider : Right Sir.

Mr. Chairman : It is on the alleged discrimination being meted out to the employees of denationalized enterprises, this is a Call Attention Notice from Syed Abdullah Shah, if you want to make a statement on it.

جناب سرتاج عزیز: جناب چیئرمین ! یہ بیان کہ سندھ کے جو ادارے نجی ملکیت میں دیئے گئے ہیں ان کے متعلق کوئی امتیازی سلوک روا رکھا گیا ہے یہ بالکل بے بنیاد ہے اس کی کوئی بنیاد نہیں ہے اور جو کارکنوں کے مفادات ہیں ہمارے نج کاری کے عمل میں تمام جگہ پوری طرح پروٹیکٹ کیے جا رہے ہیں اور اس سلسلے میں یہ عرض کروں گا کہ اب تک ہم نے ۹۴ یونٹس ٹرانسفر کئے ہیں اور ان میں سے ۱۱ میں تو گولڈن ہینڈ شیک انوالو نہیں تھا اور دو اور میں کیوں کہ وہاں پر یا یونٹ بند تھے یا کوئی اور وجہ تھی اور باقی جو یونٹس ہیں ان میں ۲۷ میں گولڈن ہینڈ شیک تسلی بخش طریقے سے دیا جا چکا ہے، ۱۶ پنجاب میں ، ۱۵ سندھ میں، ۴ صوبہ سرحد میں اور ۲ بلوچستان میں اور کل جو رقم ہے کوئی دو سو ساٹھ ملین جو حکومت اپنی طرف سے دے چکی ہے ۲۹۲ ۴ورکرز کو اور اس میں بعض جگھوں میں کچھ رکاوٹ اس لئے ہے مثلاً جو انہوں نے مثال دی ہے اس میں سو کے سو فیصدی یا ۸۰ فصیدی لوگ گولڈن ہینڈ شیک مانگ رہے تھے ہماری جو کارکنوں سے انڈرسٹینڈنگ ہوئی تھی وہ یہ تھی کہ جو ہمیں کل نج کاری سے رقم جتنی ہے اس کا بیس فیصدی سے زیادہ ہمیں نہ دینا پڑے اور بعض کیسز میں یہ تھا کہ جتنے پیسے ہمیں مل رہے تھے گولڈن ہینڈ شیک اس سے زیادہ ہو رہا تھا تو یہ تو کوئی بات نہیں ہے کہ پیسے بھی اپنے ہاتھ سے دے دیں اور یونٹ بھی دے دیں اور اس کے بعد گولڈن ہینڈ شیک کا بوجھ اتنا ہو تو وہ مذاکرات کے گئے اور بعض جگہ مذاکرات زیادہ طول پکڑ گئے لیکن یہ کہنا کہ صرف سندھ کے جو یونٹس ہیں ان کے خلاف امتیازی فرق روا رکھا جا رہا ہے اس کا کوئی جواز نہیں ہے اور اب تک جو گولڈن ہینڈ شیک کی مجموعی طور پر کار گزاری رہی ہے وہ کافی تسلی بخش ہے اور سوائے ایک دو کے کہیں بھی کوئی ایس مسئلہ پیدا نہیں ہوا جس میں یہ عمل رک جائے اس لئے میں ان گزارشات کی روشنی میں میں محرک کو درخواست کروں گا کہ وہ اصرار نہ کریں۔

جناب چیئرمین : نہیں اس میں بیان نہیں ہوتی اس کے بعد پروفیسر خورشید احمد صاحب کا توجہ دلانے کا نوٹس ہے۔

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین پہلے میں اپنے کال اٹنیشن کا ٹیکسٹ پڑھ دوں پھر اس کو وضاحت کر دوں گا۔

Pakistan Tobacco Company Ltd., has produced cigarettes :

"specially crested for the Parliament of Pakistan"

which also displays the building of the Parliament as part of their advertisement. It is also reported that these cigarettes are to be provided at a discount. This constitutes an offence against the Parliament because the name and crest of the Parliament have been used to promote a product that is injurious to the health of people and its promotion is against the policy of the Government of Pakistan. Differential price if charged would be tantamount to bribing the members of the Parliament which is a moral offence. I, therefore, request the Minister for Finance to take note of this.

جناب والا میں اس کے سلسلے میں بہت ہی اختصار کے ساتھ چند باتیں کہنا چاہتا ہوں پہلی بات یہ ہے کہ میں اس مسئلے کو بڑے دکھ اور کرب کے ساتھ پیش کر رہا ہوں لیکن اس جذبے سے پیش کر رہا ہوں کہ پارلیمنٹ کے ارکان کو اپنا احتساب خود کرنا چاہیئے قبل اس کے کہ قوم ان کا احتساب کرے اور یہی اسلام کا بھی معروف اصول ہے۔ حاسبوا قبل ان تحاسبوا اپنا احتساب خود کر لو قبل اس کے کہ تمہارا احتساب کیا جائے تو میں دراصل خود احتسابی self criticism کی روایت کو قائم کرتے ہوئے پارلمینٹ کے ایک رکن کی حیثیت سے اس مسئلے کو اس ایوان میں لا رہا ہوں اس میں نہ کسی فرد پر حدف ہے نہ کوئی ادارہ ہے لیکن یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم ایمانداری کے ساتھ ان ذمہ داریوں کو پورا کریں۔

جناب والا میری دوسری گزارش یہ ہے کہ پارلیمنٹ کا نام پارلیمنٹ کا crest پارلیمنٹ کی بلڈنگ یہ تمام چیزیں مقدس علامات ہیں اور ان کا استعمال کسی تجارتی مقصد کے لئے محض اپنے کسی پروڈکٹ کو پروموٹ کرنے کے لئے غلط ہے یہ چیز اخلاقی طور پر بھی غلط ہے، اور یہ چیز پارلیمانی روایت کے بھی خلاف ہے اس لئے کہ کبھی بھی

پارلیمنٹ کا نام تجارتی مصنوعات کے اوپر ان کو ترجیحی حیثیت دے کر ان کو پروموٹ کرنے کے لئے استعمال نہیں کیا جاتا اس ملک میں ایک تمباکو کمپنی نہیں ہے بہت سی تمباکو کمپنیاں ہیں۔ صرف ایک کمپنی پارلیمنٹ کا نام استعمال کرتی ہے پارلیمنٹ کی بلڈنگ کو استعمال کرتی ہے تو یہ discrimination بھی ہے اور یہ ان مقدس چیزوں کا جو متفقہ طور پر sacrosanct ہیں کا قطعاً ناجائز استعمال ہے۔

پھر آپ کی توجہ اس طرف بھی مبزول کرواؤں گا کہ ایک اہم روایت ہے کہ پارلیمنٹ کا نام پارلیمنٹ کی اجازت کے بغیر استعمال نہیں ہونا چاہیئے۔ آپ کو یاد ہوگا کہ پارلیمنٹ کے ایوان کو اس کو پرائم منسٹر بھی اپنی مرضی سے استعمال نہیں کر سکتا بلکہ یہ صرف یعنی پارلیمنٹ کا استحقاق ہے خواہ وہ نیشنل اسمبلی ہو یا سینٹ ہو خواہ وہ پارلیمنٹ دونوں کا مشترک ایوان ہو ان کی اجازت سے ان کی چیز کو استعمال کیا جا سکتا ہے لیکن یہاں پر پارلیمنٹ کی بلڈنگ پارلمینٹ کا نام اور دونوں طرف "specially manufactured for the Parliament by Pakistan Tobacco company Ltd." دوسری طرف Speecially crested for the Parliament of Pakistan or building, colour. بلڈنگ اور کلر وہ سارا کا سارا استعمال کیا گیا ہے۔ اس کے اجازت کے بغیر کیا جانا یہ moral offence اور یہ پارلیمنٹ کے آداب کے بھی خلاف ہے اسی طرح آپ یہ دیکھیئے کہ میں نے اسے پریولیج کا مسئلہ نہیں بنایا حالانکہ یہ فیکٹ ہے کہ پارلیمنٹ کے جو پریویلجز ہیں اس کے بارے میں یہ چیز بھی سامنے رکھی گئی ہے میں یہ جو مشہور کتاب ہے The Law of Parliamentary Privilege in India—A Comparative Study by V.C. Ram Chander. اس کا ایک اقتباس آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں اس میں صاف کہا گیا ہے۔ among the other indignities صرف لیگل پریویلج نہیں بلکہ indignities بھی ہے جس کا نوٹس لیا جاتا ہے۔

among the other indignities they may be offered to either House or acts that have a tendency to obstruct or impede the House in the due performance of its functions and indirectly to bring the House into contempt or ridicule or lead to lowering of its authority and prestige.

تو وہ چیزیں جو indirectly بھی پارلیمنٹ کی prestige پر حرف لگانے والی ہوں وہ غلط ہیں وہ قابل برداشت نہیں ہیں اور یہاں پر پارلیمنٹ کا نام استعمال کیا گیا ہے پھر دیکھیئے سگریٹ، سگریٹ کے بارے میں اس قوم کی کلیئر پالیسی declared policy ہے حکومت کی بھی ہے وہ اس کو discourage کرنے کی ہے بلاشبہ اس پر بھی لکھ دیا گیا ہے۔ خبردار۔ تمباکو نوشی صحت کے لئے مضر ہے۔ وزارت صحت۔ لیکن جناب والا ایک ایسے پروڈکٹ کو پروموٹ کرنا پارلیمنٹ کے crest کو استعمال کرکے جو صحت کے لیے مضر ہے جو حکومت کی پالیسی کے خلاف ہے جس کے بارے میں اس ایوان نے کوئی اجازت نہیں دی ہے۔ جس کے بارے میں پارلیمنٹ کو اعتماد میں نہیں لیا گیا ہے یہ وہ تمام چیزیں ہیں جس کی بنا پر اس کا سیریس نوٹس لیا جانا چاہیئے اس کے بعد ایک اور چیز ہے وہ یہ ہے کہ اگر خدا نخواستہ آپ نے دروازہ کھول دیا یہ اس نوعیت کی پہلی کوشش کی گئی ہے ہم چاہتے ہیں کہ اسی موقع پر اسے روک دیا جائے ورنہ کل دوسرے پروڈکٹس اور اس ملک میں نامعلوم کیا کیا چیزیں جو پھر specially crested for Parliament ہو جائیں۔ آج کل فیملی پلاننگ کا بھی بڑا زور ہو رہا ہے نہ معلوم اور کیا کیا چیریں لائی جائیں گی اس لیے میں چاہتاہتا ہوں کہ اس دروازے کو گربہ کشتن روزاول کی بنیاد پر ختم ہونا چاہیئے تا کہ اس کا سیریس نوٹس لیا جائے۔ آخری چیز یہ ہے میرے پاس اس سلسلے میں پوری معلومات نہیں ہیں "نوائے وقت" میں نومبر کی پہلی تاریخ کو یہ خبر شائع ہوئی ہے اس بارے میں جو قیمت چارج کی جارہی ہے وہ قیمت اس سے کم ہے جو مارکیٹ میں چارج کی جارہی ہے اگر یہ بات درست ہے تو پھر یہ اور بھی سیریس offence ہے اس لیے یہ کرپشن اور bribery کے زمرے میں بھی آتا ہے اس لیے کہ آپ یہ دیکھیئے کہ ہم یہاں پریویلج کے لیے نہیں آئے ہیں اور ہمارے جو پریویلجز ہیں وہ یا پارلیمانی روایات ہیں یا قانون سے یا دستور سے حاصل ہیں۔

پہلے ہی بڑے بدنام ہیں کہ ایوان میں کورم نہیں ہوتا ہے۔ وقت ضائع ہو رہا ہے پورا حق ادا نہیں کیا جارہا ہے۔ یا پارلمنٹ کے ممبرز وہ اپنے پریویلجز کے اندر انٹرسٹڈ

ہیں۔ اب out of way جا کر سگریٹ اور اس قبیح قسم کی اور چیزیں ہمارے پریویلجز میں شامل کر دی جائیں گی تو یہ دراصل کرپشن کی ایک شکل ہے اور یہ بات متفق علیہ ہے کہ پارلیمنٹ پارلیمنٹ کے ارکان کے بارے میں کوئی کرپشن کی چیز یا کوئی ایسی چیز جو bribery کے زمرے میں آتی ہو یا ان کو کوئی ایسی مراعات دی جائیں جو ان کو محض رکن ہونے کی بنا پر حاصل نہیں ہونی چاہئیں وہ bribery کی شکل میں آتی ہیں پولیٹکل کرپشن ہے تو یہ پانچ وجوہ ہیں جن کی بنا پر جناب والا میں سمجھتا ہوں کہ یہ بڑی زیادتی ہوئی ہے مجھے پتہ نہیں ہے کہ اس کا حکم کس نے دیا ہے حکومت نے دیا ہے کہاں سے یہ ہوا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس سے ایک ایسی بری روایات قائم ہوئی ہے جسے اسی اسٹیج پر چیک کرنے کی ضرورت ہے اور اس بنا پر میں حکومت کو متوجہ کرتا ہوں کہ اس کا نوٹس لے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جناب سرتاج عزیز صاحب۔

جناب سرتاج عزیز: جناب چیئرمین جہاں تک حکومت کا تعلق ہے میں صرف یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں اس پر کوئی ٹیکس یا ڈیوٹی کی چھوٹ نہیں دی گئی۔۔۔

جناب چیئرمین: جس طرح باقی قیمت ہے وہی ہے۔

جناب سرتاج عزیز: نیشنل اسمبلی سیکرٹیریٹ نے کسی کمپنی سے کہا ہو ہمیں bulk rate پر کوئی چیز مہیا کریں اس میں کوئی رعایت ہو میرا امپریشن ہے کہ اس میں بھی کوئی زیادوہ فرق نہیں ہے مارکیٹ ریٹ سے لیکن اس کا جو پیکٹ وغیرہ ہے وہ distinct ہے باقی جہاں تک معزز سینیٹر نے جو باتیں کہی ہیں وہ اگر آپ چاہئیں تو نیشنل اسمبلی سیکرٹیریٹ تک پہنچا دیں۔

جناب چیئرمین: بہر حال بیسک چیز یہ تھی کہ کوئی ایسا element نہیں ہے کوئی خاص رعایت دی جا رہی ہے۔

جناب سرتاج عزیز: حکومت کی طرف سے نہ وہ ہے نہ کوئی initiative ہے۔

پروفیسر خورشید احمد: یہ بات price differential ہے یا نہیں ہے۔

جناب چیئرمین : نہیں ہے۔ وہ کہہ رہے ہیں نہیں ہے۔

پروفیسر خورشید احمد : گورنمنٹ کی طرف سے ٹیکس میں exemption نہیں دی گئی۔

جناب چیئرمین : کوئی ٹیکس exemption نہیں ہے۔

پروفیسر خورشید احمد : ٹیکس exemption الگ چیز ہے price differential الگ چیز ہے جب کمیٹی price differential کرتی ہے تو وہ بھی ایک فارم آف کرپشن ہے۔

جناب چیئرمین : اس کے اوپر قیمت لکھی ہوئی ہے۔ دیکھیں لکھی ہوئی ہے۔

پروفیسر خورشید احمد : دیکھیں لکھی ہوئی قیمت ہے لیکن وہ اس پیکٹ کے لئے ہے۔

جناب سرتاج عزیز : وہ کیا ہے۔

پروفیسر خورشید احمد : اخبارات نے لکھا ہے۔

Mr. Chairman : Twenty one point something plus octroi plus excise.

جناب سرتاج عزیز : مارکیٹ میں قیمت کیا ہے۔

Syed Iqbal Haider : Sir, it is not available in the market. I assure you I am a smoker. I have never seen it at any cigarette stall—this packet or any other packet, I am surprised,
پروفیسر صاحب جو سموکنگ نہیں کرتے ان کے ہاتھ میں تو ہے ہمیں تو آج تک یہ ملا ہی نہیں ہے۔ پتہ ہی نہیں ہے کہ اس قسم کی کوئی سگریٹ نکلی بھی ہے۔

ڈاکٹر محمد ریحان : میں عرض کرنا چاہتا ہوں اقبال حیدر صاحب کہتے ہیں ان کو تو یہیں سے مل جاتی ہے ممبر آف دی پارلیمنٹ ہیں۔ عام دکانوں پر دیکھا ہی نہیں ہے۔

Mr. Chairman : This concludes discussion on this motion the Minister has clarified that there is no exemption granted by the government on this, it is the same price as any other product. With

that we conclude discussion on this. The House is not adjourned to meet on Sunday at 10.00 A.M.

[The House adjourned to meet again at ten of the clock in the morning on Sunday the 15th of November, 1992.]

PCPPI—583(96) Senate—12-2-2000—180.